

# علاقہ سریز

## لوگوں

مظہر کاظمی

# چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام منون بـ نیا ناول روگاسشن آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ناول عمران اور کرنل فرمی کے ایک مشترک کارنامے پر مبنی ہے اور علاوہ پر ہے پر اسرار بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک تھنڈر۔ اس لحاظ سے آپ خود اندرازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ ناول کس قدر و پچپ منفرد اور معیاری ہو گا۔ بلیک تھنڈر کا ایک نیا ایجنسٹ کاربین پہلی بار عمران اور کرنل فرمی کے مقابلے پر اُڑا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس نے اپنی ذات ادب بے دافع کا رکرداری سے ان دونوں عظیم کرداروں کو کھلی ٹکست سے دوچار کر دیا۔ لیکن کیا آخر کار مشن کا نتیجہ بھی اسی کے حق میں نکلا۔ یا۔؟ اس کے لئے آپ کو ناول کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اُڑتے گا۔ اس سلسلے میں آپ کی آراء کا میں منتظر ہوں گا۔ اب پہنچ چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

خان گڑھ سے صاحد یا سین صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے تمام ناول ایک دوسرے سے بڑھ پڑھ کر ہوتے ہیں اس سے پہلے آپ نے جتنے بھی خاص نہیز لکھتے ہیں وہ سب جا سوئی ادب کا شاہکار ثابت ہوتے ہیں اب جلد ہی آپ کا ڈبل سچری نہیں شائع ہونے والا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کا ایک شاہکار ناول ہی ثابت ہو گا۔ اس سلسلے میں ایک دنیا و تھے کہ یہ ناول آپ عمران کے مقابلے میں اسرائیل یکرٹ سروں کے چیف

اس ناول کے نام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ پھوٹھنر قطعی فرضی ہیں۔ کسی مستمکی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے پیشہ پھصنف پھٹھنر قطعی ذمہ دار ہیں ہونگے

ناشران ————— اشرف قریشی  
———— یوسف قریشی  
پرنٹر ————— محمد یونس

طافع ————— ندیم یونس پرنٹر لاہور  
قیمت ————— 27 روپے



یادداشت خراب ہو گئی تھی یا سرداور کوئی نتے صاحب آگئے ہیں۔ امید ہے  
آپ ضرور وضاحت کریں گے۔

رامانوی مسعود خان صاحب! وہ میں شو اور ڈنیز رٹ کمانڈ فورز کے درمیان  
واتھی ایک طویل وقت گزار چکا ہے لیکن نہ ہی سرداور کی یادداشت خراب  
ہوئی سے اور نہ ہی سرداور تبدیل ہوتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ میں شو  
کے ایک فقرے نے آپ کو ال جھن میں ڈال دیا ہے کہ سرداور عمران کی اصل  
حیثیت کو جانتے تھے۔ درستہ تو وہ میں شو کے اسی صفحے پر عمران خود لفظور  
ایکسٹو سرداور کو فون کر کے یہ کہتا ہے کہ عمران سے بات کیجیے اور پھر عمران  
دوبارہ اپنی اصل آواز میں بات کرتا ہے اس طرح ایکسٹو اور عمران دو  
علیحدہ علیحدہ شخصیتوں کے طور پر سرداور کے سامنے آتے ہیں۔ اس ناول  
میں سپیشل ڈلیفیس لیمیٹڈ کو خفیہ رکھنے کے لئے باقاعدہ کوڈ سسٹم وضع  
کیا گیا تھا اور عمران جائیا تھا کہ ایکسٹو کا حوالہ دیتے بغیر سرداور سے بات  
کرنا ممکن نہ ہوگی اس لئے ایکسٹو کا حوالہ دیا گیا اور اس کے بعد یہ فقرہ ہے  
کہ درستہ سرداور عمران کی اصل حیثیت کو جانتے تھے۔ اس سارے سیاق و  
سابق کو مد نظر رکھ کر اگر آپ غور فرمائیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہی کہ  
اصل حیثیت کے معنی عمران کے ایکسٹو ہونا ہیں ہے بلکہ اس کے الٹ  
یعنی نکھنے میں کہ سرداور جانتے تھے کہ عمران ایکسٹو ہیں ہے۔ صرف  
اچھیاڑ کے طور پر ایکسٹو کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔ امید ہے اب آپ کی ال جھن  
دُور ہو گئی ہوگی۔

وابداجاڑت دیکھئے۔  
وَالسَّلَامُ  
منظرِ ہر کیمِ ایم، اے

عمران کی پوریں کار شہر کے ایک قدیم محلے کی ننگ سی گلی میں آہستہ  
آہستہ پلتی ہوئی آگے بڑھی جبار ہی تھی۔ گلی سے گزرنے والے لوگ چیرتے  
کبھی عمران کو اور کبھی اس کی کار کو دیکھتے اور پھر سایدے سے ہو کر آگے نکل جاتے  
گلی آگے جا کر جہاں موڑ کا ٹھیکھی دہاں ایک بڑی سی چوک نا جگہ تھی۔ عمران  
نے کار ایک بڑا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس نے سایدے  
سیٹ پر پڑا ہوا بڑا ساشا پنگ پیک اٹھایا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔  
اس گلی کے اندر ایک اور ننگ گلی تھی جس کے درمیان میں نالی تھی جب کہ  
گھروں سے نکلنے والی نالیاں اس درمیان نالی میں جا کر مل جاتی تھیں اس  
لئے گلی میں ہر طرف بس نالیاں ہی نالیاں نظر آتی تھیں۔ ایک پرانے سے  
در دارے پر چاکر عمران رک گیا۔ اس نے ما مہا اٹھا کر در دارے کی گنڈی  
بچائی۔ در دارے پر ایک سالخورده اور اس تھائی پڑائی سی لوہے کی نیم طپٹ  
کیلوں سے جڑی ہوئی تھی جس پر مٹے مٹے حروف میں مارٹر فیر ور دین

آہ بھرتے ہوتے کہا۔

"اوہ! — اکھر تاریخ کا ہے نام اکرم آپ کا — آپ کی ہمایہ سی کہا  
مُن کر ہبھی نہیں آیا" — ہ عمران نے چونکہ کہ پوچھا۔

بیٹھے — تم بڑے آدمی ہو — تمہیں کیا معلوم — بخاری تو ہم لوگوں  
کی جان سے چھٹی رہتی ہے — اب اس بخاری کے لئے اکرم آنے  
جانے کا خرچہ کیوں کرے — ولیسے تو اس کا خط بھی گذشتہ ایک سال  
سے نہیں آیا — بہرحال اللہ اُسے نوش رکھے۔ حم تو یہی دعا کر سکتے  
ہیں اور کرتے رہتے ہیں" — ماسٹر فیروز دین نے کہا اور عمران نے  
سر ہلا دیا۔ وہ تمجھ گیا تھا کہ جس بیٹھے نے سال سے خط ہبھی نہیں لکھا اس  
نے وہاں سے رقم کیا بھیجنی ہے۔ ماسٹر فیروز دین ٹیکلہ ماسٹر تھے اور قدیم  
شہر کے ایک چوبیارے پران کی دکان تھی۔ ولیسے بہترین کاریگر تھے لیکن  
تھے بالکل سید ہے ساد ہے۔ سر جمان کسی زمانے میں اپنے کپڑے ان  
سے سلوان تھے۔ تبھی سے عمران کا ان کی دکان پر آنا جانا تھا گو بعد میں  
سر جمان نے تو اپنا ٹیکلہ بدل لیا اور کسی بڑی دکان سے کپڑے سلوان نے لگے۔  
لیکن عمران اپنے کپڑے ماسٹر فیروز دین سے ہبھی سلوان تھا۔ حالانکہ ماسٹر  
فیروز دین بڑھے آدمی تھے لیکن ان کی مہارت اس غصب کی تھی کہ ان  
کا سلا ہوا باس دیکھ کر لوگ خصوصاً ٹیکلہ کا پوچھتے تھے۔

ماسٹر فیروز دین کا ایک ہبھی بڑا کام اکرم — جسے ماسٹر نے اپنا فن دیا تھا۔  
جب تک اکرم ان کی دکان پر ان کے ساتھ کام تھا ماسٹر فیروز دین خاصے  
خوشحال تھے لیکن پھر اکرم کے جلنے کے بعد وہ ایکلے رہ گئے اور چونکہ ان کی  
دکان بے حد پرائی تھی اور شہر میں انتہائی شاندار اور سبھی سجاہی دکانیں بن

گئی تھیں اس لئے اب ماسٹر فیروز دین کے پاس کام انتہائی کم رہ گیا تھا۔  
عمران عام طور پر کپڑے سیماں کے ہاتھ سلنے کے لئے بھجوادیما تھا اور خود  
اُسے کتنی کمی سال جانے کی فرصت نہ ملتی تھی۔ لیکن آج اُسے خیال آگیا تو  
وہ خود ہبھی بازار سے چار سوٹ خرید کر ماسٹر جی کی دکان پر گیا مگر دکان  
بند تھی اس لئے وہ ان کے گھر آگیا تھا۔ لیکن گھر اور ماسٹر جی کی حالت دیکھ  
کر اس کا دل کڑھ رہا تھا۔ اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ ماسٹر فیروز دین انتہائی  
خوددار آدمی ہیں اس لئے کسی قسم کی امداد لینا ان کی خودداری کی خلاف تھا۔  
"تم کپڑے سے آئے ہو گے — لیکن بیٹھے! — میرا حال تم دیکھ  
رہے ہو — بچانے میں کب کام کرنے کے قابل ہو سکوں گا" — اور یہ  
بھی معلوم نہیں کہ ہبھی سکوں گایا نہیں — اس لئے کپڑے کسی اور کو دے  
دو۔ "تمہیں جلدی ہو گی" — ماسٹر فیروز دین نے بڑے سے شاپنگ  
بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ان کے بچے میں بے نسبی اور بے چارگی کا  
غرض نہایاں تھا۔

"امے ماسٹر جی! — آپ کے ہاتھ کا سلا ہوا کپڑا ہبھی مجھے لطف دیتا  
ہے اس لئے یہ کپڑے بھی آپ نے ہبھی سینے ہیں — آپ ایسا کریں تو  
اُقیض اور میرے ساتھ چلیں — میرا ایک دوست ہے وہ بہت سیا  
ڈاکٹر ہے — میں اس سے آپ کا علاج کرائیں ہوں" — عمران نے  
مکار تھے ہوئے کہا۔

"ارے ہمیں بیٹھے! — ہم غربہ لوگ ہیں — بڑے ڈاکٹروں کی  
فیس اور دواؤں کا خرچہ کہاں ادا کر سکتے ہیں — قسمت میں صحت  
ہوئی تو محلے کے ڈاکٹر کی دوائے ہی آرام آ جائے گا — درنہ جو مقدر

ہیں ہے پورا ہو گا" — ماسٹر جی نے انکار میں سر بلاتے ہوئے کہا۔  
"ماسٹر جی! — میں نے کہا ہے کہ وہ میرا دوست ہے — اور پھر  
اُسے حکومت خاص طور پر اس لئے بڑی تجوہ دیتی ہے کہ وہ دوسروں سے  
فیس نہ لے — آپ اُنھیں — میری کار باہر کھڑی ہیں۔ میں آپ کو لے  
جاتا ہوں — ایک پیسے بھی خرچ نہ ہو گا اور آپ جوان گھوڑے کی طرح  
صحت مند ہو جائیں گے — چلیں اُنھیں" — عمران نے کہا۔

"مم — مگر ملٹی" — ماسٹر جی نے چکچکاتے ہوئے کہا۔  
"اُسے اُنھیں تو سہی — میں بھی اکرم کی طرح آپ کا بیٹا ہوں" —  
عمران نے اسہاتی خلوص بھرے بیجے میں کہا اور بازو سے پکڑ کر ماسٹر کو انھار  
کھڑے ہونے میں ان کی مدد کی۔ اکرم کا نام نہیں کر ماسٹر کی آنکھیں بھرا ہیں۔  
عمران انہیں بازو سے پکڑے سہارا دیتا ہوا کمرے سے باہر لے آیا اور پھر  
اسی طرح وہ انہیں مکان سے باہر لا کر گلی میں سے گذرا تا ہوا کار کی سائیدہ  
سیٹ پر بٹھا دیا۔ ماسٹر جی اتنا ساچلنے سے ہی بڑی طرح ہانپہنے اور کھلانے  
لگے تھے۔

"آپ بیٹھیں — میں وہ پکڑے لے آؤں۔ پھر جب آپ صحت مند ہو  
جائیں گے تو دکان پر لا دوں گا" — عمران نے کہا اور تیزی سے واپس  
اسٹر فیر دین کے گھر کی طرف پڑھ گیا۔ اس نے دروازے کی کندھی بجا لی۔  
"کون ہے" — اندر سے وہی بوڑھی اور لرزتی ہوتی آواز سنائی دی۔  
"ماسٹر نبی! — میں عمران ہوں — میرا کپڑوں والا تھیلا کمرے  
میں رہ گیا ہے وہ دے دیں — اور فکر نہ کریں، ماسٹر جی بالکل صحت یا  
ہو کر جلد ہی واپس آ جائیں گے" — عمران نے کہا۔

"تم — تم کھلتے ہمدرد ہو بیٹھیے — کاش! میرا اپنا بیٹا بھی ایسا  
ہوتا۔ — اندر سے رُندھے ہوتے بیجے میں کہا گیا اور پھر خاموشی چھا گئی۔  
عمران نے کوٹ کی اندر ولنی جیسے بیٹھے تو اُوں کی ایک گڈی نکال  
کر اُسے ہاتھ میں لے لیا۔ ھٹھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھی عورت  
نے ہاتھ باہر نکال کر تھیلا اس کی طرف بڑھایا۔ عمران نے تھیلا لے لیا۔  
"اماں جی! — یہ ھٹھوڑی کی رقم ہے یہ رکھ لیں — جب ماسٹر جی  
صحت مند ہو جائیں گے تو میں ان سے پکڑے سلوا کر اسے کھٹوا لوں گا۔  
لیکن آپ نے ماسٹر جی کو نہیں بتانا — وہ ناراض ہو جائیں گے" —  
عمران نے تو اُوں کی گڈی والا ہاتھ دروازے کے اندر کی طرف بڑھاتے  
ہوئے کہا۔

"مم — مم — مگر بیٹھیے! — تو بڑی رقم ہے — یہ تو —"  
بوڑھی عورت کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ گڈی اس نے لے لی ہی۔  
"زیادہ نہیں ہے — آپ یہ رکھ لیں اور خوب خرچ کریں — بس  
ہی تمجھیں کہ یہ رقم اکرم نے بھیجی ہے" — عمران نے کہا اور تیزی سے  
واپس ہڑکیا۔ اُسے معلوم تھا کہ ماسٹر نبی جی ایک لاکھ روپے و پکھر کرتی منٹ  
تک حیرت سے بے حس و حرکت کھڑی رہیں گی۔ اس نے شاید اتنی رقم  
اکھٹی نہ ہو گی میں نہ دیکھی ہو۔ بہر حال عمران اس وقٹے سے فائدہ اٹھا کر  
گلی سے باہر نکل آنا چاہتا تھا۔

گلی سے باہر آ کر عمران نے کار کا دروازہ کھولا۔ کپڑوں کا تھیلا عقبی  
سیٹ پر پھنسنکا اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے کار کو بیک کر نا شروع کر  
دیا۔ ماسٹر فیر دین اب سیٹ سے سر نکلتے آنکھیں بند کئے بیٹھے ہوئے

سلامی لے لیتے ہیں بازار میں — میں نے تو ایک اور فیصلہ کر لایا  
آپ کے سخت یا بہونے پر میں مین مارکٹ میں ٹیکلر نگ کی ایک شاندار  
دکان بناؤں گا۔ اس کے انچارج آپ ہوں گے۔ منافع آدھا آدھا —  
چھڑو گوں کو پتہ چلے گا کہ سلامی کے کہتے ہیں ” — عمران نے کار کو  
پنجتہ سڑک پر موڑتے ہوتے کہا۔

” نہیں عمران بیٹے ! — یہ ناجائز منافع خود میں سے — یہ تو  
دوسرے کو لوٹا ہوا — نہیں ایسا نہیں ہو سکتا — یہ سراسر زیادتی  
میں سے ” — ماسٹر فیروز دین نے سخت احتجاج کرتے ہوتے کہا۔

” ماسٹر جی ! — اب لوگ لئنے پر خوش ہوتے ہیں — میرے  
ایک واقع کار میں وہ ہمیر پیچھے ڈاکٹر ہیں — وہ تباہ ہے نہیں کہ جب  
انہوں نے دکان کھولی اور پہلا مریض آیا تو انہوں نے اُسے دوادی اور  
اس سے ایک روپیہ لیا — اس مریض نے بڑے خفارت آمیز انداز میں  
ہنکار ابھرتے ہوتے ڈاکٹر صاحب کے سامنے ان کی دی ہوئی پڑیاں  
لکھوں کرنا میں بہائیں اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ ایک روپے کی دوائی سے کیا  
خاک آرام آئے گا — اور ڈاکٹر صاحب اس مریض کا منہ دیکھتے رہ گئے  
حالانکہ لقول ان کے انہوں نے سو فیصد منافع لیا تھا — ساری دوائی  
پچاس روپے کی قیمت کی بھی اور انہوں نے ایک روپیہ لیا تھا — لیں اس  
روز سے ڈاکٹر صاحب کو سبق مل گیا کہ مریض دو اکی خاصیت نہیں دیکھتے  
قیمت دیکھ کر اندازہ لگاتے ہیں — چنانچہ اب وہ ایک روپے کی دوا  
کی قیمت پچاس روپے لیتے ہیں اور اب ان کے مریض بھی خوش ہیں  
اور ڈاکٹر صاحب کی دکان بھی مریضوں سے بھری رہتی ہے ” — عمران

” ان کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔  
” میں نے سلامی کا خرچہ ماسٹر جی کو دے دیا ہے — اس لئے  
اب آپ کو یہ سوت مفت سے پڑیں گے ” — عمران نے کار بیک  
کر کے اُسے گلی میں آگے بڑھاتے ہوتے کہا۔

” خرچہ دے دیا ہے — اودہ بکتنے پیسے دیتے ہیں ” —  
” ماسٹر جی نے چونک کر پوچھا۔

” لیں دے دیتے ہیں — آپ اسے چھوڑیں ” — عمران نے  
مکراتے ہوتے کہا اور ماسٹر جی کا چہرہ بکھل اٹھا۔ وہ شاید اسی خیال سے  
پریشان ہو رہے تھے کہ گھر میں خرچہ نہیں ہے اس لئے ان کے ہمچھے  
ان کی بیوی کیا کرے گی۔ سیکن خرچہ مل جانے کا سُن کر ان کی ساری پریشانی  
دُور ہو گئی ۔

” مجھے بتاؤ تو سہی — کتنا دیا ہے خرچہ ” — ماسٹر جی نے مکراتے  
ہوتے پوچھا۔

” زیادہ نہیں، صرف ایک لاکھ روپے دیتے ہیں ” — عمران نے کہا  
اور ماسٹر جی اس طرح اچھلے کہ ان کا سرفند سکرین سے مکراتے بچا۔  
” اُرے کیا ہوا ماسٹر جی ” — عمران نے چونک کر پوچھا۔

” لاکھ — لاکھ کہا ہے تم نے — کیا مطلب — کیا یہ سلامی کی  
رقم ہے — وہ تو چند سورپے بنتی ہے ” — ماسٹر جی نے حیرت  
کی شدت سے بکھلاتے ہوتے کہا۔

” اُرے ماسٹر جی ! — مہنگائی اس قدر بڑھ گئی ہے اور آپ بھی تک  
دہی پڑنے دُور میں ہیں — اب تو ہزاروں روپے ایک سوت کی

ڑاتتے ہیں — ورنہ یہ لوگ جو سور و پے کی چیز دو ہزار روپے میں خرید کر لے جاتے ہیں ان سے اگر کسی غریب کی امداد کا کہا جائے تو دس روپے دینے پڑھی اس طرح تاک بھروس چڑھاتے ہیں جیسے ان کی دولت لٹ آئی ہو — ماسٹر فیروز دین نے سر بلاتے ہوتے کہا۔

عمران نے کار پیش سرو منزہ پسال کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر پورچ میں جا کر روند دی۔ ماسٹر فیروز دین کو کار سے اتار کر وہ اندر لے گیا۔ چند لمبوں بعد وہ ڈاکٹر صدیقی کے دفتر میں موجود تھے۔ ڈاکٹر صدیقی دفتر میں موجود تھے اس لئے عمران نے ماسٹر فیروز دین کو ایک طرف کرتی پر بھٹایا اور خود وسری طرف بیٹھ گیا۔ چند لمبوں بعد ڈاکٹر صدیقی کمرے میں داخل ہوتے۔

اوہ عمران صاحب آپ — خیرت ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر صدیقی نے اس طرح اچانک عمران کو اپنے دفتر میں دیکھ کر قدرے پر لشیان لمحے میں کہا۔ جب بھی کوئی ڈاکٹر پوچھتا ہے خیرت — تو مجھے حقیقتاً سنسی آجائی ہے — آپ خود سوچیں کہ ڈاکٹر اور خیرت دو مختلف چیزیں ہیں۔ جہاں خیرت ہو — وہاں ڈاکٹر کیا کام — اور جہاں ڈاکٹر ہو — وہاں بے چاری خیرت کیسے داخل ہو سکتی ہے۔ ” عمران نے مسکراتے ہوتے کہا اور ڈاکٹر صدیقی کھل کھلا کر نہس پڑے۔ اسی لمحے ان کی نظریں ایک طرف کریں پر، پیٹھے ماسٹر فیروز دین پر پڑیں تو وہ چونک پڑے۔ ” یہ میرے انکل ہیں ڈاکٹر — ماسٹر فیروز دین ان کا نام ہے — انہیں سینے میں درد اور کھانسی ہے — میں چاہتا ہوں کہ آپ ان کا علاج کریں اور انہیں اس طرح جوان اور صحت مند بنادیں جس طرح یہ

نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر فیروز دین نہس پڑے۔

” بات تو ٹھیک ہے بیٹھے ۔ ۔ ۔ لیکن ضمیر اس قدر لوث کو برداشت نہیں کرتا — یہ ظلم ہے ۔ ۔ ۔ ماسٹر فیروز دین نے کہا۔

” واقعی برداشت نہیں کرتا ماسٹر جی! ۔ ۔ ۔ لیکن اس کا جس کا ضمیر زندہ ہو — مگر اب کیا کیا جائے۔ لوگوں کا رجحان ہی ایسا ہو گیا ہے کہ ماسٹر فیروز دین بہترین سلامی کے باوجود اگر دو سور و پے سلامی لے گا تو سلامی کام کی نہیں ہو گی — بلکہ سمجھو کر سوت کا، ہی سیاناں ہو گیا کہ دو ہزار روپے کا کپڑا اور دو سور و پے سلامی — لیکن شاندار دکان میں بیٹھا ہوا ایک اندازی کا ریگر جب سلامی کا سیاناں مار دے گا۔

ایک کار اور دوسرے کا لر میں زمین آسمان کا فرق ہو گا، مگر وہ سلامی ہو گی پندرہ سور و پے — تو پھر وہی سلامی فیشن کے مطابق اور شاندار ہو گی ” عمران نے کہا۔

” تم ٹھیک کہتے ہو بہتے! ۔ ۔ ۔ لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ اگر لوگ بیوقوف ہیں تو انہیں اور زیادہ بیوقوف بنایا جلتے — اور ایسی کلائی کو ناجائز کرایا جاتے۔ ” ماسٹر فیروز دین نے کہا۔

” ماسٹر جی! — صاحب دل لوگوں نے اس کا دوسرا طریقہ اختیار کر لیا ہے — جو لوگ قیمت دیکھ کر کو الٹی کا اندازہ لگاتے ہیں ان سے رقم لے لی جاتی ہے — اور جو رقم جائز منافع سے زیادہ ہوئی ہے وہ کسی فلاحی اوارے کو سمجھوادی جاتی ہے — اس طرح غمیز بھی خوش اور گاہک بھی خوش ” عمران نے کہا۔

” اوہ ہاں! — یہ ٹھیک ہے — واقعی اس طرح فلاجی کام بھی آگے

آج سے تیس برس پہلے تھے ” عمران نے مسکراتے ہوتے کہا۔  
 ” اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ آئتے ماشر جب ! میرے ساتھ ۔  
 میں آپ کا چیک آپ کروں ” ڈاکٹر صدیقی نے سر ہلاتے ہوتے کہا  
 پھر عمران انہیں سہارا دے کر چیک آپ روم میں لے گیا اور اس کے بعد  
 ڈاکٹر صدیقی نے ان کا مکمل چیک آپ شروع کر دیا۔ عمران والپس ڈاکٹر  
 صدیقی کے دفتر میں آگر بیٹھ گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر صدیقی دفتر  
 میں والپس آتے۔

” کیا پوزیشن ہے ڈاکٹر ۔ انکل فیروز کی ” عمران نے قدرے  
 پر شیان بھیجے میں کہا۔  
 ” بھارتی کافی بڑھ چکی ہے لیکن بہر حال ابھی وقت ہے اسے کنٹرول  
 کیا جاسکتا ہے ۔ تم فکر نہ کرو ۔ دو ہفتے کے اندر یہ بالکل ٹھیک  
 ہو جائیں گے ۔ لیکن ” ڈاکٹر صدیقی نے اپنی مخصوص کرسی پر  
 بیٹھتے ہوئے کہا۔

” میں آپ کی لیکن کو سمجھتا ہوں ۔ آپ کا مطلب یہی ہے کہ یہ  
 خصوصی بسیار ہے اور یہاں چیف کے حکم کے بغیر کسی غیر ارادی کو ٹریننگ  
 نہیں دی جاسکتی ” عمران نے مسکراتے ہوتے کہا۔

” ہاں ! ۔ ایسا کرتے ہیں کہ میں ماشر فیروز دین کو اپنی رہائش گاہ پر  
 منتقل کر دیا ہوں ۔ میں ذاتی حیثیت سے ان کا علاج کروں گا ” ۔  
 ڈاکٹر صدیقی نے شاید مسئلے کا حل نکالتے ہوتے کہا۔

” ارے یہ بات نہیں ۔ میں ابھی چیف سے بات کرتا ہوں ۔  
 اگر میرے انکل کا یہاں علاج نہیں ہو سکتا تو پھر یہاں کسی کا بھی علاج

” ہو گا ” ۔ عمران نے کہا اور میرے پڑے ٹیلیفون کا رسیدر اٹھا کر  
 اس نے تیزی سے والش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے چونکہ  
 ڈاکٹر صدیقی کو یہ نمبر معلوم تھے اس لئے ان سے چھپائے کا سوال ہی پیدا  
 نہ ہوتا تھا۔

” ایکھٹو ” ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز  
 سناتی دی۔

” جناب علی عمران بول رہا ہوں ۔ اوہ ! میرا مطلب ہے  
 ہے کہ میں تو علی عمران ہوں ۔ آپ کے لئے میں نے لفظ جناب استعمال  
 کیا ہے ۔ کہیں آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں نے اپنے آپ کو جناب علی عمران  
 کہا ہے ” ۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی مسکراتے ہوتے کہ عمران کو  
 دیکھنے لگے۔ وہ جانتے تھے کہ چیف کے ساتھ اگر دنیا بھر میں کوئی شخص ہے تھکنی  
 سے بات کر سکتا ہے تو یہی عمران ہے۔ ورنہ کسی اور کی تو ہمارات ہی نہ ہتی  
 کہ وہ اس قسم کی بات تو ایک طرف، اونچی آواز میں بھی بات کر سکے۔

” فضول باتیں سوت کرو ۔ کیوں کال کی ہے ” ۔ دوسری طرف  
 سے ایکھٹو نے انہیں سرد بھیجے میں کہا۔

” اچھا ۔ تو آپ کو جناب کہنا فضول بات ہے ۔ چلو ایسے ہی  
 ہی ۔ یہ فضول لقب میں خود اختیار کر لیا ہوں ۔ ہاں تو جناب علی  
 عمران بول رہا ہوں ” ۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے بے اختیار  
 منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ انہیں شاید سنبھلی ضبط کرنے مشکل ہو رہا تھا۔

” مقصود کی بات کیا کرو ۔ ورنہ ” ۔ ایکھٹو نے اس قدر سخت  
 بھیجے میں کہا کہ پاس بیٹھے ہوتے ڈاکٹر صدیقی بے اختیار کا نپ اُٹھئے۔

میرے انکل میں ماسٹر فریور دین — بہترین ٹیکل ماسٹر میں۔ وہ بیمار میں غریب آدمی میں — خود اتنا مہنگا علاج نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ خواہ مخواہ ڈاکٹر صدیقی اور ان کے عملے کو اتنی لمبی لمبی تاخذا میں دیتے رہتے ہیں۔ کیوں نہ انکل ماسٹر فریور دین کا علاج ڈاکٹر صدیقی سے کرایا جائے۔ مگر ڈاکٹر صاحب انتہے ہی نہیں — کہتے ہیں یہ خصوصی بیسیال ہے اور یہاں صرف خاص لوگوں کا علاج ہو سکتا ہے — میں نے انہیں لکھ سمجھایا کہ ماسٹر فریور دین بہترین کاریگر میں اس لئے یہ بھی خاص آدمی میں اور پھر اس ملک کے شہری میں جن کے میکسیوں سے اس بیسیال کا خرچ چل رہا ہے — اس لئے وہ عام آدمی نہیں میں سیکن ڈاکٹر صاحب مانتے ہی نہیں — آپ ہی انہیں سمجھائیں” — عمران نے اس پارسخیدہ لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر صدیقی سے بات کرو! — ایکیسوں نے اسی طرح سخیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسپور ڈاکٹر صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔ لیں سر — ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں” — ڈاکٹر صدیقی نے اسہبائی موددانہ لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر صدیقی! — عمران جن صاحب کو لے آیا ہے آپ ان کا باقاعدہ علاج کریں اور اس کا ملک بل مجھے سمجھوادیں — میں اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے بل کی رقم بیسیال کے فنڈ میں جمع کراؤں گا — علاج پوری توجہ سے کریں اور عمران کو یہ بات مت بتائیں” — دوسری طرف سے ایکیسوں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے ایک ٹلویں سالس لیتے ہوئے رسپور والپس کر ڈیل پر رکھ دیا۔

ٹھیک ہے عمران صاحب! — اب آپ بے فکر رہیں — ماسٹر فریور دین کا بہترین علاج ہو گا” — ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”دیکھا، ایک ہی دنکی میں کام بن گیا — کمال ہے، جن کے میکسیوں سے بیسیال چل رہا ہے وہ تو ہو گئے عام آدمی — اور ٹسکیں لوگوں سے لے لیکر جو نہ خود بیٹھے حکم چلاتے رہتے ہیں وہ ہیں گے خالص” — عمران نے مرت بھرے لہجے میں کہا۔ گواں نے بلیک زیر و کی بات سُن لی تھی لیکن وہ ظاہر ہی کہ رہا تھا جیسے اُسے معلوم نہ ہو کہ چیف نے کیا کہا ہے۔

چیف ہمیت غلطیم شخصیت میں عمران — تم ان کی عملہت کا تصور بسی نہیں کر سکتے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے۔ — بہر حال اب تم بالکل بے فکر ہو کر جاؤ — ماسٹر فریور دین کا علاج اب میری ذمہ داری رہی۔ — ڈاکٹر صدیقی نے ایک ٹلویں سالس لیتے ہوئے کہا۔

او، کے — شکریہ! — میں وہ تو قتا پڑتا کر گا” — عمران نے کہا اور احمد کھڑا ہوا۔ ڈاکٹر صدیقی بھی اُسے اور پھر عمران ڈاکٹر سے رضاختہ کر کے دفتر سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

کیٹن حمید نے چونک کر کہا۔  
کیٹن حمید ٹانگ پر چڑھتے آرام کر سی میں دھنا  
ہوا ایک میگزین کی تصویریں دیکھنے میں مخوب تھا کہ ملازم اندر داخل ہوا۔ اس  
کے ہاتھ میں فون تھا۔  
کرنل صاحب کا فون ہے۔ ملازم نے فون میز پر رکھ کر رسپور  
کیٹن حمید کی طرف بڑھتے ہوتے کہا۔  
اوہ اچھا۔ کیٹن حمید نے چونک کر کہا اور رسپور ملازم کے  
ہاتھ سے لے لیا۔  
جی فرمائیے! — میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں? — کیٹن  
حمد نے سکراتے ہوتے کہا۔ اس کا لہجہ تارہاتھا کہ اس کا موڈ خاصا  
خوشگوار ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ میگزین میں بڑی جانب ا تصویریں ہیں۔  
دوسری طرف سے کرنل فرمیدی کی سکراتی ہوتی آواز سنائی دی۔

میگزین — کس میگزین کی بات کر رہے ہیں آپ? —  
کیٹن حمید نے چونک کر کہا۔

”دی جو تمہارے ہاتھ میں ہے اور تم اس میں اتنے محو ہو کہ ساتھ والے  
مرے میں کھنٹی بخنے کی آوازیں بھی تمہیں سنائی ہئیں دیں“ — کرنل  
فرمیدی نے جواب دیا۔

”میں فضول قسم کی گھنٹیوں پر کام نہیں دھرا کرتا“ — کیٹن حمید  
نے مصنوعی خصے بھرے لہجے میں کہا۔

”ظاہر ہے، جب تمہارے اپنے کاؤنٹ میں تصویریں دیکھ کر گھنٹیاں  
زخمی ہوں گی۔ تو تمہارے لئے فون کی گھنٹی تو فضول ہی ہو جائے  
گی۔ بہر حال میگزین الماری میں رکھو اور سیدھے دفتر پہنچ جاؤ۔  
یہ وہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں“ — دوسری طرف سے کرنل فرمیدی  
نے کہا اور اس کے ساتھ ری رابطہ ختم ہو گیا۔

”ہونہم۔ ہر وقت دفتر۔ ہر وقت دفتر۔ نوکری نہ ہوئی  
عذاب ہو گیا۔“ — کیٹن حمید نے منہ بناتے ہوتے کہا اور رسپور کھ  
کر وہ انھا اور بھائے میگزین الماری میں رکھنے کے اس نے اُسے موڑ  
کر اپنے کوٹ کی اندر وہی جیب میں رکھا اور پھر تیز تیز قدم انھا اپرچ کی  
طرف بڑھ گیا۔ وہ صحیح دفتر جانے کے لئے بروقت تیار تو ہوا تھا لیکن پھر  
اس کا موڈ نہ بنا اور وہ میگزین لے کر وہیں بیٹھ گیا۔ لیکن ظاہر ہے اپ  
کرنل فرمیدی کی کال آنے کے بعد اس کا جانا ضروری ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کار دفتر کی پارکنگ میں روکی اور نیچے اُتے  
کر قدم بڑھا وہ اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل فرمیدی اور وہ ایک بھی

دفتر میں بیٹھتے تھے کرنل فرمیدی کو اگر فیلڈ میں کوئی کام نہ ہو تو وہ بڑی پابندی سے دفتر آبیٹھتا تھا۔ یہ بیک فورس کا مرکزی دفتر تھا۔ کیپن حمید نے پروہ سٹیا اور اندر داخل ہوا۔ کرنل فرمیدی اپنی میز پر موجود تھا اس کے سامنے ایک نقش کھلا ہوا تھا۔

”اوپر خودارا! — یہ نقش دیکھو“ — کرنل فرمیدی نے کیپن حمید سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میری کو بھی کافی ہے“ — کیپن حمید نے مسترد بھرے ہجے میں کہا۔

”تمہارے لئے کوئی بھی نہیں — بلکہ کوئی بھابھنے گا“ — کرنل فرمیدی نے سکراتے ہوئے کہا۔

”کوئی — کیا مطلب“ — ہے کیپن حمید نے غصیلے ہجے میں کہا اور میز کے سامنے کرہی گھست کر پلیٹھ گیا۔

”گرامر کا مسئلہ ہے — کوئی موتی کے لئے اور کوئی مذکور کے لئے — اب جو تم اپنے آپ کو محسوس کرتے ہو، وہ بتا دو“ — کرنل فرمیدی نے ترکی بہتر کی جواب دیتے ہوئے کہا اور کیپن حمید مژہ مندہ سی ہنسی مہنس کر رہا گیا۔ ظاہر ہے اب وہ کوئی پر اصرار کیسے کر سکتا تھا۔

”تو پھر آپ کو بھی میں کیوں رہتے ہیں“ — ہے آخر کیپن حمید کو بات سوچھتی گئی۔

”نامحمول سے حفاظت تو کرنی ہی پڑتی ہے — اس لئے تمہارے ساتھ مجبوراً رہنا پڑتا ہے“ — کرنل فرمیدی بھلا کب پیچے رہنے والا تھا اور اس بار کیپن حمید بے اختیار بھل کھلا کر ہنس پڑا۔

یہ نقش ساگار یونیورسٹی کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے کا ہے اس علاقے میں رہنے والا ایک آدمی ایجادہ تھا میں بلاک ہو گیا تو پولیس کو اس کے سامان سے ایک چھوٹی سی ڈبیا جسی ملی — اس ڈبیا میں بظاہر ایک پھر تھا جس پر سرخ رنگ کی دھاریاں سی بُنی ہوئی تھیں اور صاحب تھی ایک لفافہ بھی تھا جس میں ایک کاغذ پر کسی عجیب سی زبان میں خط لکھا ہوا تھا — چنانچہ پولیس کو تو اس کی تصحیح نہ آئی اور انہوں نے ڈبیا میں کاغذ اپنے اعلیٰ حکام کو بھجوادی جہاں سے یہ میرے پاس پہنچی۔ میں نے ایک لیبارٹری سے اس پھر کو چکر کرایا تو توجہت انگریز اکشاف ہوا کہ یہ پھر زیمنی نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے سیارے سے لایا گیا ہے۔ کرنل فرمیدی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”دوسرے سیارے سے لایا گیا ہے — کیا مطلب!“ — کیسے معلوم ہو گیا“ — ہے کیپن حمید نے بُری طرح چونکہ کر پوچھا۔

”اس پھر کو ہماری لیبارٹری کے سانسکار تشویش نہ کر سکے۔ چنانچہ اسے ایک ڈیپیاکی ایک لیبارٹری میں پہنچا گیا جہاں اس پر تفصیلی تحقیقات ہوتیں۔ — تب پہتہ چلا کہ اس پھر کے اندر ایک ایسا عنصر موجود ہے جو کہ ارض میں آج تک کہیں بھی دریافت نہیں ہوا — یہ انتہائی تجزیت انگریز اکشاف تھا اس لئے ایک ڈیپیاک میں اس پر زیاد اعلیٰ سطح کی تحقیقات کی کیس اور پھر خلا میں بھیجے جانے والے ایک تحقیقاتی سیارے سے موصول ہونے والی ایک تصویر سامنے آگئی جس میں اس جیسا پھر خلا میں تیرتا ہوا نظر آیا تھا اور سیارے پر لگے ہوئے حاصل کیمرے نے اس کی تصویر بھجوادی — لیکن ظاہر ہے خلا میں ایسے ہزاروں

لیکن ان تجربات میں یہ معمولی ساعنضر ختم ہو گیا ہے اس لئے اب حکومتی سطح پر کہا گیا ہے کہ ہم اس جیسے دوسرے پھر تلاش کرنے کی کوشش کریں — چنانچہ میں نے بلیک فورس کے ذریعے چوتھی عقاید کرائی ہیں اس کے مقابلے وہ آدمی جو ایکسٹر نیٹ میں بلاک ہوا ہے اور جس کے قبضے سے ساگا سٹون ملا تھا وہ ایک پہاڑی قبصے امارگ کا رہنے والا تھا — وہ آن پڑھ آدمی تھا اور اسے یہ ڈبنا اور کاغذ ایک سیاح نے دیا تھا کہ وہ اسے دار الحکومت میں جا کر کسی مخصوص آدمی کو دے دے اور وہ آدمی اسے بھاری انعام دے گا — لیکن راستے میں اس کا ایکسٹر نیٹ ہو گیا — جس آدمی کو یہ پھر بھیجا گیا تھا اس کا نام و پتہ شاید اسے زبانی باتا یا کیا تھا اس لئے اب اس کا پتہ نہیں چل سکا — اس سیاح کا خلیہ وغیرہ معلوم کیا گیا ہے تو اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ مقامی آدمی ہی تھا کوئی غیر ملکی نہ تھا لیکن وہ سیاحوں جیسا کہ اس پہنچے ہوتے تھے — خلیہ بھی عام سا ہے۔ اس خلیے کے لاکھوں افراد یہاں موجود ہوں گے" — کرنل فریدی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا غذہ کا کیا ہوا — اسے چیک کیا گیا ہے" — ہمیشہ جمیں نے پوچھا۔

"ہاں! — پہلے تو یہ سمجھا گیا تھا کہ وہ کوئی مخصوص کو ڈھنے ہے۔ لیکن پوری دنیا کے کو ڈھنے کے ماہر بھی اسے پڑھنے سے قادر ہے ہیں اس لئے وہ ابھی تک معتمد بنا ہوا ہے" — کرنل فریدی نے کہا۔

"تو اب آپ نقش سامنے رکھے کیا کر رہے ہے ہیں" — ہمیشہ جمیں

لاکھوں اجسام صدیوں سے تیرتے پھر رہے ہیں اس لئے اس تصویر کی اندر جست کی گئی۔ مگر اس سے کوئی فائدہ ہوا لیکن اب یہ حرث انگریز بات سامنے آتی ہے کہ وہ تصویر بالکل اس پھر کی ہے جو ساگا لینڈ کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے کے رہنے والے ایک عام سے آدمی کے قبضے سے ملا ہے — ساند الون نے اس پھر کا تجزیہ کر کے یہ رپورٹ بھی دیا ہے کہ اس پھر میں موجود غیر ارضی عنصر پر اگر مزید تحقیقات کی جاتے تو دنیا کے ذرائع مراسلات میں حرث انگریز القاب آسکتا ہے — اس عنصر کی ابتدائی طور پر جو خاصیت سامنے آتی ہے اس کے مقابلے یہ مخصوص مادے کو بر قی ہبڑوں میں تبدیل کر کے جذب بھی کر سکتا ہے اور پھر اسے دوبارہ مخصوص مادے میں تبدیل بھی کر سکتا ہے — چونکہ یہ پھر ساگا لینڈ سے دستیاب ہوا ہے۔ اس لئے اس کا نام بھی ساگا سٹون رکھ دیا گیا ہے — اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ساگا پر مشتمل ریسورٹ اور ٹرانسٹ سٹیشن دنیا میں بنادیتے جائیں تو سامان — بھری جہازوں، ہوا تی جہازوں یا ریلوے اور دوسرے ذرائع کی مدد سے ایک جگہ سے دوسری جگہ بصحبے کی، بجائے ساگا کے ذریعے پلک جھیکنے میں دنیا کے دوسرے کوئی تک پہنچا یا جا سکتا ہے" — کرنل فریدی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ — انتہائی حرث انگریز — واقعی یہ تو انقلاب آ جلتے گا" — کیپٹن جمیں نے سانکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں! — اس پھر میں موجود ساگا کے معمولی سے عنصر سے محدود پہنچانے پر اس کے تجربات بھی کئے گئے ہیں جو انتہائی کامیاب رہے ہیں

کامنٹر ہوں" — کرنل فرمی نے سر بڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپن حمید کوئی بات کرتا، پاس پڑے ہوئے ٹیکیفون کی گھنٹی بجھی۔

"ہارڈ اسٹون" — کرنل فرمی نے لیسویر اٹھا کر تھکانہ لبھے میں کہا۔

"نبر الیون بول رہا ہوں باس!" — کمپ لگا دیا گیا ہے اور باقی تمام انتظامات بھی مکمل ہو چکے ہیں" — نبر الیون نے کہا۔

"ٹھیک ہے" — کرنل فرمی نے جواب دیا اور لیسویر رکھ دیا۔

"او چلیں" — یہیلی کا پڑیں جانا ہو گا" — کرنل فرمی نے نفقة بند کر کے اُسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا کرن لئے جا کر" — مجھ سے اس قسم کے فضول کام ہمیں ہوتے کہمقوں کی طرح ادھر ادھر چلے ہوئے پھر وہ کوہی دیکھتے رہو" — کیپن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے — تمہاری مرضی" — کرنل فرمی نے سمجھہ لبھے میں کہا اور در دانے کی طرف بڑھ گیا۔

ارے آپ تو ناراض ہو گئے — اگر آپ ناراض ہو رہے ہیں، تو

ٹھیک ہے۔ میں چلا جاتا ہوں — اب آپ کو تو ناراض نہیں کیا جاسکتا۔ کیپن حمید نے سکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس کے پیچے چل چڑا۔

"نہیں، ناراضگی کی کوئی بات نہیں — اگر تم نہیں جانا چاہتے تو مت چاؤ — میں پاکیشیتے عمران کو بلا لیتا ہوں — یہ تو بین الاقوامی فائدے کی بات ہے، صرف ساگالینڈ کا تو مسئلہ نہیں ہے" — کرنل فرمی نے سکراتے ہوئے کہا۔

"خواجہ اُس سے بلا یلتے ہیں۔ اس کا کیا تعلق" — ہو سکتا ہے اس پھر

نے طویل سائز لیتے ہوئے کہا۔

میرے ذہن میں ایک آئندہ یا ہے کہ شاید یہ پھر اس پہاڑی میں کسی جگہ خلا سے گراہو اور ٹوٹ کر بھر گیا ہو، جس کا ایک تکڑا اس مقامی سیاح کو علا ہو — میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اگر ایسا ہو تو پھر سامنی لحاظ سے یہ پھر ان پہاڑوں میں کس علاقے میں کر سکتا ہے۔ اماگ سامنی طور پر ایسے زون میں ہے جہاں کی آب و ہوا میں قدرتی مقناطیس و افر مقدار میں موجود ہے جو خلا سے آنے والے اجسام کو اپنی طرف کھینچ سکتی ہے لیکن یہ زون کافی وسیع ہے اس لئے میں اس میں مزید عدد بندی کر رہا ہوں — اور میری تحقیقات کے مطابق اماگ سے چھکلو میٹر دوڑ یہ پہاڑی اس مقناطیس کا مرکز ہے، کیونکہ میں نے جو تحقیقات کرائی ہے اس کے مطابق اس پہاڑی میں بڑی بڑی مقناطیسی چانیں بھی پائی جاتی ہیں" —

کرنل فرمی نے نفقة میں ایک جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس علاقے میں فوج بھیج کر اچھی طرح کھنگال لیا جائے۔ اس میں کیا ہرج ہے" — کیپن حمید نے کہا۔

"نہیں — یہ کام فوج کا نہیں ہے — ہمیں خود چکی کرنا پڑے گا — انتہائی احتیاط کا کام ہے — میں نے نبر الیون کو بدایات دے دی ہیں۔ بلیک فرس کا ایک گروپ دہاں پہنچ چکا ہو گا — نبر الیون دہاں میں کمپ لگاتے گا۔ فزروری سامنی آلات بھی دہاں پہنچا دیتے جائیں گے — اور پھر تم خود دہاں جا کر اس تلاش کی نگرانی کریں گے — میں اب نبر الیون کی کال

کی پوری کان ہی یہاں ہو۔ یہ سائنسدان بھی بعض اوقات اللہ سیدھی  
باتیں خالی رعب جانے کے لئے کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ پھر خلا سے آیا  
ہے۔ ۔۔۔ کیپٹن جمیل نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

اوہ بھڑو۔ مجھے اچانک خیال آگیا ہے۔ یہ کاغذ عمران کو بھی تو  
بھیجا جائے۔ اس کا ذہن میں معمالت میں بے حد تیر ہے۔ ہو سکتا  
ہے وہ اسے پڑھ لے۔ ۔۔۔ کرنل فریدی نے تیری سے مُڑتے ہوئے کہا۔  
جب ساری دنیا کے ماہرین ہمیں پڑھ سکے تو وہ احمد اسے کیسے پڑھ  
لے گا۔ ۔۔۔ البتہ اپنی طرف سے اللہ سیدھی باتیں کر کے معاملات کو اور  
زیادہ الْجَهَادِ لے گا۔ ۔۔۔ کیپٹن جمیل نے برا سامنہ بنتے ہوئے کہا۔

ہمیں ہر طرح سے کوشش کرنی چاہتے ہیں۔ ۔۔۔ تم چلو میں پڑھ پر۔  
میں کاغذ عمران کو بھجوانے کا بندوبست کر کے ابھی آتا ہوں۔ ۔۔۔ کرنل  
فریدی کے کہا اور پھر تیر قدم اٹھاتا دفتر کی طرف پڑھ گیا جب کہ کیپٹن جمیل  
کندھے اچکاتا اور منہ بنتا ہوا میں پڑھ کی طرف بڑھنے لگا۔

یہ انکل ماسٹر فریزو دین کون ہیں عمران صاحب! ۔۔۔ جن کا علاج  
آپ پیش سروسز ہسپتال میں کرانا چاہتے ہیں۔ ۔۔۔ بلیک زیرو نے  
عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی سوال داغ دیا اور عمران نے اسے ماسٹر فریزو دین  
کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

اب تو میں سوچ رہا ہوں کہ اس طبقے کے افراد کے علاج کے لئے  
باناعدہ ایک ہسپتال قائم کیا جلتے۔ ۔۔۔ اور جو زف اور جوانا کو اس کا  
ایڈ منڈر مقرر کر دیا جائے۔ ۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

جو زف اور جوانا کی وجہ سے ہسپتال مریضوں سے بھر تو سکتا ہے۔  
آدم کسی کو نہیں آسکتا۔ ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے میں یون کی گھنٹی بچ اٹھی اور عمران نے چونک کر لیا اور اٹھا لیا۔  
ایکسٹو۔ ۔۔۔ عمران کے مخصوص بھجے میں کہا۔

سیمان بول رہا ہوں۔ ۔۔۔ عمران صاحب سے بات کرنی ہے۔

دوسرا طرف سے سلیمان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"کیا پاتے سے سلیمان" — عمران نے اس بار اپنے جملے لمحے میں کہا۔  
"صاحب!" — ڈاک میں کریم فریدی صاحب کی طرف سے ایک لفافہ آیا ہے — اس پر ٹاپ ایم جسٹسی کے الفاظ بھی لکھے ہوئے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں — سلیمان نے سنجیدہ لمحے میں جواب دستے ہوئے کہا۔

"کریم فریدی کی طرف سے لفافہ — اور ٹاپ ایم جسٹسی — تم ایسا کرو کہ لفافہ یہاں والش منزل کے لیٹر بکس میں ٹوال دخود آکر" — عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کریم فریدی کی طرف سے کوئی اہم خط ہی ہو گا — دیسے وہ فون بھی کر سکتا ہے" — عمران نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

"آپ خود فون کر لیں" — بلیک زیر و نے کہا۔  
"نہیں — پہلے وہ خط دیکھ لوں۔ اگر فون پر سندھ ہو سکتا تو یقیناً کریم فریدی خود ہی فون کر لیتا" — عمران نے سر بلاتے ہوئے کہا۔  
پھر تقریباً بیس منٹ بعد کمرے میں سیٹی کی مخصوص آدا اگونجی، اور بلیک زیر و نے چونک کر میر کی سب سے پہلی دراز کھولی۔ اس میں ایک لمبا لفافہ موجود تھا۔ والش منزل کے خصوصی سسٹم سے لیٹر بکس میں ڈالنی جانے والی ہر چیز خود بخود بلیک زیر و کی میز کی دراز میں پہنچ جاتی تھی اور یہ سیٹی کی آواز اس نظام کی طرف سے الارم تھا۔

"یہ لمحے" — بلیک زیر و نے لفافہ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ لفافہ واقعی کریم فریدی کی طرف سے تھا۔ اس پر عمران کا ذاتی پستہ

لکھا ہوا تھا اور ایک کونے میں ٹاپ ایم جسٹسی کے الفاظ بھی درج تھے۔ عمران نے میز پر رکھا ہوا پہلے پر کٹرا اٹھایا اور لفافے کی ایک سائیڈ کاٹ دی۔ لفافہ کے اندر ایک فوٹو اور دو کاغذات تھے۔ عمران نے کاغذ کھولا تو یہ فوٹو پیٹھ تھا اور اس پر کوڈ میں کوئی تحریر تھی۔ فوٹو ایک پتھر کا تھا جس پر سرخ رنگ کی دھاریاں نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے دوسرا کاغذ کھولا تو یہ کریم فریدی کی طرف سے خط تھا جس میں اس نے اس پتھر کے دستیاب ہونے سے لے کر اس پر ہونے والی تحقیقات کے متعلق تفصیل لکھی تھی اور سماں تھا ہی درخواست کی تھی کہ اگر عمران اس کوڈ کو حل کر سکے تو اس سے پوری دنیا کو فائدہ ہو سکتا ہے۔

"اوہ ب! — چرت انچزر دریافت ہے" — عمران نے کہا اور ایک بار پتھر پتھر والا فوٹو اٹھا کر اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ "کیا ہوا" — بلیک زیر و نے چرت بھرے لمحے میں پوچھا تو عمران نے کریم فریدی کا خط اس کی طرف بڑھا دیا۔

"واقعی عمران صاحب!" — اگر یہ ساگا عنصر مصنوعی طور پر تیار ہو سکے تو دنیا بھر میں مفید افلاٹ آجائے گا" — بلیک زیر و نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اپ وہ کوڈ والا کاغذ اٹھا کر اُسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"میں ذرا لا بہری جا رہا ہوں" — کوشش کرتا ہوں شاید کوئی حل مل جائے" — عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا اور پھر کوڈ والا کاغذ اٹھا کر وہ والش منزل کی عظیم الشان لا بہری میں آگیا۔ اس نے وہاں انسب کمپیوٹر کی مدد سے کوڈ اور ان کے حل پر لکھی گئیں لا بہری میں موجود

تمام کنایہ میں ایک جگہ اکٹھی کر لیں اور پھر انہیں چیک کرنے میں مصروف ہو گا۔ کوڈ واقعی پا بکھ نیا تھا اور کسی طور پر بھی سمجھنا آرہا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے تک وہ مسل کوڈ کو حل کرنے کے لئے کوشش کرتا رہا لیکن تن کوئی حل سمجھ میں نہ آرہا تھا۔ اُسے خیال آرہا تھا کہ کاش ڈاکٹر ہاشم آج زندہ ہوتے تو لازماً وہ اس کوڈ کو حل کر لیتے۔ کیونکہ اس معاملے میں وہ خدا داد صلاحتیوں کے حامل تھے اور ان کی وفات سے قبل جب بھی عمران کو کوڈ کے معاملے میں کوئی مشکل پیش آتی تو وہ ان کی طرف رجوع کرتا تھا۔ ڈاکٹر ہاشم ویسے تو طب کے ڈاکٹر تھے لیکن کوڈ ورک ان کا مشغول تھا اور انہوں نے اس میں مہارت تامہ حاصل کر لی تھی۔ ان کی اس مہارت کو پوری دنیا میں تسلیم کیا جاتا تھا چونکہ ڈاکٹر ہاشم فوج سے منسلک رہے تھے اس لئے ان کی زندگی بہر لحاظ سے فوجی انداز میں ڈھلنگی تھی۔ اس لئے ان کا سخت ترین ڈپلمن دوسروں کے لئے عذابِ حیان بن جاتا تھا۔ لیکن یہ عمران ہی تھا تو انہیں اپنی مرضی سے کنڑوں کر لیتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب ان کی وفات کے بعد ان سے رابطہ نہ کیا جاسکتا تھا اس نے آنکھیں بند کر لیں اور اس کا ذہن گہری سوچ میں غرق ہو گیا۔

اچانک جیسے بھلی کا جھماکا ہوتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں ایک جھماکا سارہوا اور اس نے چونکہ کرنا صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اُسے ڈاکٹر ہاشم کی طرح کا ایک اور آدمی یاد آگیا تھا اس کا نام نواب رستم علی خان تھا۔ ڈاکٹر ہاشم کی طرح نواب رستم علی خان بھی کوڈ ورک میں مہارت رکھتے تھے لیکن انہوں نے یہ بات صرف اپنی ذات تک محدود رکھی ہوئی تھی کیونکہ وہ انتہائی حد تک تنهائی پسند تھے اس لئے اس کے لئے انتہائی ولچپ کتاب پڑھتے۔ پاکیشیا کلب

دوسروں سے رابطہ ان کے لئے سوانح رُوح بن جاتا تھا چونکہ وہ پشتی میں تھے۔ دولڑ کے بڑے ہو کر اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ رکھیوں کی شادی ہر چکی تھی۔ ان کی بیوی وفات پا چکی تھی اس لئے نواب رستم علی خان دار الحکومت کے مشرقی حصے میں اپنی محل نما کو چھٹی میں ملازموں کے ساتھ رہتے تھے۔ نواب رستم علی خان نہ صرف سخت تنهائی پسند تھے بلکہ انتہا درجے کے کنجوس بھی تھے۔ ان کی کنجوسی ضرب المثل بن چکی تھی۔ وہ سوائے ملازموں اور اپنی اولاد کے دنیا کے کسی اور فرد سے ملنے کے لئے پیار نہ ہوتے تھے۔ عمران بھی ایک بار سر جمان کے ساتھ ان کے رڑکے کی شادی کے موقع پر ان سے ملا تھا اور تب بالتوں بالتوں میں اسے معلوم ہوا تھا کہ نواب رستم علی خان کوڈ ورک میں واقعی مہارت تامہ رکھتے ہیں اس کے بعد عمران نے ایک دوبار انہیں فون کر کے بات سر نے کی کوشش بھی کی لیکن ان کے ملازم نے ہی جواب دیا کہ نواب صاحب مصروف ہیں آپ پھر کچھی فون کیجئے۔ اور ظاہر ہے عمران بھی کم مصروف نہ رہتا تھا اس لئے وہ یکسر ہی انہیں تجوہل گیا۔ لیکن اب اچانک اُسے ان کا خیال آگیا تو اس نے ان سے ملنے اور اس کوڈ کے بارے میں ڈسکس کر نیکا نیصد کر لیا۔

”میں کوڈ کے ایک ماہر سے ملنے جا رہا ہوں — دعا کرو وہ ملنے پر آمادہ ہو جلتے“ — عمران نے لا بُر ریس سے اٹھ کر واپس آپریشن رُوم میں داخل ہوتے ہوئے بیکر زیر دے سے کہا۔

”کیا مطلب! — وہ ملے گا کیوں نہیں؟“ — ہ بیکر زیر دے نے چونک کر کہا۔

ملنے سے تو انہی خرچ ہوتی ہے — اور نواب رستم علی خان اپنی

بکھوٹی کی وجہ سے یہ خرچہ برداشت نہیں کر سکتے۔ عمران نے دروازے کی طرف ڈھتے ہوتے کہا اور بیک زیر و بے اختیار نہیں پڑا۔ عمران کی سپورٹس کار تھوڑی دیر بعد ہی والش منزل سے نکل کر اس طرف ڈھی جا رہی تھی جدھر نواب رستم علی خاں کی محل نما کو ٹھیٹھی تقریباً آؤ ہے گھنٹے تک مسل ڈرائیور کے بعد عمران نے کار ان کی کوٹھی کے چہازی سائز کے چھاٹک کے سامنے جا کر روکی اور پھر ایک طویل سالس لے کر دو کار سے نیچے آتی آیا۔ پہلے اس نے اپنی جیسیں ٹولیں جن میں مختلف قسم کے تواریخی کارڈ پڑے رہتے تھے۔ نواب صاحب سے ملاقات کے لئے وہ کوئی ایسا کارڈ منتخب کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے نواب صاحب ان سے ملنے پر فرمائند ہو جائیں۔ لیکن سارے کارڈ چیک کر لینے کے باوجود اس سے کوئی ایسا کارڈ نظر نہ آیا تو اس نے کارڈ واپس جیسیں ڈالے اور ماہکہ اٹھا کر کال بیل کا بٹن پر لیں کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھاٹک کی چھوٹی کھلی اور ایک بوڑھا سا ملازم نما آدمی باہر آگیا۔

”جی فرمایتے۔“ اس ملازم نے حیرت بھری نظر والے سے عمران اور اس کی سپورٹس کار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”جی کہا جائیں۔“ فرمایا نہیں جاتا۔ ”البتہ حکم فرمایا جاتا ہے۔“ عمران نے احمدوں کے سے انداز میں پلکیں جھپکتے ہوئے کہا اور بوڑھے ملازم کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔

”جی۔ کیا مطلب؟“ ”؟ ملازم نے حیرت بھرے لیجے میں کہا۔ اچھا۔ اب مطلب جی بھی مجھے بتانا پڑے گا۔“ یہ نواب رستم علی خاں صرف نام کے بھی نواب ہیں۔ انہوں نے آج تک تمہیں مطلب سمجھا۔

کے لئے کوئی ٹیوٹر بھی نہیں رکھا۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ”جناب! آپ میرا وقت ضائع نہ کریں۔“ میں ضروری کام کر رہا تھا۔ فرمایتے اآپ نے کھنڈی کیوں بجا تی ہے۔“ ہاگہ نواب صاحب سے ملنے آئے ہیں تو ایسا ناممکن ہے۔“ نواب صاحب کسی سے نہیں ملتے۔“ اس بارہ بوڑھے ملازم نے چھنجلائے توئے لیجے میں کہا۔

”کسی سے بے شک نہ ملیں۔“ لیکن پرانی آف ڈھمپ سے انہیں لٹاپڑے گا۔“ سمجھے۔“ جاؤ جا کر نواب صاحب سے کہو کہ پرانی کا استقبال خود یہاں چھاٹک پر آکر کریں۔“ ورنہ اگر پرانی کو غصہ آگیا تو نواب صاحب کی چھوٹی انگلی سرخ ٹھکی میں ڈبو دی جائے گی۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے غصیے لیجے میں کہا۔ ”چھوٹی انگلی سرخ ٹھکی میں ڈبو دی جائے گی۔ کیا مطلب؟“ ملازم اور زیادہ حیران ہو گیا۔

”تم لبس یہیں کھڑے مطلب ہی پوچھتے رہ جاؤ گے۔“ جاؤ جا کر تو کچھ میں نے کہا ہے نواب صاحب سے کہہ دو۔“ اس میں انہی کا فائدہ ہے۔“ جاؤ۔“ عمران نے غصیے لیجے میں کہا اور ملازم سر بلاتا ہوا واپس مڑا اور چھوٹی کھڑکی سے اندر واخیل ہو گیا۔ کھڑکی اس نے اندر سے بند کر لی تھی۔

عمران ملازم کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات سمجھتا تھا سیکن اُسے یقین تھا کہ جب یہ فقرہ نواب صاحب کے سامنے دوہرایا جائے کا تو نواب صاحب واقعی خود ہی دوڑے ہوئے یہاں آجائیں گے۔

اُسے معلوم تھا کہ نواب صاحب کوڈ کے ماہر ہیں، اور عمران نے بات اسی ایسی بھی محتی جو ایک مخصوص کوڈ میں بھتی اور اس کا مطلب بھت کہ نواب صاحب کی ساری جایدید اشید خطرے میں ہے۔ عمران کو معلوم تھا کہ کنجوس آدمی کو فطرتاً دولت اور جایدید سے ملے پناہ مجبت ہوتی ہے۔ اسی لئے تو وہ کنجوس ہوتا ہے۔ یہی وجہ بھتی کہ اس نے یہ مخصوص فقرہ کہا تھا اور اُسے یقین تھا کہ اس فقرے کا نتیجہ وہی نکلے گا جو اس کے ذریں میں ہے۔

تصویری دیر بعد جہازی سائز کا بڑا پھانک کھلنے کی آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔

”آئیے جناب! — نواب صاحب آپ کے منتظر ہیں“

بوڑھے ملازم نے کھلے ہوئے پھانک میں نمودار ہوتے ہوئے کہا ویسے اس کے چہرے پر شدید ترین چیرت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اُسے یقین شمارا ہو کہ نواب صاحب اس پاگل سے ملنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

عمران تُرک کے کار میں بیٹھا اور پھر وہ کار کو بھٹی کے اندر لے گیا۔ بڑی وسیع و عریض کو بھٹی بھتی لیکن ساری کوڑی پر سخت ویرانی سی جھپانی ہوئی بھتی۔ لام اُجڑا ہوا تھا۔ ظاہر ہے اس کے لئے رقم خرچ ہوتی ہے اور خرچ کرنا نواب صاحب کی فطرت کے خلاف تھا۔ کوئی تو باپ وادا کی طرف سے دراشت میں مل گئی بھتی ورنہ جس فطرت کے نواب صاحب تھے وہ کوئی بننے پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے باغ کے کسی درخت پر بیٹھے نظر آتے کہ چلو مفت میں بیٹھنے کی جگہ مل گئی۔

عمران نے کار وسیع و عریض مگر خالی پورچ میں کھڑی کی اور پھر کار سے بیچے آتی آیا۔ اسی لمحے برآمد سے ایک اور ملازم اُتر کر عمران کی طرف بڑھا۔

آئیے جناب! — ادھر ڈرائینگ روم ہے“ — ملازم نے مود بانہ لجھے میں کہا اور عمران اس کے پیچے چلا ہوا ایک وسیع و عریض ڈرائینگ روم میں ہمپنچ گیا۔ جوانہ تھا شاندار اور قیمتی فرنچ پرستے بھرا ہوا تھا۔ لیکن یہ سارا فرنچ پر اپنی ظاہری حالت سے ہی نواب صاحب کے والد یا وادا کے زمانے کا لگتا تھا۔ البتہ اس کی صفائی سخراں بی باقاعدگی سے کی جاتی تھتی۔ ملازم عمران کو ڈرائینگ روم میں چھوڑ کر واپس چلا گیا اور عمران اطمینان سے ایک صوفی پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد اندر ونی دروازہ کھلا اور نواب صاحب جو لمبے قد لیکن انہماں و بلے تلے تھے اندر داخل ہوتے۔ ان کا سرگنجام تھا لیکن اس کی کمی انہوں نے موچھوں سے پوری کی بھتی۔ سفید رنگ کی لمبی لمبی موچھس ان کے چہرے پر عجیب سی لگ رہی تھیں۔ جسم پر صدیوں پرانا ایک لانگ کوٹ تھا۔ آنکھوں پر موٹے شیشوں لیکن نفیس فرمیں کی خیشک تھتی۔

”تم نے ملازم سے یہی کہا ہے کہ تم پرنس ہو — لیکن کیا پرنس ایسے ہوتے ہیں — تم تو پرنس کی بجائے مجھے کوئی چڑی مار لگ رہے ہو“ — نواب رستم علی خان نے موٹے شیشوں کی عینک کے اندر سے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”میرے ذریں میں یہی آج تک رستم کا یہی تصور تھا کہ وہ کوئی لمحہ شکم“

دیونما طاقور آدمی ہو گا لیکن آج پستہ چلا کہ رسم بالنس کو کہتے ہیں۔ ہاں تو نواب پاش خان صاحب! پھر کیا خیال ہے چھپوٹی انگلی مُرخ گھمی میں ڈلوڈی جلتے یا نہیں" — عمران نے تھجی تر کی بتر کی جواب دیتے ہوئے کہا اور نواب صاحب بھکتے غصہ کرنے کے اس بارے اختیار نہیں پڑے۔

"مجھے یاد آگیا۔ تم شاید سر جمان کے ساتھ آتے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ تم ان کے بیٹے علی عمران ہو۔ مگر سر جمان کب سے کنگ بن کے ہیں کہ تم نے اپنے آپ کو پران کہنا شروع کر دیا ہے" — نواب صاحب نے مکراتے ہوئے کہا اور عمران ان کی یادداشت پر واقعی حیران رہ گیا کہ اتنے طویل عرصہ پہلے وہ صرف ایک بار ان سے ملا تھا اس کے باوجود نہ صرف نواب صاحب نے اسے پہچان لیا تھا بلکہ اس کا نام بھی انہیں یاد تھا۔

"نوپول سے ملنے کے لئے پران بننا ہی پڑتا ہے ورنہ طبقاتی فرق کی وجہ سے طاقت ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ حال وہ مُرخ گھمی اور چھپوٹی انگلی والی بات کا آپ نے نواب نہیں دیا" — عمران نے مکراتے ہوئے جواب دیا۔ "تمہارے اسی حوالے کی بنا پر مجھے تم جسے فضول آدمی سے ملنے پر مجبور ہوا پڑا ہے۔ یہ حال اب ویکھو کتنا وقت ضائع ہوتا ہے بیٹھو" — اور مجھے یہاں کہیہ حوالہ تم نے کیوں دیا ہے اور اس کا مطلب کیا ہے" — نواب صاحب نے منہ بناتے ہوئے کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔

"اس حوالے کا مقصد تو آپ جلتے ہی ہیں۔ کیونکہ آپ بقول آپ کے کوڈور کے ماہر ہیں — اور یہ ایٹھی بھری کو قبیلے جسے کوڈور کے ذریں دیکھی رکھنے والا بھی اچھی طرح جانتا ہے — لیکن یہ چھپوٹی انگلی واقعی مُرخ گھمی میں ڈوب جائی ہوتی" — اگر میں نے عارضی طور

پر لگی کا ڈبہ بند نہ کر دیا ہوتا — اور مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی یہ خبر آپ کو ملتی، آپ انا للہہ ہو جاتے — لیکن چونکہ ڈیڈی نے آپ کو درست کہا تھا اس لئے مجبوڑا مجھے ڈبہ بند کرنا پڑا" عمران نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا اور نواب صاحب کی آنکھیں خوف سے چھیلنے لگیں۔

"مگر کیوں — وجہ — یہ ساری جائیداد میری دراثتی ہے — میں نے ناجائز کمائی سے نہیں بنائی — پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" نواب صاحب نے انتہائی پریشان لمحے میں کہا۔

جمہاں حکومت کے مفادات سامنے آ جائیں نواب صاحب! — وہاں کوئی نہیں دیکھتا کہ جائیداد دراثتی ہے یا ناجائز — آپ کی جائیداد ضبط ہر چلی حصی اس لئے کہ آپ پاکیشیا کے شہری ہونے کے باوجود پاکیشیا کے کسی کام نہیں آ رہے — آپ کوڈور کے ماہر ہیں، لیکن آپ کی مہارت کا پاکیشیا حکومت اور عوام کو کوئی فائدہ نہیں مل رہا — ایسے آدمی کو کیا حق ہے کہ وہ اس قدر وسیع جائیداد پر سانپ بن کر بیٹھ جاتے — کیوں نہ یہ جائیداد ضبط کرنے کے ملک کے غریب عوام میں تقسیم کر دی جاتے — یا چھرو درسی صورت یہ ہے کہ جائیداد آپ رکھیں لیکن کسی نہ کسی انداز میں ملک کے عوام کے لئے فائدہ مند ثابت ہو" — عمران کا لمحہ بے حد سرد تھا۔

"مگر یہ تو ظلم ہے — اگر میں کسی کو فائدہ نہیں پہنچا رہا تو کسی کا لفڑان بھی تو نہیں کر رہا" — نواب صاحب نے غصیلے لمحے میں کہا۔ "بات لفڑان کی نہیں — فائدے کی ہے — میں نے اعلیٰ حکام

سے کہا کہ نواب رستم علی خان کو ڈورک میں انتہائی ماہر ہیں اور وہ اس فن سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ اس پر حکام نے کہا کہ اگر نواب صاحب کو ڈورک میں ملک کو فائدہ پہنچایں تو ملک ان کو مزید چاگیر اور دولت بخشن سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ایک کروڑ روپے حکومت نے منظور کئے ہیں ۔ ۔ ۔ اب آپ نے خود فیصلہ کرنا ہے کہ آپ مزید ایک کروڑ روپے لینا چاہتے ہیں ۔ ۔ ۔ یا اپنی ساری چائیداد سے ہاتھ دھو کر سڑکوں پر جیک ہانگنا پسند کرتے ہیں؟ ۔ ۔ ۔ عمران نے لہا۔

”اوہ ۔ ۔ ۔ میں تو کیا میری آئندہ پوری نسل بھی ملک کے کام آسکتی ہے ۔ ۔ ۔ ایک کروڑ روپیہ ۔ ۔ ۔ اوہ! میں ضرور فائدہ پہنچاؤں گا ۔ ۔ ۔ میں کو ڈورک میں اپنی تمام ریسرچ حکومت کے حوالے کر دوں گا ۔ ۔ ۔ نکالو ایک کروڑ کا چیک ۔ ۔ ۔ جلدی کرو ۔ ۔ ۔ الیسا نہ ہو کہ خوشی سے میرا بارت فیل ہو جائے“ ۔ ۔ ۔ نواب صاحب نے مرت سے کاٹنے ہوئے کہا۔ ہر کجھوں آدمی کی طرح مزید دولت حاصل کرنا اس کی فطرت ہتھی اس لئے ایک کروڑ روپے ملنے کا سُن کر واقعی نواب صاحب پر شادی مرگ کی سی کیفیت طاری ہو گئی ہتھی۔

”یہ کاغذ دیکھئے ۔ ۔ ۔ یہ کسی ایسے کو ڈیں لکھا گیا ہے کہ جسے پوری دنیا کے ماسرین نہیں سمجھ سکے ۔ ۔ ۔ اگر آپ اسے دُی کو ڈکر دیں تو آپ کی جائیداد بھی ضبط نہ ہو گی اور آپ کو ایک کروڑ روپیہ بھی ملتے گا۔ اور پوچھے ملک میں آپ کی مہارت کی قصیدہ خوانی الگ ہو گی“ ۔ ۔ ۔ عمران نے نفسیانی طور پر نواب صاحب کو اس پواسٹ پر لاکھڑا کیا تھا کہ

اب نواب صاحب اسے حل کرنے کیلئے اپنی پڑی کو شمش کرتے۔ ورنہ اگر وہ ویسے انہیں اسے ڈی کو ڈکرنے کا کہتا تو نواب صاحب یعنی اسے لگھاں نہ ڈالتے۔

”اوہ! ۔ ۔ ۔ دکھاو کاغذ“ ۔ ۔ ۔ نواب صاحب نے اٹھ کر بچوں جیسے انداز میں کاغذ عمران کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا اور پھر اسے کھول کر بغور دیکھنے لگے۔

”اوہ ۔ ۔ ۔ یہ تو شاتاں کو ڈھے“ ۔ ۔ ۔ نواب صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”شاتاں کو ڈھے“ ۔ ۔ ۔ اوہ! آپ کا مطلب ہے قدیم افریقیہ کے جادوگر تسلیے کا کو ڈھے“ ۔ ۔ ۔ عمران نے تیز رجھے میں کہا اور نواب صاحب عمران کی بات سن کر چونک پڑے۔

”تم ۔ ۔ ۔ تمہیں کیسے معلوم ہے ۔ ۔ ۔ اس کو ڈھنے کرنے کے لئے مجھے چار سال تک افریقیہ کے گھنے جنگلوں میں مارا مارا پھرنا پڑا تھا۔ خوفناک دلداروں میں رہنے والے آدمخوار قبائلوں کو رام کرنا پڑا تھا اور مجھے یقین ہے کہ اس کو ڈھنے سے مہنبدب دنیا یکسرنا واقع ہے۔ سیکن تمہیں کیسے معلوم ہو گیا“ ۔ ۔ ۔ نواب صاحب نے انہیانی حرمت بھر انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے کو ڈھنے کا علم ہوتا تو آپ کے پاس کیوں آتا ۔ ۔ ۔ الجھہ مجھے یہ ضرور علم ہے کہ شاتاں قدیم افریقیہ کا بڑا مشہور قبیلہ گندرا ہے۔ اسے جادوگروں کا قبیلہ کہتے تھے“ ۔ ۔ ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ! ۔ ۔ ۔ تو اس کو ڈھنے کے بد لے مجھے ایک کروڑ روپیہ مل جائیگا“ ۔ ۔ ۔

نواب صاحب نے انتہائی مسترست بھرے لیجے میں کہا۔  
 " بالکل ۔ چیک ٹک میری جیب میں ہے ۔ آپ کو دھل کریں  
 اور میں پیکیں کات دیتا ہوں ۔ عمران نے کہا۔  
 " آؤ میرے ساتھ ۔ میں نے اس پر درک کیا ہوا ہے۔ ابھی حل  
 کر دیتا ہوں ۔ آؤ ۔" — نواب صاحب نے ایک جھٹکے سے احتفظ  
 ہوئے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لئے ایک راہداری سے گزر کر ایک  
 بڑے اہل میں پہنچ گئے جو ایک شاندار لا بئر ری ہی اور عمران یہ  
 دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پوری لا بئر ری کو ڈورک کی نادر و نایاب کتب  
 سے بھری ہوئی تھی جن میں زیادہ تعداد قلمی لشکنوں کی تھی۔ اس قدر  
 غیطیم الشان لا بئر ری تو ڈاکٹر راشم کی بھی نہ تھی۔ پہلاں پہنچ کر عمران کو  
 صحیح معنوں میں احساس ہوا کہ نواب رسم علی خان کو ڈورک میں کس قدر  
 مہارت رکھتے ہیں۔ اگر وہ آدم بیزار اور انتہائی حد تک کنجوس نہ ہوتے  
 تو شاید اس وقت پوری دنیا میں ان کی مہارت کا ڈنکانچ رہا ہوتا۔  
 لیکن اب یہ حال تھا کہ کوئی انہیں اس لحاظ سے جانتا تک نہ ملتا۔ یہ  
 بھی اگر عمران شادی کے موقع پر سر رحمان کے اصرار پر ان کے ساتھ  
 نہ آتا تو شاید وہ بھی لا علم رہتا۔

" کمال ہے نواب صاحب ！" — آپ کی لا بئر ری تو انتہائی شاندار  
 ہے ۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر راشم کی لا بئر ری اس موضوع پر  
 بڑی ہے۔ مگر آپ کی لا بئر ری دیکھ کر تو واقعی میں چران رہ گیا ہوں۔  
 عمران نے انتہائی خلوص بھرے لیجے میں کہا۔  
 " ڈاکٹر راشم ۔ تم اسے جانتے ہو ۔" ۔؟ نواب صاحب نے ایک

الماری سے ایک قلمی نسخہ نکالتے ہوتے حیرت بھرے لیجے میں کہا۔  
 " باں اچھی طرح ۔ اگر وہ وفات نہ پا چکے ہوتے تو میں یہ کاغذ  
 انہی کے پاس لے جاتا ۔" — عمران نے کہا اور نواب صاحب مسکرا دیتے۔  
 " گذشو ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اس پر درک رکھتے ہو۔  
 دیسے تمہاری اطلاع کرتے بنا دوں کہ ڈاکٹر راشم نے اپنی وصیت  
 میں اپنی ساری لا بئر ری یا میرے نام کر دی ہے اور ساتھ ہی ایک  
 اور چھوٹا ہال ہے جس میں ان کی لا بئر ری موجود ہے ۔ ڈاکٹر راشم  
 کو ڈورک میں میرا شاگرد رہا ہے ۔" — نواب صاحب نے کہا اور  
 عمران ایک بار پھر حیران رہ گیا۔

" اوه بہت خوب ! ۔ پھر تو آپ اس تادوں کے استاد ہوئے ۔"  
 عمران نے مسکرا تے ہوتے کہا۔

" شکریہ ۔ شکریہ ۔" — نواب صاحب نے خوش ہوتے ہوئے کہا  
 وہ کوڈ کے ماہر فنوز رکھتے لیکن محاوروں کے ماہر نہ رکھتے اس لئے وہ سمجھ  
 ری نہ سکے کہ عمران نے اس تادوں کے آساؤ کس پرستے میں کہا ہے۔  
 نواب صاحب نے قلمی نسخہ میز پر درکھا اور پھر کرسی پہنچ کر بیٹھ گئے  
 عمران بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" یہ میرا اپنا قلمی نسخہ ہے، شاہاں کوڈ کے بارے میں ۔" —  
 نواب صاحب نے کہا اور نسخہ کھول کر اس میں درج کی کو دیکھنے لگئے  
 محتوا کی دیر بعد انہوں نے واقعی اس کا غدر پر لکھی ہوئی تحریر جسے  
 پوری دنیا کے ماہر حل نہ کر سکے تھے ڈی کوڈ کر دیا۔ جسے عسے وہ اسے  
 حل کرتے جا رہے تھے، عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر قی آرہی تھی۔

یہ ایک عجیب ساخت تھا جو کسی کا وہ نام آدمی کی طرف سے لکھا گیا تھا اور جس کے نام یہ خط تھا اس کا نام کاٹ تھا۔ خط میں لکھا تھا۔ ایک لوگ اسے میل گیا ہے۔ بھجوایا جا رہا ہے۔ مزید تلاش جاری ہے اسید ہے ٹبام میں کام بن جائے گا اور اسے ڈبلیو دیو میں آجائے گا۔ فنر ٹو کو اطلاع دے دی جائے۔

”یہ کیسا پیغام ہے“ — نواب صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

”یہ کوڑ در کوڑ ہے“ — اور کوڑ در کوڑ کا ماہر میں ہوں“ — عمران نے مسکراتے ہوئے اصل اور حل شدہ کاغذ اٹھا کر انہیں بند کر کے چیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

”کوڑ در کوڑ وہ کیا ہوتا ہے“ — نواب صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

”جس طرح سُود در سُود ہوتا ہے“ — آپ نے اگر یہاں دیسی سکولوں میں تعلیم حاصل کی ہوگی تو لازماً سُود در سُود کے سوالات بھی حل کئے ہوں گے۔ جسے سُود مرکب کہا جاتا ہے — یہ اس لئے یہاں سکھائے جاتے ہیں کہ پاکیشی جسے مسلم ممالک کے بینک جب عوام سے سُود در سُود وصول کریں تو تم ازکم لوگوں کو یہ تو علم ہو کر ان کے خون پسینے کی کماتی کس قدر تیزی سے بینکوں کے کھاتوں میں ہڑپ کی جاتی ہے — اور بینکوں کی عمارتیں کس طرح اونچی اور وسیع ہوتی ہیں اور قرض لے کر بننے ہوئے مکان کس طرح نیلام ہو جاتے ہیں — دیسے میں آپ کاشکور ہوں کہ آپ نے اس کوڑ کو حل کر دیا ہے۔ اب اجازت دیجئے“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مگر وہ ایک کروڑ کا چیک“ — نواب صاحب نے چونکہ کروڑ پر چاہا۔

”سُود در سُود کے حساب سے جب وہ دو کروڑ ہو جائے گا، تب ملے گا۔“ — ”حمد الحافظ“ — عمران نے کہا اور بھملی کی سی تیزی سے بیردی دروازے کی طرف رُڑھ گیا۔

”ارے ارے“ — یہ دھوکہ ہے — ناصلانی ہے۔ وعدہ خلافی ہے — دو کروڑ پرے۔ — نواب صاحب نے بڑی طرح چھینتے ہوئے کہا۔

”چاہئے اور کھانا اور ہمارہ“ — پھر آکر وصول کروں گا۔ اس وقت بلدمی ہے — عمران نے دروازے پر رُک کر کہا اور پھر تیزی سے چلنا ہوا وہ بلدمی اپنی کار تک پہنچ گیا اور بھوڑی دیر بعد اس کی کار اپنے فلیٹ کی طرف رُڑھی جا رہی تھی۔ وہ اب کرنل فرمیدی سے اس بارے میں تفصیلی گفتگو کرنا چاہتا تھا۔

فلیٹ پہنچ کر اس نے ایک بار پھر وہ حل شدہ کوڑ والا کاغذ کھولا اور اسے پڑھنے لگا۔ اس کے ذہن میں کہتی باتیں کھٹک رہی تھیں۔ اور وہ انہی باتوں کو کرنل فرمیدی سے ڈسکس کرنا چاہتا تھا۔ لیکن پھر اسے خیال آگیا کہ پہلے وہ اپنے طور پر تو اس بارے میں غور و فکر کرے۔ لیکن کہ خط سے تو بھی ظاہر ہوتا تھا کہ لکھنے والے کا وہ نے کاٹ کو بظاہر ایک اطلاع دی ہے اور جس پھر کی تصویر بھی اس کا نام شاید لوگا سمجھا۔ لیکن ایک لفظ ٹبام اس کے ذہن میں کھٹک رہا تھا۔ کیونکہ بظاہر یہ ایک نام تھا لیکن اس کے لاشعور میں یہ نام پہلے نہ موجود تھا۔

لیکن وہ شعور میں نہ آ رہا تھا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا غور کر تارہ پا۔ پھر اچانک چونکہ پڑا۔

اوہ! — ٹہام تو ساگا لینڈ اور پاکیشی کی سرحد پر ایک پہاڑی کا نام ہے۔ اس پھر سے ٹہام میں کس قسم کا ہم شروع کیا جاسکتا ہے۔ — وہ چند لمحے سوچا رہا۔ پھر اس نے پیلسیون کا رسیور انٹھایا اور تیزی سے بندر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

لیں! — دوسری طرف سے ایک آواز سناتی دی۔ سرداور سے بات کرائیں — علی عمران بول رہا ہوں! — عمران نے سبزیدہ بچھے میں کہا۔

لیں سر! — ہولہ آن کریں! — دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد سرداور کی آواز سناتی دی۔ داور بول رہا ہوں عمران بیٹھے خیرت! — سرداور کے بچھے میں ہلکی سی آشوبیں بھتی۔

سرداور! — ساگا لینڈ کے ایک پہاڑی علاقے سے ایک پھر ملا ہے جس پر سرخ رنگ کی دھاریاں ہیں۔ — ایک میاہ کی لیبارڈری میں جب اس پھر پر تحقیقات کی گئیں تو وہاں یہ حیرت انگیز امکانات ہوا کہ اس پھر میں ایک الی عنصر پایا جاتا ہے جو غیر ارضی ہے اور پھر ایک فلوگراف بھی سامنے آگیا جو ایک خلافی سیارے کی طرف سے بھیجا گی تھا۔ اس خلافی سیارے کے حاس کیمرے نے خلا میں موجود ایک جسم کا فلوگر میخانہ تھا۔ اس فلوگر سے پتہ لگ گیا کہ یہ اسی پھر کا فلوگر ہے۔ چونکہ پھر ساگا لینڈ میں دستیاب ہوا اس لئے اس غیر ارضی عنصر کا نام ساگا

رکھ دیا گیا۔ — تحقیقات کے مطابق اس ساگا میں یہ خاصیت ہے کہ یہ مخصوص مادے کو بر قی ہبڑی میں تبدیل کر کے اپنے اندر جذب بھی کر سکتے ہیں۔ — عنصر بھی کر سکتے ہیں اور دوبارہ مخصوص مادے میں تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔ — اس پر تجربات کرنے کے جو کامیاب ہے لیکن ان ابتدائی تجربات میں یہ عنصر ختم ہو گا۔ چنانچہ اس عنصر کی مزید تلاش شروع کی گئی ہے۔ — خیال یہ ہے کہ خلا میں تیرنے والا یہ جسم یا اس جیسا دوسرے جسم جو یقیناً کسی سیارے کا نکڑا ہے ساگا لینڈ کے اس پہاڑی علاقے پر گرا ہو گا جس کا وہ نکڑا دستیاب ہو ہے۔ ساگا لینڈ کا کرنل فریدی اُسے تلاش کر رہا ہے تاکہ رُڑے نکڑے پر نکل تجربات کر کے اس عنصر کی ماہیت کو سائنسی طور پر سمجھا جاسکے اور پھر اس جیسا مصنوعی عنصر تیار کر کے اس سے پوری دنیا کے ذرائع مواصلات میں القاب لایا جاسکے۔ — عمران نے ایک ہی سانس میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

مجھے ایک روپڑ اس بارے میں ملی تھی لیکن چونکہ میرا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میں نے اس میں دلچسپی نہیں۔ — لیکن تم اب مجھ سے کیا چاہتے ہو? — سرداور نے جواب دیا۔ اس پھر کے ساتھ ایک خط بھی ملا تھا جو ایسے کوڈ میں تھا کہ پوری دنیا کے ماہرین اسے حل نہ کر سکے۔ — چنانچہ کرنل فریدی نے اس کی ایک نقل مجھے بھجوائی اور میں نے پاکیشی میں رہنے والے ایک گمنام ماہر کوڈ نواب رشم علی خان کو اسے دکھایا تو انہوں نے اسے حل کر لیا۔ یہ شام کوڈ میں ہے۔ قدم افریقیہ کے ایک جادوگر قبیلے کا کوڈ۔ اس

کا علم صرف نواب رسمی علی خال کو ہی تھا۔ بہر حال یہ حل تو ہو گیا ہے لیکن اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس سے میں ایک الحجج میں چھپنے کیا ہوں” عمران نے کہا۔

”کیا لکھا ہوا ہے اس میں“ سرداروں کے بیچے میں اس بار دلچسپی کا عنصر موجود تھا اور عمران نے خط کامضمون دوہرایا۔

”اس میں الحجج کی کیا بات ہے صاف ساختہ ہے“ سردار نے حیرت بھرے بیچے میں کہا۔

”سردار! اس میں میرے نقطہ نظر سے دو تین الفاظ اہم میں ایک تو ہے ٹبام اور دوسرا اے ڈبلیو۔ جہاں کب مجھے یاد ہے ٹبام سا گا لینڈ اور پاکیشیا کے درمیان ایک سرحدی پہاڑی کا نام ہے میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ٹبام میں کوئی خفیہ لیبارٹری تو کام ہنس کر رہی۔ یا وہاں کوئی خاص مقیدیات تیار کیا جا رہا ہو“ عمران نے پوچھا۔

”اوہ! اس لئے تم نے مجھے فون کیا ہے“ ہمیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو مجھے کم از کم لازماً علم ہوتا۔ ویسے ایک بات میرے ذہن میں آرتی ہے۔ گذشتہ دنوں ایک کافر لشکر کے درمیان ہاؤ ہاؤ میں یہ ذکر آیا تھا کہ ٹبام میں قیمتی پتھر زمرد کی ایک کان دریافت ہوئی ہے۔ چونکہ یہ پہاڑی آدمی سا گا لینڈ اور آدمی پاکیشیا میں ہے اس لئے اس کان پر بھی دولوں حکومتوں کا نظر ہو ہے۔ تفصیلات چاہو تو سیکرٹری وزارت معدنیات ڈائٹریکٹر عاشق حسین سے مل سکتی ہیں“ سردار نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ شکریہ“ عمران نے کہا اور رسپور کر کر دیا۔

”مرد کی کان، ٹبام میں“ عمران نے پڑھاتے ہوتے کہا اور پسرا ٹھکھڑا ہوا۔ اب اس کے ذہن میں ایک نیا خیال کلبلا رہا تھا اس کے لئے اس کا دانش منزل جانا ضروری تھا۔ چنانچہ وہ فلیٹ سے نکلا اور کام پر سوار ہو کر دانش منزل کی طرف چل پڑا۔

”کیا ہو عمران صاحب!“ نواب صاحب مل گئے۔ آپ لشیں رومن میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں! مسئلہ توحیل ہو گیا ہے۔ میں ذرا لا بُرری ہو آؤں۔“ پھر لفظیل سے بات ہو گی۔ عمران نے سر ہلاکتے ہوتے کہا اور تیز قدم اٹھا کا دانش منزل کی لا بُرری کی طرف بڑھ گیا۔ لا بُرری پہنچ کر اس نے کپیوٹر سسٹم کے تحت کتنی کتب الہاریوں سے نکالیں اور پھر ان کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

ایک کتاب کو سرسری طور پر دیکھتے ہوئے وہ بڑی طرح اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چکک ابھر آتی۔ یہ کتاب زمرد پر ایک تحقیقاتی کتاب ہے جسے قیمتی پتھروں کے ایک ماہر آرک شارٹ نے سحر پر کیا تھا۔ عمران پہلے تو اس کتاب کو سرسری انداز میں دیکھا تھا لیکن اب وہ اُسے بڑے غور سے پڑھنے لگا اور جب اس نے کتاب ختم کی تو اس کے منہ سے خود بخود ایک طویل سانس نکل گئی۔

”اوہ! تو یہ چکر ہے۔ یہ تو واقعی کوڈر کوڈ والا مسئلہ سامنے آگیا ہے۔“ عمران نے کہا اور اٹھ کر واپس آپ لشیں رومن کی طرف بڑھ گیا۔

"ظاہر اے — معاملہ بے حد پسحیدہ ہو گیا ہے" — عمران نے میر کی دوسری طرف اپنی مخصوص کر سکی پر۔ تیھتے ہوتے کہا۔  
"کیا معاملہ عمران صاحب" — ؟ ظاہر نے چونکہ کروچا۔  
"یہ پھر جسے غیر ارضی کہا جاتا ہے۔ دراصل ارضی ہے اور اس کا نام لوگا سا ہے" — یہ انتہائی نایاب پھر ہے۔ ویسے آج تک لوگا سا نام کے پھر ولیشنا کارمن کی زمرد کی کان سے انتہائی معمولی مقدار میں دریافت ہوتے ہیں — اس پھر کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اگر اس کا ایک مکڑا زمرد کی کان میں رکھ دیا جاتے تو اگر اس کان میں لوگا سا موجود ہو تو اس کی لامنوں کی چیک انتہائی تیز ہو جاتی ہے۔  
اس طرح اے تلاش کیا جاسکتا ہے — گواہ تک اسے بطور نایاب پھر، ہی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اس کی یہ ابتداء والی نئی خاصیت پہلی بار سامنے آئی ہے اور اس خط میں ٹبام کا ذکر ہے۔ اور وہاں ابھی حال ہی میں زمرد کی ایک کان دریافت ہوئی ہے۔  
اس کا مطلب ہے کہ اس پھر کو ٹبام بھجوایا جا رہا تھا تاکہ اس کی مدد سے زمرد کی کان سے مزید لوگا سا دریافت کیا جاسکے" — عمران نے کہا۔

"تو اس میں پسحیدگی کیسے پیدا ہو گئی" — ؟ بلیک زیر و نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔  
"پسحیدگی اس طرح پیدا ہوئی ہے بلیک زیر واب" — کہ لوگا سا اگر خاصی مقدار میں دستیاب ہو جاتے تو اس سے ایسا ہمچیار بنایا جاسکتا ہے جو دشمن کے تمام اسلیے کو بر قی لہروں میں تبدیل کر کے نہ صرف اپنے

اندر جذب کرنے کا — بلکہ بعد میں اسے دوبارہ اصل شکل دے دیگا۔  
اس طرح جس کے پاس یہ ہمچیار ہو گا وہ پوری دنیا کے اہم ترین اسلحے کو دوسرے ملک لئے بے کار کر کے اپنے لئے طاک کر سکتا ہے۔ اور شامل کوڈ سامنے آنے سے میں ہبھی سمجھا ہوں کہ کوئی ہیں الاقوامی تنقیم اس سے میں باقاعدہ کام کر رہی ہے۔ اس لئے اس پھر کی ترسیل کے لئے یہ طریقہ اپنایا گیا کہ ایک عام آدمی کے ذریعے اسے اپنی منزل پر بیجا چلتے تاکہ کسی کو اس بارے میں شک نہ ہو" — عمران نے کہا۔  
"یہ اسکے والی بات تو میرے خیال میں آپ کا ذائقی آئینہ یا ہو سکتا ہے" — ابھی تک یہ آئینہ یا ایکریمیا کے سامنے انوں کے ذہن میں نہ آیا ہو گا۔ درست وہ اس کی تلاش کا کام کرنی فرمدی کے ذمہ لگانے کی بوجاتے خود اس پر درک کرتے — بلکہ وہ اس کی اس مخصوص خاصیت کو کرنی فرمدی تو کیا — کسی پر بھی اوپن نہ کرتے" — بلیک زیر و نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے" — ان سامنے انوں کے ذہنوں میں یہ آئینہ یا نہیں آیا — سیکن جس نے شامل کوڈ میں یہ خط لکھا ہے اس کے ذہن میں یہ آئینہ یا لازماً موجود ہے اور اسی سلسلے میں یہ پھر بیسجا جا رہا تھا — باں! اگر یہ خط ڈی کوڈ ہو جاتا تو پھر لازماً اس بات کا علم ایکریمیا کو بھی ہو جاتا — کیونکہ اس خط میں ایک لفظ ایسا موجود ہے جس سے اس آئینہ یا کا پتہ چلتا ہے اور وہ لفظ ہے ڈبلیو جہاں تک میں سمجھا ہوں اے۔ ڈبلیو سے مطلب ہے ابزار بندگ ویپن۔ یعنی جذب کرنے کی خاصیت رکھنے والا ہمچیار — ان سارے

حالات سے اے ڈبلیو کا یہی مطلب نکل سکتا ہے" — عمران  
نے کہا۔

"اوہ! — واقعی عمران صاحب! — آپ کا تجزیہ سو فیصد درست  
ہے" — بلیک زیر و نے سر ھلاتے ہوئے کہا۔

لیکن اب پچھیدگی یہ ہے کہ اگر اس بھتیار کے بارے میں کرنل  
فرمیدی کو بتایا گیا تو پھر سا گالینڈ سے یہ خبر لیک ہو کر ایکریما اور رو سیاہ  
جسی پسپر پا پوز تک پہنچ جائیگی اوہ ان دونوں میں اس بھتیار کو تیار  
کرنے کے لئے دوڑ شروع ہو جائے گی — کیونکہ یہ واقعی ایک  
القلابی بھتیار ثابت ہو گا — اگر نہ بتایا جاتے تو یہ نہ صرف بد دینی  
ہوگی بلکہ اس تنظیم کے لئے فائدہ مند ثابت ہو گا۔ وہ لازماً اس پر  
کام کر رہی ہوگی — اور یہ لوگا ساتوان کے ہاتھ سے نکل گیا تو وہ  
اس جیسا اور تلاش کریں گے — یا پھر کوئی اور طریقہ استعمال کریں  
گے" — عمران نے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ خود ٹبام کی اس کان میں سے لوگا سا کے بارے  
میں ماہرین سے تحقیقاً کر لیں۔ اگر وہاں سے واقعی لوگا سا مل جاتے تو  
اُسے اپنے ہلک کے لئے محفوظ کر لیں — اور نہ ملے تو پھر ویسے ہی  
معاملہ ختم ہو جاتے گا۔ تب آپ یہ خط کرنل فرمیدی کو بھجوادیں —  
ضروری تو نہیں کہ وہ اے ڈبلیو کے اصل معنی سمجھ سکے" —  
بلیک زیر و نے کہا۔

"ٹبام کی کان چونکہ اس پہاڑی پر ہے جو سا گالینڈ اور پاکیشیا کی  
مشترکہ سرحدی ملکیت ہے اس نے اس کان پر میں الاقوامی معاملے

کے تحت سا گا لینڈ اور پاکیشیا دونوں کا کنٹرول ہے اور یہاں سے نکلنے  
والے ہر پھر کے لفڑی حصے کا ایک ملک اور دوسرے حصے کا دوسرا  
ملک مالک ہے — اس لئے جسے ہی وہاں ہم نے کام شروع کی  
کاؤنٹ کو اس کی اطلاع مل جائے گی، اس لئے خفیہ طور پر وہاں  
کام نہیں ہو سکتا ایک بات — دوسری بات یہ ہے کہ کرنل فرمیدی  
نے جس اعتماد کے ساتھ یہ خط بھجوایا ہے، اسے چھپا لینا بد دیانتی ہے  
اور کرنل فرمیدی اے ڈبلیو سے فوراً اصل نتیجے تک پہنچ جائے گا۔"  
عمران نے کہا۔

"ایک کام ہو سکتا ہے کہ آپ اس خط میں صرف اے ڈبلیو کے  
الفاظ بدل دیں۔ اس کی جگہ کوئی دوسرالفظ لگا دیں۔ کیونکہ پسپر پا پوز کو  
اطلاع ملی تو ہمارے ہلک پر یلغار ہو جاتے گی، اس لئے پاکیشیا کے  
من vad میں اتنی سی بد دیانتی تو جائز ہو سکتی ہے" — بلیک زیر و  
نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں — پاکیشیا کے من Vadات کا بد دیانتی سے تحفظ میرے اصول  
کے خلاف ہے — بہر حال مٹھیک ہے۔ جو ہو گا دیکھا جاتے گا،  
عمران نے فیصلہ کرنے لیجئے میں کہا اور پھر ٹیلیقون کا رسیدور امہا کر اس نے  
تیزی سے نہر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔ بلیک زیر و نے ظاہر ہے عمران  
کو مجبور تو نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ ہونٹ بھیجنگ کر خاموش ہو گیا۔

"جی صاحب" — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک موڈ بانہ سی آواز سنائی  
دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ آواز کرنل فرمیدی کے ذاتی ملازم کی ہے۔ کیونکہ  
اس نے کوئی فون نیا نہ تھا۔

جی ہاں! — جل گیا ہے۔ میری صرفت کی کوئی انتہا نہ رہی اسے  
کھوں کر! — کیونکہ میرے نام بھی محبت نامہ تو آیا۔ چاہے کرنل فرمادی،  
اوہ سوری! — فرمدی کی طرف سے کیوں نہ ہو! — امید پر دنیا قاتم  
ہے۔ کبھی کسی کریمی کی طرف سے بھی آہی جلتے گا! — عمران  
نے مسکراتے ہوتے کہا۔

تم مسلسل فضول بائیں کئے جا رہے ہو! — میدھی طرح کہو کہ تم  
سے بھی یہ کوڈ نہیں پڑھا گیا! — مجھے معلوم تو مھا لیکن پھر بھی میں نے  
خط بھجوادیا تھا کہ شاید تمہارا شاطر انداز نہ کام کر جائے! — بہ حال  
شکریہ! — کرنل فرمدی نے تیر بچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی  
را بلطہ ختم ہو گیا۔

لا حول ولا قوۃ! — یہ تو ابھی تک پارٹیوں ہے! — محبت کا  
ذکر آتے ہی دوڑ گیا! — عمران نے منہ ہماتے ہوتے کہا اور کہ ڈیل  
دبا کر ایک بار پھر تبرڈاں کرنے شروع کر دیتے۔

جی صاحب! — اسی ملازم کی آواز دوبارہ سنائی دی!

کرنل صاحب با تھر روم میں ہوں گے! — جب باہر آئیں تو  
انہیں کہہ دینا کہ علی عمران کو فون کر لیں! — عمران نے سنجیدہ بچے  
میں کہا۔

باتھر روم میں! — جی نہیں! — وہ تو اپنے خاص کمرے میں گئے  
ہیں! — اطلاع دیتا ہوں انہیں! — ملازم نے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی رسیور علیحدہ میز پر رکھے جلنے کی آواز سنائی دی۔  
اب کیا ہے! — کرنل فرمدی کی آواز چند لمحوں بعد پھر سنائی دی۔

”فرمی صاحب سے بات کراؤ! — میں پاکیشیا سے علی عمان  
بول رہا ہوں!“ — عمران نے سنجیدہ بچے میں کہا۔  
”فرمی صاحب تو! — ایک منٹ! — وہ آگئے میں!“ —  
ملازم نے بات کرتے کرتے چونکہ کر کہا۔  
”ہیلو! — فرمی بول رہا ہوں!“ — چند لمحوں بعد کرنل فرمدی  
کی آواز سنائی دی۔

”اب آپ اپنا نام مادرن کر لیں! — فرمی پرانا ہو چکا ہے!  
اب تو فرمادی ہونا چاہیتے۔ کیونکہ یہ زمانہ ہی فرماد کرنے کا ہے۔ ہر  
آدمی اپنے حقوق کا فرمادی بن گیا ہے!“ — عمران نے مسکراتے  
ہوتے کہا اور دوسری طرف کرنل فرمدی بھی ہنس پڑا۔

”یہ نام میں نے تمہارے لئے چھوڑا ہوا ہے کیونکہ جس طرح تمہاری  
پالوں کا کوئی سرہیر نہیں ہوتا۔“ — اس طرح فرماد کی بھی کوئی لے نہیں  
ہوتی! — کرنل فرمدی نے ایک مشہور شعر کو خوبصورت انداز میں  
استعمال کرتے ہوتے مسکرا کر جواب دیا۔ اور عمران بھی ان کے اس خوبصورت  
حوالہ پر بے اختیار ہنس پڑا۔

”لے کی تھی کرنل کا لفظ پورا کر دیتا ہے کیونکہ کرنل دبی ہو سکتا ہے  
جو کسی ضابطے، کسی لے کا پابند ہو!“ — عمران بھلاکب ہمچھے رہنے  
والا تھا اس نے بھی ترکی بہتر کی جواب دے دیا۔

”اچھا اب اس بات کو چھوڑو! — یہ تباہ کہ فون کس لئے کیا ہے کیونکہ  
میں جلدی میں ہوں! — میرا خط تو تمہیں مل گیا ہو گا!“ — کرنل فرمدی  
نے انتہائی سنجیدہ بچے میں کہا۔

کو سمجھتا ہے۔  
”تو آپ جواش کمونی کھایا کریں“ — عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”جواش کمونی — کیا مطلب؟“ — کرنل فرمدی نے چونک کر کہا۔  
”معدے کے لئے بہترین دولت ہے — اور معدہ درست ہو تو قبضہ بھیں ہوتی — اور قبضہ نہ ہو تو آدمی جلدی فارغ ہو جاتا ہے“ —  
عمران کی زبان بھلا کہاں رکھنے والی تھی۔  
”تم واقعی شیطان ہو — باز نہیں آؤ گے — اوم کے — پھر میں والپس جاؤ ہوں۔ بعد میں باتیں ہوں گی“ — کرنل فرمدی نے بنتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے — ایک تو آپ عورتوں کی طرح جلدی روٹھ جاتے ہیں — بہر حال میں نے درست کہا ہے۔ وہ کوڑھل ہو گیا ہے۔ یہ شام کوڑھلا ہا ہے — قدیم افریقیہ کے ایک جادوگر قبیلے شام کا کوڑھے“ — عمران نے کہا۔

”اوہ! — اسی لئے اس کو کوئی نہ سمجھ پارتا ہے — ویری گٹھ عمران! — تم نے ایک بار پھر اپنی ذہانت ثابت کر دی ہے“ —  
کرنل فرمدی نے انتہائی پُر خلوص لمحے میں کہا۔

”اگر میں اتنا ذہین ہو تو کسی دیران پھاڑی علاقے میں کسی نہ منہ درخت پر کیمپ لگاتے پہنچا ہوئا“ — عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور کرنل فرمدی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ عمران کی بات کو سخنی سمجھ گیا تھا کہ عمران نے اس کے پھاڑی علاقے میں ساگما کی تلاش کے کیمپ

”خاب کرنل صاحب! — میں بے حد غریب آدمی ہوں ٹیلیفون کا اتنا بیل ادا نہیں کر سکتا“ — عمران نے روپا نے سے بچے میں کہا۔

”بل مجھے بھجوادیں۔ میں ادا کر دوں گا“ — کرنل فرمدی نے خشک لمحے میں کہا۔

”ارے ارے — بند نہ کیجیے — آپ کی اس آفر نے تو میرا سیروں خون بڑھا دیا ہے — بہر حال اطلاقاً عرض ہے کہ وہ کوڑھل ہو چکا ہے“ — اب آپ کی مرضی، بیٹک بند کر دیں“ —  
عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”کیا — کیا کہہ رہے ہو — کوڑھل ہو گیا ہے — اوہ ویری گٹھ کوںسا کوڑھا“ — کرنل فرمدی نے چونک کر کہا۔ اس کے لمحے میں مسترت کا عنصر نمایاں تھا۔

”اسے عاشقانہ کوڑھ کہتے ہیں“ — عمران نے فوراً ہسی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم پھر پڑھی سے اتر رہے ہو — سیدھی طرح بتاؤ عمران — واقعی میں انتہائی جلدی میں ہوں۔ میں ساگما کی تلاش کے سلسلے میں پھاڑی پر کیمپ لگاتے ہوئے ہوں — یہ بھی میں ایک صفر وی کام کے لئے کوٹھی آیا تھا — میں نے فوری والپس جامائے اس لئے اگر تو کوئی سنجیدہ بات ہے تو کر ڈالو — ورنہ جب میں فارغ ہو کر والپس آجائیں گا تو خود مہمیں فون کر لوں گا۔ اس وقت جتنی چاہیے باتیں کہوتے رہنا“ — کرنل فرمدی نے ایسے لمحے میں کہا جیسے استاد پھر

یاد آرہا ہے کہ لوگاسا واقعی ایک قسمی اور نایاب پھر کا نام ہے۔ اوہ اب یاد آگیا۔ بالکل لوگاسا ایک نایاب پھر کا نام ہے۔ یہ دلیرن کارمن کی زمرد کی کان سے انتہائی محمد و مقدار میں دستیاب ہوا ہے اور ٹیام میں بھی زمرد کی کان دریافت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پھر کو اس کان میں بھجوایا جا رہا تھا۔ مگر اے ڈبلیو اور نبرٹو کا کیا مطلب۔ ہوئے، تھیک ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ نبرٹو اس تنظیم کا چیف ہو گا جو اس پھر پر کام کر رہی ہے۔ اور اے ڈبلیو۔ مجھے سوچتا ہڑے گا۔ ” کرنل فرمی نے عذر کرنے والے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز خود کلامی کا سا تھا اور عمران خاموش بیٹھا مسکرا رہا تھا جب کہ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرد کے چہرے پر ناخشگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ وہ لا اور ڈر پر ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔

” عمران! — کیا تم لائن پر ہو؟ ” — چند محسوس کی خاموشی کے بعد کرنل فرمی کی آواز سناتی دی۔

” جناب! — لائن پر تو ہوں۔ — مگر میں نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ غریب آدمی ہوں۔ — آپ کے سوچنے کا بل ادا کرنا میری استطاعت سے باہر ہے۔ ” — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” عمران! اے ڈبلیو! — کہیں ابزار بیگ و پن تو مطلب نہیں۔ — بالکل بھی مطلب ہو گا۔ اب بات واضح ہو گئی۔ — کوئی تنظیم اس لوگاسا کو استعمال میں لا کر ٹیام کی زمرد والی کان سے

لگانے کو آکی دانشوری کی شان سے بڑے خوبصورت انداز میں ایڈجسٹ کیا تھا۔

” دیرانی کی تلاش کے لئے پھاڑی علاقے کی صورت نہیں ہوتی۔ برخوردار! — آدمی کو دانشور ہونا چاہیے۔ فلیٹ ہی دیرانہ بن سکتا ہے۔ ” کرنل فرمی نے ترکی پر ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

” واہ! — واقعی اسے بھی دانشوری کہتے ہیں۔ — فرمی دانشوری! ” عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ” تم وہ کوڈ جارہے تھے۔ ” — کرنل فرمی نے مسکراتے ہوئے موصوع بدلتے کے لئے کہا۔

” یہ کوڈ پاکیٹ کے ایک نواب رستم علی خان صاحب نے حل کیا ہے۔ وہ آدم بزرار اور ہیجہ بخوس آدمی ہے اس لئے گم نام ہے۔ — دیسے کوڈ ورک میں شاید پوری دنیا میں ان کی تحریک آدمی نہ ہو۔ بہر حال شاہی کوڈ میں اس خط کا جو حل سامنے آیا ہے وہ میں بتا دیتا ہوں۔ یہ خط کسی کاؤنٹر کی طرف سے کاؤنٹر کے نام لکھا گیا ہے اور اس میں درج ہے۔ — لوگاسا میں کام بن جائے گا اور اے ڈبلیو وجود میں ہے۔ امید ہے ٹیام میں کام بن جائے گا اور اے ڈبلیو وجود میں آجائے گا۔ — نبرٹو کو اطلاع دے دی جاتے۔ — لیس یہ ہیں اس خط کے الفاظ! ” — عمران نے بغیر کسی لفظ کو بدلتے یا چھوڑے سب کچھ صاف صاف بتا دیا۔

” لوگاسا! — اوہ! تو اس پھر کا نام لوگاسا درج کیا گیا ہے۔ مجھے

مزید بوجگا ساحصل کرنا چاہتی ہے تاکہ اس سے بھی تیار نہیں کیا جاسکے اور اس لوگا سایا ساگا کی جو خاصیت سامنے آئی ہے۔ اس سے بنایا جانے والا بھی تیار تو انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ وہ مخصوص مادے کو بر قی لہروں میں تبدیل کر کے جذب کر سکتا ہے اور اگر اس کی رینج کو کسی طرح بڑھایا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ کسی بھی ملک کے اہم بھی تیار حاصل بلکہ صحیح معنوں میں بھی تیار ہے جاسکتے ہیں۔

کرنل فریدی نے کہا۔

”آپ کا میرے خیال میں اس دیران پہاڑی علاقے سے والپی کا کوئی پروگرام ہنسیں ہے۔ جو اس قدر ذہانت کا منظاہرہ کر رہے ہیں آپ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی کے غصیار ہنس پڑا۔

”اوہ کے۔ بحمد اللہ علی عمران!“ تم نے اس کو ڈکو حل کر کے واقعی ایک کارنامہ انجام دیا ہے۔ پھر باقی میں ہوں گی۔“ خدا حافظ۔“ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے جھی مسکراتے ہوئے رسپور کر دیا۔

”وہی بات ہوئی، جو میں کہہ رہا تھا۔ اب کرنل فریدی اس بھی تیار کے پسچے لگ جاتے گا تاکہ ساگا لینڈ اسے تیار کر سکے اور پاکٹا کا دفاع زیر دہو جاتے۔“ بیک زیر دنے منہ بنا تے ہوئے کہا۔

”یہ بات ہنسیں بیک زیر د۔“ ایسا بھی تیار کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس فارمولے پر بھی تیار کرنے کیلئے لیبارٹریاں ساگا لینڈ یا پاکٹا میں بن سکتی ہیں۔“ جہاں تک میرا آئندہ یہ ہے۔

اس فارمولے پر بھی تیار کرنے کے لئے لیبارٹری شوگران جیسی پیپر ماور کے پاس بھی نہ ہوگی۔ ایسی لیبارٹریاں ایکریمیا یا رد سیاہ میں تو ہو سکتی ہیں۔ ہمارے پاس نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس بات کو تو ذہن سے نکال دو کہ کرنل فریدی لاگا ساحصل کر کے۔ اے۔ ڈبلیو تیار کر لے گا۔ اور جہاں تک مجھے یقین ہے وہ بھی اسی پہلو پر سوچے گا۔ اصل سکھ یہ ہے کہ وہ کوئی تنظیم ہو سکتی ہے جس کے پاس لوگا سے یہ بھی تیار لیعنی اے ویپن تیار کرنے کی لیبارٹری بھی موجود ہے اور جو پہلے سے اس فارمولے پر کام بھی کر رہی ہے۔ اگر اے۔ ڈبلیو کے الفاظ اس خط میں درج نہ ہوتے تو شاید اس ٹائپ کے بھی تیار بنانے کا آئندہ یا بھی میرے ذہن میں نہ آتا۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ بھجے میں کہا۔

”اوہ۔ واقعی مااب بات سمجھ میں آگئی ہے۔“ اس قسم کے بھی تیار کرنے کے لئے جس ٹائپ کی لیبارٹریاں چاہیں ان کا متحل نہ پاکٹا ہو سکتا ہے اور نہ ساگا لینڈ۔ تو اب کرنل فریدی کیا کرے گا۔ کیا وہ خاموش ہو کر بیجھ جائے گا۔“ بیک زیر د نے اس بامطلکن بھجے میں کہا۔

”ابھی صورت حال واضح نہیں ہے۔“ بہر حال سب سے پہلے تو ہم نے ٹبام میں اس کاٹ نامی آدمی کو تلاش کرنا ہے جس کے پاس یہ لوگا سا اور خط بھیجا جا رہا ہے۔ اور یہ بھی دیکھ لے ہے کہ لوگا سا اور خط نہ ملنے پر اس کاٹ یا اس تنظیم کا کیا رد عمل ہوا۔“ عمران نے سنجیدہ بھجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلیفون کے ساتھ

میز پر کھی آفیش فون ڈائرکٹری اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنا شروع کر دیا۔ چند ملحوظ بعد اس نے ڈائرکٹری بند کی اور فون کارسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

"جی۔ کون صاحب" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ بھجو بارہ تھا کہ کوئی ملازم بول رہا ہے۔

"ڈائرکٹر جنرل منٹری جنس بول رہا ہوں" — ڈاکٹر صاحب سے بات کرائیں" — عمران نے بھجے کو تحملانہ بناتے ہوتے کہا۔

"خاب! ڈے صاحب تو دفتر میں ہیں" — کوئی خاص کام

آجھل دہاں ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ رات کو دیر سے گھر آتے ہیں" — ملازم نے گھرتے ہوتے بھجے میں کہا۔ تو عمران نے باختہڑھا کر کریڈل دیا اور ایک بارہ پھر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

"لیں۔ پی۔ اے تو سیکرٹری معدنیات" — دوسری طرف سے ایک پاٹ سی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ایکٹو" — ڈاکٹر عاشق سے بات کراؤ" — عمران نے اس بار ایکٹو کے مخصوص بھجے میں کہا اس نے جان بوجھ کر ملازم سے ایکٹو والا تعارف نہ کرایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ گھر میو ملازم ایسے عہدوں سے واقف نہیں ہوتے۔

اوہ۔ لیں سر۔ لیں سر۔ ہولہ آن کریں — صاحب میٹنگ میں ہیں۔ میں انہیں بلاتا ہوں سر" — دوسری طرف سے پی۔ اے نے بڑی طرح گھرتے ہوتے بھجے میں کہا۔ عمران خاموش ہو گیا۔ محتقری دیر بعد لائن دوبارہ آن ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ایک یحربی آواز

سافی دی۔

"ڈاکٹر عاشق جسین بول رہا ہوں جناب — حکم فرمائیں سر" — ڈاکٹر عاشق جسین کے بھجے میں یحربت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ڈاکٹر عاشق جسین! — ٹبام میں زمرد کی نئی کان دریافت ہوئی ہے اس کی پوری تفصیل بتائیں کہ یہ کان کیسے دریافت ہوئی" — کس نے دریافت کی — اس پر کتنا کام ہو چکا ہے — اور کس کا نظر ہوں ہے" عمران نے خشک بھجے میں کہا۔

"ٹبام سر — محل ٹیکنیکل تفصیلات تو راجہ اکرم صاحب کو ہیں۔ وہ اس علاقے کے ٹیکنیکل چیف ہیں اور الفاق سے میٹنگ میں موجود ہیں اگر آپ حکم کریں تو میں انہیں بلوایتا ہوں — درہ میں ریکارڈ رومن سے ناٹ منکو اکر اس میں درج تفصیلات بتاسکتا ہوں" — ڈاکٹر عاشق جسین نے کہا۔

راجہ اکرم کو بلا ہیں اور اسے پہلے میرے متعلق بر لفٹ کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی غلط بیانی کر دیں اور آپ کا پورا محکمہ عتاب کا شکار ہو جائے" — عمران نے اسی طرح سرد بھجے میں کہا۔

"لیں سر۔ لیں سر۔ ہولہ آن کریں سر" — ڈاکٹر عاشق جسین نے گھرتے ہوتے بھجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی لائن آٹ ہو گئی۔ میرا خیال ہے کہ ریکارڈ رومن سے ناٹ ہی منکو الی جاتے۔ اس میں ساری تفصیلات ہوں گی" — بیک نیروں نے کہا۔

اس میں جو رسمی تفصیلات ہوں گی وہ مجھے جھی معلوم ہیں۔ راجہ اکرم

مکون کے لئے انتہائی قیمتی ثابت ہو رہی ہے" — راجہ اکرم  
اس طرح بولنے لگا جیسے ٹپ آن کر دیا جاتے۔

"آپ لوگا سانہ ای چھتر سے واقف ہیں" — عمران نے سرد  
لنجھے میں پوچھا۔

"لوگا سا" — اودہ جی ہاں سر — لوگا سا انتہائی قیمتی اور نایاب  
پھر ہے۔ اب تک انتہائی قلیل مقدار میں صرف ولیمین کا مرد من کی  
ایک کان سے برآمد ہوا تھا، لیکن انتہائی قلیل ترین مقدار میں" —  
راجہ اکرم نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے آپ نے دیکھا ہے" — عمران نے پوچھا۔  
"فوٹو دیکھے ہیں سر — بڑا راست ہیں دیکھا سر" — راجہ

اکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ — اب ذرا سوچ کر بتائیں کہ کیا اس کان میں سے لوگا سا  
کی برآمدگی کے امکانات موجود ہیں" — عمران نے پوچھا۔

"لوگا سا کی برآمدگی — جناب! اس بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا  
یہ تو کان کھٹنے پر ہی معلوم ہو گا — دیسے ان علاقوں میں پہلے بھی  
زمرد کی چھوٹی کائیں موجود ہیں۔ وہاں سے تو کبھی لوگا سا برآمد نہیں  
ہوا" — راجہ اکرم نے جواب دیا۔

"کیا اس کان کا الیکٹرانک ریپارنس ٹھون سروے ہیں کرایا گیا؟"  
عمران کا لمحہ لیکھت سرد ہو گیا۔

"جی ہاں — جی ہاں سر — کرایا گیا ہے جناب! — ایکریڈیباکی  
ایک فرم نے کیا ہے جناب" — راجہ اکرم نے گھبرتے ہوئے لمحہ میں کہا۔

سے البتہ مفید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں — یہ اچھا ہوا کہ الادمی  
وہاں موجود ہے" — عمران نے مادھھ پیس پر مادھھ رکھتے ہوئے

"ہیلو سر" — چند مٹوں بعد ڈاکٹر عاشق حسین کی آواز سنائی دی  
"لیں" — عمران نے سرد اور مخصوص لمحہ میں کہا۔

"راجہ اکرم صاحب یہاں موجود ہیں سر — بات لمحہ" —  
ڈاکٹر عاشق حسین نے موادبائی لمحہ میں کہا۔

"جناب! — میں اکرم بول رہا ہوں سر" — راجہ اکرم کی انتہائی  
موادبائی اور سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ شاید ڈاکٹر عاشق حسین نے اُسے  
امکیٹوں کے اختیارات کے بارے میں کچھ فوایادہ ہی ڈرا دیا تھا ورنہ عجہد  
کے لحاظ سے وہ خاصا بڑا افسر تھا۔

"اکرم صاحب! — ٹیام میں زمرد کی کان دریافت ہوئی ہے اس  
کے بارے میں تفصیلات بتائیں" — عمران نے سرد لمحہ میں کہا۔

"سر — یہ کان ایک سال ہوا ہے دریافت ہوئی ہے — اس  
کی دریافت کا سہرا ساتھا لینڈ اور پاکیٹی کے ارضیاتی مالہین کی مشترکہ کا دش  
کانیت ہے — ٹیام کی پہاڑی جس میں یہ کان دریافت ہوئی ہے  
دونوں مٹکوں کی مشترکہ ملکیت ہے اس لئے یہ کان جبی مشترکہ ملکیت  
میں ہے — کان پر تحقیقاتی کام مکمل ہو چکا ہے اور آئندہ ماہ اس

سے زمرد نکالا جانا شروع کیا جائے گا۔ خاصے دیسے رقبے پر پھیلی  
ہوئی کان ہے جناب! — اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ شاید پوری دنیا

یہ اب تک دریافت ہونے والی زمرد کی کانوں میں یہ کان سب سے  
بڑی ہے — زمرد بھی انتہائی اعلیٰ کوالي کا ہے اس لئے یہ کان دونوں

"اس کی کیا روپرٹ ہے لوگوں کے بارے میں" — عمران  
نے پوچھا۔

میں نے روپرٹ پڑھی ہے جناب! — اس میں لوگوں کی برآمدگی  
یا اس کی کان میں موجودگی کے امکانات کا بھی ذکر نہیں ہے۔  
راجہ اکرم نے جواب دیا۔

"کوئی فرم نے یہ سروے کیا ہے؟" — عمران نے پوچھا۔

جناب! — سیرز کاتٹ انڈرنسائل فرم کا نام ہے۔  
ولنگٹن میں اس فرم کا دفتر ہے۔ بین الاقوامی فرم ہے جناب۔  
راجہ اکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رسیور ڈاکٹر عاشق حسین کو دے دیں" — عمران نے سرہلاتے  
ہوئے کہا۔

"لیں سر" — ڈاکٹر عاشق حسین کی آواز سنائی دی۔

ڈاکٹر عاشق! — آپ اس کان کی محل روپرٹ جس میں خاص طور پر  
سیرز کاتٹ انڈرنسائل کی ایکٹر انک سروے روپرٹ بھی شامل ہو، وزارت  
خارجہ کے سکریٹری سر سلطان کو فرمی طور پر بھجوادیں۔ وہ مجھے بُل جائے  
گی" — عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیں سر — کل ہفت بجے گی جناب!" — ڈاکٹر عاشق حسین  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر عاشق حسین! — سکریٹری سروں کے کیلنڈر میں صرف  
لفظ آج ہوتا ہے — کل نہیں ہوتا — سمجھے آپ" — عمران  
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"حم — حم — مگر سر — ان کا دفتر تواب بند ہو چکا ہو گا۔  
یہ بھی ایک ضروری میٹنگ نبی وجہ سے دفتر میں موجود تھا سر —  
اس ملتے تک کی بات کی ہے میں نے سر" — ڈاکٹر عاشق حسین نے  
بڑی طرح گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ان کی کوئی پر بھجوادیں — ابھی اور اسی وقت" — عمران  
نے تیر لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ کاتٹ ایکٹر میٹنگ کی فرم ہے" — بلیکن زیر دنے سرہلاتے  
ہوئے کہا۔

"ہاں! اب بات واضح ہو گئی ہے — کاتٹ والوں نے سروے  
پس پرد دیا تھی کی ہے — یقیناً اس کان سے لوگوں کا فی مقدار میں  
دستیاب ہونے کے امکانات سامنے آتے ہوں گے۔ بلکن وہ اس کا  
ذکر گول کر گئے — اور یہ چھر اور خط سا گالیستہ سے ایکٹر میٹنگ کو  
چادر ہاتھا — بلکن اب ایک اور بات سوچنے کی ہے کہ شام کو ڈ  
کا ایک سروے فرم کے یونیگٹ ڈائریکٹر یا مالک کو کیسے علم ہو سکتا  
ہے — یقیناً وہ کسی اور تنظیم کا آله کار ہو گا — یا پھر کسی  
تنظیم کا اعلیٰ عہدیدار ہو گا — بہر حال اس کاتٹ صاحب سے  
بات آگے پڑھ سکتی ہے — تم ایسا کرو کہ ایکٹر میٹنگ میں موجود فارن  
اینجینیئریں کو کان کر کے انہیں کہہ دو کہ وہ کاتٹ کے متعلق پوری  
تفصیلات جمع کر کے مہیں روپرٹ دیں — اور خاص طور پر یہ  
انجمنی اسی ایمگل پر ہونی چاہیے کہ اس کاتٹ کا تعلق کس تنظیم  
سے ہے — اور سر سلطان کو فون کر کے اس فائل کے متعلق بھی

بیادیا۔ اور پھر یہ فائل وصول بھی کر لینا۔ میں اب واپس اپنے فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ ہوسکتا ہے کرنل فرمیڈی کا فون آتے۔ وہ دہیں فلیٹ پر ہی فون کرتا ہے۔ عمران نے کہا اور بلیک زریو کے اثبات میں سر بلانے پر وہ کرسی سے اٹھا اور پھر وہ مُدرک آپریشن ڈوم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں موجود ایک میز کے گرد چار لمبے ترینگے افراد کر سیوں پر بیٹھے ہوتے تھے۔ ان سب کے چاروں پر سخت گیری نمایاں تھی۔ ایک طرف رکھی ہوتی کرسی خالی تھی۔ وہ چاروں آپس میں مختلف موضوعات کے بارے میں باتوں میں مصروف تھے اور یہ باتیں زیادہ تر جرائم کے موضوع پر ہی تھیں۔ ان چاروں کا انداز تباہا تھا کہ ان چاروں کا تعلق بھی جرائم کی دنیا سے ہی ہے۔

اسی لمبے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز ساتھی دی اور وہ چاروں نہ صرف خاموش ہو گئے بلکہ ان کی نظریں بھی دروازے پر جنم گئیں۔ دروازے میں سے ایک لمبے قد اور پھرے ہوئے جسم کی قدسے اُدھیر عمر غورت اندر داخل ہوئی۔ اس غورت نے جینش اور جیکٹ پہنی ہوتی تھی آنکھوں پر بڑے بڑے شیشوں والی تیز سُرخ رنگ کی گاگلز تھی۔ جس کی وجہ سے اس کا آدمی سے سے زیادہ چہرہ چھپ گیا تھا۔ سر پر اس نے

لومڑی کی کھال کی ایک خوبصورت اور انتہائی قیمتی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اس عورت کے انداز میں بے پناہ چستی اور تیزی بھی اور اس کے چہرے کے جو خرد خال عینک کے باوجود نظر آرہے تھے ان سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ انتہائی سخت گیر۔ مکار اور سفا کا نہ مزاج رکھنے والی عورت ہے وہ چاروں اُسے دیکھتے ہی کریں سے اُنھوں کھڑے ہوئے۔

”بیٹھو۔“ اس عورت نے سخت لمحے میں کہا۔ اس کی آواز میں بھی لسوائی لوچ کی بجائے سختی اور سرد بھری کا عنصر نمایاں تھا، اور وہ چاروں دوبارہ کریں پر بیٹھ گئے۔ عورت نے بھی خالی کر سی سنجھاں اور پھر جیکٹ کی جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور پھر غور سے ان چاروں کے چہروں کو دیکھتے گئی۔

”تمہیں معلوم ہے کہ آج کی اس خصوصی میٹنگ کا کیا مقصد ہے؟“ عورت نے اسی طرح سخت اور سرد لمحے میں ان چاروں سے محظا طلب ہو کر کہا۔

”لو مادام!“ میں تو صرف بھی اطلاع دی گئی ہے کہ ایک خصوصی میٹنگ ہے جس کی صدارت مادام کامٹ کریں گی۔“ عورت کے سامنے ہوئے ایک لمبے تر ملکے تو جوان نے کہا۔

”یہ میٹنگ انتہائی اہم ہے۔“ میں شاید معلوم نہیں ہے کہ کامٹ گروپ نے ایک انتہائی خفیہ بین الاقوامی تنظیم راس فیلڈ سے ایک حال پہنچے ایک خصوصی معابده کیا تھا۔ راس فیلڈ کا اس معابدے میں کردار مدل میں کا ہے۔ راس فیلڈ کس کی نمائندگی کر رہی ہے اس کا علم بھی نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس بات کو خفیہ رکھنے کے لئے

راس فیلڈ کو درمیان میں ڈالا گیا ہے۔ ویسے راس فیلڈ کا خصوصی دھنڈہ اسلیے کی خفیہ تجارت ہے اور اس معابدے کا تعلق بھی اسلیے سے ہی ہے۔ بہر حال مختصر طور پر ایسا ہے کہ ایشیا کے دو نمائنک سا گالینٹہ اور پاکیشیا کی درمیانی سرحد پر ایک پہاڑی بُلام میں زمرد کی کان دریافت ہوتی۔ اس کان کا السیکٹر انک سروے کرنے کے لئے کامٹ اسٹریشن کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس السیکٹر انک سروے سے ایک خاص بات سامنے آئی کہ اس کان میں ایک انتہائی قیمتی اور نایاب پھر لوگا سا کے وسیع ذائقہ پائے جانے کے امکانات ہیں۔ بہر حال یہ سینکنیکل باتیں تھیں جن کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اس کی خیرکاری طرح اس تنظیم تک پہنچنے کی جس کی نمائندگی راس فیلڈ کر رہی ہے پونکہ میرے شوہر مسٹر کامٹ کا جرامم کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ یونیکھل آدمی ہے۔ لیکن میرا تعلق اس فیلڈ سے ہے جس سے میرا شوہر مسٹر کامٹ بھی واقع نہیں ہے لیکن اس تنظیم کو میرے متعلق اور میرے گروپ کے مختلف معلومات حاصل تھیں اس لئے راس فیلڈ کے ذریعے مجھ سے رابطہ قائم کیا گیا اور تفصیل مذاکرات کے بعد جاری درمیان ایک معابدہ وجوہ میں آیا جس کے مطابق میں نے اپنے شوہر کی فرم کی تیار کر دہ رپورٹ میں سے اس لوگا سا کے ملنے کے امکانات کو ختم کر دیا تھا۔ پونکہ مسٹر کامٹ صرف فرم کے سربراہ ہیں اصل آدمی ڈاکٹر آر خفر ہے جو میرے زیر اثر ہے۔ اس لئے یہ کوئی اہم مسئلہ نہ تھا۔ ڈاکٹر آر خفر کو میر نے حکم دے دیا اور جو رپورٹ فرم کی طرف سے بھجوائی گئی اس میں لوگا سا کے متعلق سرے سے کوئی ذکر نہ تھا۔ لیکن یہ معابدہ صرف اس حد تک

محدود نہ تھا۔ بلکہ اصل معادہ یہ تھا کہ ہم نے اس کان سے لوگوں کے ذخانہ کو حاصل کر کے راس فیلڈ کے خواصے کرنا تھا۔ اس طرح راس فیلڈ نے جیسی انتہائی خطریر رقم دینی تھی۔ لوگوں سے ایک پتھر ہے جس کی مارکیٹ میں تو شاید اتنی قیمت نہ ملے جتنی سائنسی دنیا میں مل سکتی تھی۔ کیونکہ راس فیلڈ نے مجھے بتایا تھا کہ اس پتھر سے ایک خصوصی ہتھیار تیار کیا جانا مقصود ہے جسے لے۔ وہیں کہا جاتا ہے۔ بہر حال یہ ان کا دردسر ہے، ہمارا نہیں۔ ہمیں تو صرف رقم سے غرض ہتھی اور رکھنی بھی چاہیتے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر آر پتھر کو باقاعدہ طور پر اپنے ساتھ شامل کر لیا اور ڈاکٹر آر پتھر اس شہر میں میرا نمبر ٹوبن گی۔ ڈاکٹر آر پتھر نے اس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی۔ ڈاکٹر آر پتھر کے مقابلے اگر لوگوں کا ایک ٹکڑا دستیاب ہو جاتے تو اس کی مدد سے کان میں سے لوگوں کے تمام ذخانہ کو زیادہ آسانی سے واضح کیا جاسکتا ہے ورنہ تو اس کو حدائقی اور تلاش میں کتنی سال لگ سکتے ہیں۔ اس پر میں نے ایسے جو ہروں اور قسمی پتھروں سے دلچسپی رکھنے والے افراد اور اداروں سے رابطہ قائم کیا تو مجھے اطلاع ملی کہ کافرستان کے ایک پہاڑی علاقے میں رہنے والے ایک آدمی کے پاس لوگوں موجود ہے۔ یہ آدمی کان کی کئی کئی شے سے متعلق رہا ہے اور ولیم کارمن کی اس کان میں کام کرتا رہا ہے جہاں سے انتہائی محدود مقدار میں لوگوں سا دستیاب ہوا تھا۔ اس آدمی کا نام رندھیر سنگھ تھا اور یہ فور میں بھا اور اب بوڑھا ہونے کے بعد اپنے آبائی قبصے میں چلا گیا تھا۔ اس کے پاس لوگوں موجود تھا۔ ملٹے اپنے ایک خاص آدمی کو اس کی تلاش میں بھجوایا یہیں جب اس کان کا لینڈ

کی طرف سے کوئی رپورٹ نہ ملی تو میں نے اس کی تلاش میں دوسرے آدمی بھجوئے۔ تب یہ رپورٹ ملی کہ میرے آدمی نے لوگوں کا حاصل کر کے ایک خط کے ساتھ ایک عالم آدمی کے ہاتھ سا گالینڈ کے دار الحکومت بھجوایا تاکہ وہاں میرے خاص آدمی کو یہ دے دیا جلتے اور وہ مجھے ارسال کر دے۔ کیونکہ اس بوڑھے نے میرے آدمی کا وہ نٹ کو یہ بتایا تھا کہ اس پتھر سے دو اور پتھر وہاں سے کچھ دُور ایک اور قبصے میں رہنے والے افراد کے پاس ہے۔ وہ انہیں حاصل کر کے فرے سکتا ہے۔ میکن بعد میں اس بوڑھے اور کاونٹ دونوں کی لاشیں ایک پہاڑی گڑھ سے ملیں۔ وہ دونوں ایک پہاڑی تو دے کے اچانک کھل جانے کی وجہ سے اس کی زدوں میں آگر بلکہ ہو گئے تھے لیکن دار الحکومت میں موجود میرے خاص آدمی کو کاونٹ کا بھیجا ہوا لوگوں بھی نہ ملا تھا اور اس سے یہ خبر بھی نہ تھی کہ اسے لوگوں سا بھیجا گیا۔ جب اسے خبر ہوتی تو اس نے تحقیقات کی تو یہ حیرت انگریز انگلش سامنے آیا کہ لوگوں سے کر آنے والا آدمی بس کے ایک حادثے میں بلکہ ہو گیا تھا اور اس کی جیب سے ایک ڈبیا ملی تھی جس میں ایک عجیب و غریب پتھر تھا اور سامنہ ری گئی خط بھی تھا اور یہ ڈبیا اور خط پولیس کے اعلیٰ حکام کو بھیج دی گئی تھی جہاں سے وہ پتھر یہاں پر میں بھجوایا گیا لیکن جب اس کے متعلق یہاں پر میں ایک لیبارٹری میں بھجوایا گیا تو اس کے متعلق یہاں پر میں ایک لیبارٹری میں بھجوایا گیا۔ پہاں اس پر تحقیقات ہوئیں اور اسے غیر ارضی اور کسی سیارے سے آنے والا پتھر بھیجا گیا اور اس کا نام سا گالینڈ

اس طرف سے مایوسی ہوئی تو میں نے ڈاکٹر آر پھر کے ساتھ مل کر ایک اور منصوبہ بندی کی کہ اس کان میں ایک مخصوص گیس کے ہم مارے جائیں جس سے یہ مخصوص ساخت کی گیس پوری کان تو کیا پھاڑی کے اندر ہر پھر کے خنوں میں چل جائے گی۔ اس گیس سے قیمتی زمرہ تو مکمل ٹاور پر صالع ہو جائے گا لیکن اس گیس کا اثر لوگا سا پر الٹا پڑے گا۔ وہ صرف زیادہ چمکدار ہو جائے گا بلکہ اس گیس کی وجہ سے دہ معلوم کی گئی جس سے مواعیلات کی دنیا میں کوئی حریت انگر افتاب لایا جا سکتا ہے۔ اس خط کو کوئی بھی ماہر کو ڈنپر ڈھونڈ سکا اس طرح وہ لوگا سا کی صیحت کرنے اور لے آنے میں آسانی ہو گی۔ اس مخصوص گیس کے ہم انتہائی قیمتی ہیں لیکن میرے لئے یہ کوئی مسئلہ نہ تھا اس لئے میں نے ان کے حصول کی کوشش شروع کر دی اور یوں سمجھ دو کہ وہ تقریباً ہمیا ہو گئے ہیں۔ اب تسلیم کیے گئے اس کے عملدرآمد کا۔ اور میں ابھی سوچ رہی تھی کہ اس پر عملدرآمد کرنے کی پلانگ کروں کہ ساگالینہ ہے میرے آدمی نے ایک اہم اطلاع دی ہے۔ اس کی اطلاع کے مطابق ساگالینہ کے اہم سرکاری سیکرٹ ایجنسٹ کرنل فرمدی نے اپنی حکومت کو ایک تحریکی روپرٹ دی ہے اور اس روپرٹ کی ایک کاپی میرے آدمی نے حاصل کر کے مجھے بھجوائی ہے اور یہ کاغذ اسی روپرٹ کی کاپی ہے۔ اس میں چوہم بات بتائی گئی ہے اس کے مطابق کرنل فرمدی نے پاکیشا کے کسی شخص علی عمران کے ذریعے شاہزاد کو ڈپر مبنی کاؤنٹ کا وہ خط پڑھ لیا ہے اور یہ خط کاؤنٹ کی طرف سے میرے نام لیفٹ کاؤنٹ کے نام ہے اس میں درج ہے کہ لوگا سا مل گیا ہے۔ بھجوایا جا رہا ہے۔ مزید تلاش جاری ہے۔ امید ہے ٹائم میں کام

کے نام پر ساگا رکھ دیا گیا۔ لوگا سا ان تجربات میں صالع ہو گیا اور ایک دن کے سامنے انوں نے ساگالینہ والوں سے درتواست کی کہ اس پھر کے مزید ٹکڑے دریافت کئے جائیں، ان کا خیال تھا کہ اس پھر کا ڈنکڑا شہاب ثاقب کی طرح کافرستان کی اس پھاڑی پر گرا ہو گا اور ٹوٹ گیا ہو گا جس کا ایک ڈنکڑا جل کیا ہے تو لازماً اس کے دوسرے ٹکڑے بھی ستیاب ہو سکتے ہیں اور اس لوگا سا میں ایسی خاصیت معلوم کی گئی جس سے مواعیلات کی دنیا میں کوئی حریت انگر افتاب لایا جا سکتا ہے۔ وہ خط جو اس کاؤنٹ نے پھر کے ساتھ بھجوایا تھا پونکہ ہمارے گروپ کے مخصوص شاہزاد کو ڈنکڑے اس خط کو کوئی بھی ماہر کو ڈنپر ڈھونڈ سکا اس طرح وہ لوگا سا کی صیحت سے اور کاؤنٹ اور بھجے سے واقعہ نہ ہو سکے۔ جب مجھے اس ساری تفصیلات پر مبنی روپرٹ ملی تو میں نے ڈاکٹر آر پھر سے دوبارہ اس معاملے کو ڈسکس کیا۔ کیونکہ اب اس پھر کے کسی اور ٹکڑے کے ملنے کا کوئی سکوپ نہ تھا لیکن ہم مثمن تو نہ چھوڑ سکتے تھے۔ اس پر ڈاکٹر آر پھر نے تھی منصوبہ بندی کی اور اس منصوبہ بندی کے مطابق ہمہ اس کان سے زمرہ نکالنے کا تھیک حاصل کرنا تھا اس کے بعد ڈاکٹر آر پھر کی سربراہی میں وہاں سے زمرہ کے ساتھ ساتھ خفیہ طور پر لوگا سا نکال کر یہاں بھجوادیا جانا۔ سیکھ اچھی اور قابل عمل تھی اس پر کوششیں شروع ہوئیں۔ لیکن پاکیشا اور ساگالینہ دونوں حکومتیں اس پر رضامند ہوتیں کہ زمرہ نکالنے کا تھیک کسی غیر علی فرم کو دیا جائے۔ وہ اپنے ماہرین سے ہی اسے تخلوانا چاہتی تھیں۔

بن جائے گا اور اے۔ ڈبلیو و جو دیں آجائے گا — نمبر ٹو کو اطلاع دے دی جاتے — نمبر ٹو سے کاؤنٹ کا مقصد ڈاکٹر آر بھر تھا۔ کیونکہ کاؤنٹ ڈاکٹر آر بھر کا ہی خاص آدمی تھا اور اس سے سارے معاملے اور حالات کا علم تھا۔ اس خط کے علاوہ کرنل فریدی نے اپنی رپورٹ میں درج کیا ہے کہ یقیناً کوئی پین الاقوامی مجرم تنظیم اس لوگا سا سے ایسا ہتھیار تیار کرنے کے خارجے پر کام کر رہی ہے جسے اے دین پیا ابڑہ بندگ و پین کہا جاسکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے اے دین پیا کی امکانی تفصیل بھی درج کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی یہ انتہائی انقلابی اور اہم ترین ہتھیار ہو گا — آخر میں کرنل فریدی نے تجویز پیش کی ہے کہ بھتر ہی ہے کہ پاکیشیا کے ہمراں کے ساتھ مل کر فوری طور پر اس کان پر کام شروع کیا جاتے اور اس میں موجود لوگا سا کے ذخیرہ کو حاصل کر کے تلفت کر دیا جاتے تاکہ اس سے خوفناک ہتھیار بنے جلنے کے امکانات ختم ہو جائیں اور جب تک ایسا نہ ہو اس کان کی انتہائی سختی سے حفاظت کی جائے تاکہ نمبر ٹو والی تنظیم ہماں سے لوگا سا کسی طرح حاصل نہ کر سکے" — ادام کاؤنٹ نے پوری تفصیل بتلتے ہوئے کہا ہے وہ چاروں خاموش بیٹھے سنتے رہے۔ جب ادام کاؤنٹ خاموش ہو گئی تو ایک آدمی بول پڑا۔

"ادام! — میں کرنل فریدی اور اس علی غمران کے متعلق جانتا ہوں۔ پہ دونوں ہی انتہائی خطرناک جاؤں ہیں — علی غمران پاکیشیا سینکڑ سروں کے لئے کام کرتا ہے۔ جب کہ کرنل فریدی اپنی تنظیم بلیک فورس کا انجارج ہے" — اس آدمی نے انتہائی سمجھیدہ

لبھے میں کہا۔  
 "ہوں گے جیکب! — ہزار کاؤنٹ گروپ نے زیادہ خطرناک نہیں ہو سکتے" — ادام کاؤنٹ نے منہ بنتے ہوئے انتہائی سخت لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور وہ آدمی خاموش ہو گیا۔  
 "اس رپورٹ کے ملنے کے بعد جو صورت حال سمنے آئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب اس کان میں کام کرنا خاصاً مشکل ہو گا اور اس کے لئے یہیں مکمل پلانگ تیار کرنی پڑے گی — اور مکمل تنظیم کو دہاں لے جانا پڑے گا اور اس مقصد کے لئے یہیں تے پیشہ ٹلب کی ہے" — ادام کاؤنٹ نے کہا۔  
 "ادام! — میری ایک تجویز ہے" — ایک اور آدمی نے کہا۔  
 "ہاں! — کھل کر تباہ — کاؤنٹ گروپ کے لئے یہ مشن انتہائی اہم ہے" — ادام کاؤنٹ نے کہا۔  
 "ادام! — جیکب کی بات درست ہے۔ پاکیشیا کا علی غمران اور ساگا لینڈ کا کرنل فریدی دونوں خطرناک آدمی ہیں اور اگر یہ دونوں اس کان کی حفاظت کے لئے اکٹھے ہو کے تو پھر وہاں بخارے شن کی کامیابی انتہائی مشکل ہو گی — کرنل فریدی کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے فوری طور پر وہاں سے لوگا سا حاصل کر کے ضائع کر دیا ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ ہمارے میں گروپ بناتے جائیں۔ جن میں سے ایک گروپ ساگا لینڈ جا کر کرنل فریدی کو اس طرح الجھائے کر دو۔ کان کی طرف توجہ ہی نہ کر کے — دوسرا گروپ پاکیشیا جا کر اس غمران اور پاکیشیا سینکڑ سروں کو انجام دے تاکہ وہ بھی کرنل فریدی کی طرح کان

کی طرف فوری متوجہ نہ ہو سکے اور تیسرا گروپ کان پر کام کرے اور وہاں سے لوگا سا حاصل کر کے واپس آجائے ۔ — اس طرح یہ مشن آسانی سے مکمل ہو سکتا ہے ۔ — اس آدمی نے انتہائی سمجھدہ لمحے میں کہا ۔  
”پرنسن ! — اگر تم بھی چیکب کی طرح ان دونوں کو خطرناک کہہ رہے ہو تو پھر یہ لوگ داقعی خطرناک ہوں گے۔ کیونکہ میں تمہاری معلومات کی قائل ہوں ۔ — اس لحاظ سے تو تمہاری بھروسے حد مناسب ہے لیکن ان دونوں کو الجھانے کرنے بھی تو کوئی مشن ہو ناچاہتی ہے۔ انہیں کیسے الجھایا جائے گا ۔ — مادام کاٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔  
”مادام — کوئی بھی مشن نیماجا سکتا ہے ۔ — پرنسن نے جواب دیا ۔

”مادام — یہی مشن کیوں نہ پالیا جائے کہ اس کرزل فرمدی اور علی عمران دونوں کا خاتمه کرنا ہے ۔ — یہی لوگ خطرناک ہیں۔ اگر ان کا ہی خاتمه ہو جائے تو سارا پر اہمی ختم ہو سکتا ہے ۔ — آرھرنے کہا ۔  
”لیکن کرزل فرمدی اور علی عمران ایکلے تو کام نہیں کرتے ۔ — ان کے ساتھ تنظیمیں ہیں۔ اگر ان دونوں کا خاتمه کر بھی دیا گیا تو وہ گروپ کام کریں گے ۔ — چیکب نے کہا ۔

”نہیں چیکب ! — اصل آدمی یہ دونوں ہیں۔ اگر یہ دونوں ہلاک ہو جائیں تو تمہجوں کو ہمارا مشن آؤ ہے سے زیادہ تو خود بخود مکمل ہو جائیں ہے ۔ — پرنسن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

”ٹھیک ہے ۔ — مزید بچھڑوں میں پڑنے کی بجائے یہی بہتر ہے کہ کامٹ گر و پس تیز ریکشن کے ساتھ ان دونوں کا خاتمه کر دیں اور

سیرے خیال میں پہنچے ان کا خاتمه ہو جائے۔ اس کے بعد کان والہ مشن شروع کیا جائے اور بیک وقت دونوں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے یہ زیادہ بہتر ہے کہ پہنچے اس کرزل فرمدی کا خاتمه کیا جائے۔ کیونکہ یہ مجھے زیادہ فعال نظر آتا ہے ۔ — دوسرے آدمی علی عمران کے متعلق تو ابھی تک مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی اور وہ شاید اس کرزل فرمدی سے زیادہ اہم بھی نہ ہو گا۔ ” — مادام کاٹ نے کہا ۔

”مادام — یہ دونوں ہی تیز ہیں ۔ — کرزل فرمدی کے متعلق آپ کو رپورٹ مل چکی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ علی عمران اس سے بھی آگے بڑھ کر کوئی چکر چلا رہا ہو ۔ — اس لئے بہتر ہی ہے کہ بیک وقت دونوں پر چلے کئے جائیں۔ اس طرح دونوں علیحدہ علیحدہ الجھ جائیں گے ۔ — چیکب نے کہا ۔

”کیا خیال ہے آپ سب کا ۔ — مادام کاٹ نے باقی لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

”چیکب کی تجویز دست ہے مادام ! — پھر ہمارے پاس آدمیوں کی بھی تو کوئی کمی نہیں ہے۔ اگر بیک وقت دونوں کا کام تخلیق کرے تو کیوں نہ تکال دیا جائے ۔ — آرھرنے کہا ۔

”مادام ! — کیا میں کوئی بات کر سکتا ہوں ۔ — ہے اچانک اب تک خاموش بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کہا اور وہ سب چونک کرائے دیکھنے لگے ۔

”یہ کارہیں ! — کھل کر بات کرد۔ تم تو خود خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔ — مادام کاٹ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" مادام ! — کرمل فرمدی اور علی عمران دونوں کا قتل اتنا آسان نہیں ۔ ہے جتنا یہ سماحتی سمجھ رہے ہیں ۔ — آج تک یہ شمار جو تم تنظیموں نے اس مشن پر کام کیا اور آخر میں ان دونوں کے خاتمے کی بجا تے ان سب کا اپنا خاتمہ ہو گیا ۔ — اگر ہم اس چکر میں الچھ کے تو سمجھ رہے کہ اصل مشن کسی طرح بھی پورا نہ ہو سکے گا۔ جب کہ ہمارا مقصد اصل مشن کو پایا تکمیل تک پہنچانا ہے ۔ — اس کے علاوہ ان پر جملے سے یقیناً ہمارا گروپ بھی سلمت آجائے گا۔ جبکہ اب تک یقیناً یہ لوگ ہمارے گروپ کو جانتے تک نہ ہوں گے ۔ — اس لئے میرے خیال میں بہترین حل بھی ہے کہ ہم اپنے اصل مشن پر پوری توجہ کریں ۔ — اس مشن کے دوران اگر یہ دونوں مقابلے پر آتے ہیں تو ان سے آسانی سے نصیحتاً ہے ۔ — کاربنن نے انتہائی سیخیدہ ہلکے میں کہا ۔

لیکن کاربنن ! — مسئلہ یہ ہے کہ پہاڑی علاقے میں ہماری موجودگی فوراً مارک کر لی جلتے گی اور یہ دونوں اپنی فورس لے کر ہماری سرکوبی کے لئے آ جائیں گے ۔ — پرنسشن نے کہا ۔

" میں نے ایسے بہت سے مشنز پر کام کیا ہے ۔ — اور میں سا گالینڈ اور پاکیشیا دونوں ملکوں میں ایک تنظیم کے ساتھ طویل عرصے تک کام کر چکا ہوں ۔ — جس سرحدی علاقے کا ذکر کیا ہوا رہا ہے وہاں ایک معذنیاً فی سرودے کا کام ہوتا رہتا ہے ۔ — اگر ہم کسی یہیں القوامی ادارے کے تحت اس علاقے میں معذنیات کے سرودے کا کام قانونی طور پر حاصل کر لیں تو وہاں ہم اپنا کیمپ لگانے کے

ہیں ۔ — اس کیمپ پر کسی کوشک نہ پڑ کے گا اور لوگا سا کا حصوں ان لوگوں کے لئے اتنا آسان بھی نہیں ہے جتنا ہمارے لئے ہے ۔ — ان کی نظرؤں میں اہمیت زمرہ کی ہے وہ اسے بچانے کی کوشش کریں گے اور لوگا سا کو ضائع کر دیں گے ۔ — جب کہ ہمارے لئے لوگا سا اہم ہے اور ہم زمرہ کو ضائع بھی کر سکتے ہیں ۔ — اس کیمپ کی آڑ میں ہم کسی بھی وقت وہاں اپنا کام دکھا سکتے ہیں ۔ — کاربنن نے تیز رہجے میں کہا ۔

" اوه ۔ — ویری گڑ کاربنن ! — تم نے میرا بہت بڑا سندھ حل کر دیا ہے ۔ — میں اب تک اسی پوائنٹ پر الچھی ہوتی تھی کہ اس علاقے میں اپنی موجودگی کا کیا چکا ز پیدا کر دوں ۔ کیونکہ ہر حال اگر وہاں کامقاومی میک اپ بھی کریں، تب بھی ہیں مقاومی زبان نہیں آتی ۔ — اور ہم مقاومی رسم و رواج اور بود و باس سے بھی واقعہ نہیں ہیں ۔ — البتہ یہ سرودے والا کام میں آسانی سے کر سکتی ہوں ۔ ایسے اداروں میں میرے آدمی موجود ہیں جو انتہائی آسانی سے کسی بھی ملک میں یا دونوں ملکوں میں سرودے کا کام لے سکتے ہیں ۔ — اوس کے ۔ — ٹھیک ہے ۔ — اس پینگ برخاست ۔ — میں ان ممالک میں سرودے کا کام لینے کی کوشش کرتی ہوں ۔ — جیسے ہی یہ کام مکمل ہو، میں باقاعدہ اس ادارے کے لوگوں کو لے کر وہاں بآڈنگ اور اسی دارے میں کاٹ گروپ بھی موجود ہو گا ۔ — میں خود سمجھ جاؤں گی ۔ — ذاکر آر تھر کو بھی ساتھ لے جائیں گے ۔ — اس طرح وہ لوگ ۔ کہ وہاں حفاظت

کرتے رہیں۔ ہم اپنا مشن آسی سے مکمل کر لیں گے۔ — مادام  
کاٹ نے مستر بھرے بجھے میں کہا اور ان سب نے اثبات میں  
سر ٹلا دیتے۔

اوہ کے — تم لوگ تیار رہنا — مشن کے لئے کسی بھی وقت  
بہیس کاں کر سکتی ہوں" — مادام کاٹ نے کہا اور پھر وہ اُمہک  
کھڑی ہو گئی۔ اس نے سامنے رکھا ہوا کاغذ دوبارہ اپنی جنگی کی  
جب میں رکھا اور پھر تیر قدم اٹھاتی درودزے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران نے میز پر ایک نقطہ پھیلایتے اس پر جھکا ہوا تھا، چلتے  
کی پایی سامنے کھی ٹھنڈی ہو رہی تھی۔

چلتے تو پی لیجھتے — پھر آپ کہیں گے ٹھنڈی ہو گئی ہے، گرم  
کر دو" — سیمان نے دروازے پر آکر قدرتے تیر لیجھے میں کہا۔

" اٹھا کر لے جاؤ اس سے — اور خود پی لو" — عمران نے اسی  
طرح سر جھکاتے قدرتے سخت لیجھے میں کہا تو سیمان خاموشی سے  
آگے بڑھا اور چلتے کی پایی اٹھا کر اسی طرح بغیر کوئی بات کئے واپس  
چلا گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس وقت عمران غور و فکر کے موڑ میں ہے اور  
اس موڑ میں وہ فالتو بات کرنے کا عادی نہیں ہے۔

عمران ہاتھ میں موجود پیسل سے نقطے کی مختلف جگہوں پر نشانات  
لگا رہا تھا کہ اچانک سانچھ رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی نجح اٹھی۔

سیمان! — فون اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے جاؤ" — عمران

نے انتہائی تر بچے میں کہا۔

”جی بہتر“ — سلیمان نے فوٹھی آتے ہوتے کہا۔ پھر واقعی فون پیس انھا کر اس کمرے سے چلا گیا۔ لیکن چند لمحوں بعد دوبارہ فون پیس انھا نے واپس آیا۔ اب اس کا رسیور اس کے دوسرا ہاتھ میں تھا۔

”کرنل فریدی صاحب کا فون ہے“ — سلیمان نے موڈبانہ بچے میں کہا تو عمران چونکہ پڑا۔

”ادہ اچھا“ — عمران نے چونکہ کہ سر اٹھاتے ہوتے کہا اور پھر سلیمان کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

”جناہ پیر و مرشد صاحب!“ — اپنے فرید خاص کا ادب بھرا سلام قبول فرمائیں۔ — عمران نے مسکراتے ہوتے کہا۔

”عمران!“ — تم نے یقیناً اس لوگا سایا ساگا پر فرید کام کیا ہو گا۔ میں اس کی تفصیل پوچھنا پا سآ ہوں۔ — کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ بچے میں کہا۔

”کام کر کے میری جوئی نوٹ لگتی۔ — سلیمان کی جوئی پہنچی تو پہنچلا

کر دہ پہنچے ہی تو می پڑی ہے اور اس نے میری نہیں جوئی پہنچن رکھی ہے لیکن اس کے باوجود حالت یہ ہے کہ صرف ایک بوجہی نے ایک روپے کا نوٹ دے کر سلام کیا۔ شاید حاتم طافی کے قبیلے کا فرد ہو گا ورنہ باقی تمام جو بھروسے تو ما تھے تک جانے کی تھی تکلیف گوارانے کی“ —

عمران نے روپے روپے رہانے بچے میں کہا۔

”میں نے تم سے یہ نہیں پوچھا کہ تم اپنے کار و بار کی تفصیل بتانا شروع کر دو۔ — میں نے لوگا سایکے بارے میں پوچھا ہے“ — دوسری

زون سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اس کے خوبصورت فقرے پر بے اختیار کھل کھلا کر سنس پڑا۔

”فرید بچا پسے نے از خود کیا کزانہ ہے اس نے تو پیر و مرشد کی سی پیروی کرنی ہے۔ — بہر حال میں بات لوگا سایکی ہی کر رہا تھا۔ اس کا فوٹھ انھا تھے میں مارا مارا ہر جو بھری کے پاس پہنچا تاکہ کم از کم پتہ تو چلے کہ کتنی قیمت بل سکتی ہے۔ — اگر فائدہ نظر آتے تو بیام کی کان پر محنت کی جلتے۔ — نیتیجہ وہی نکلا جو میں نے پہلے بتایا ہے۔ ایک صاحب نے فوٹھ پر ایک روپیہ رکھ کر جان چھپڑا۔ باقی سب نے صرف ہاتھ بلانے پر ہی اکتفا کیا۔ — عمران کی زبان چل پڑی۔ اس نے فرید کے حوالے سے کرنل فریدی کے خوبصورت فقرے کو واپس اسی پر لوٹا دیا تھا۔

”ہونہہ۔ — مطلب ہے کہ تم کان سے لوگا سا حاصل کرنے کا پروگرام بنائیں ہو۔“ — کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ بچے میں کہا۔

”اگر آپ منافع کا یقین دلادیں تو ہے کا درہ ہنسے سے یہ بہتر ہے کا۔“ — عمران نے مسکراتے ہوتے کہا۔

”عمران!“ — میں نے اب تک جو تحقیقات کی ہیں اس کے مطابق یہ معلوم ہوا ہے کہ میسز کائنٹ اثر نشین میں کام کرنے والا ایک ماہر ڈاکٹر آر تھر اس سارے معلمے میں ملوث ہے لیکن وہ بھی نمبروں نہیں ہے۔ — خط میں جس نمبر تو کا حوالہ تھا شاید اس سے مراد یہی ڈاکٹر آر تھر ہی ہے پہنچے میرا خیال تھا کہ فرم کا مالک مسٹر کائنٹ براہ راست اس میں ملوث ہے لیکن نکو خط اسی کے نام تھا۔ لیکن مسٹر کائنٹ کے بارے میں بھر پورٹ ملی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سر سے اس لائن کا آدمی ہی نہیں

ہے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر آر ہفر کے باسے میں تفصیلی تحقیقات کرائیں تو ایک نئی بات سامنے آئی کہ مسٹر کاٹ کی بیوی مسٹر کاٹ سے ڈاکٹر آر ہفر کا میل جوں بے حد زیادہ ہے اور یہ میل جوں بھی ابھی حال ہی میں بڑھا ہے ورنہ پہلے ایسا نہ تھا۔ اس پر میں نے اس مسٹر کاٹ کے خفیہ طور پر ایک جرام پذیر تنظیم بنارکھی ہے جسے مادام کاٹ گروپ کا جاتا ہے پر توجہ مرکوز کی تو یہ معلوم ہوا کہ مادام کاٹ نے میں بلکہ اس میں مختلف ممالک کی سیکرت سرومنز سے نکالے گئے سیکرت ایجنسی شامل ہیں۔ اس طرح خط میں درج یہ بات کھل گئی کہ خط دراصل مسٹر کاٹ کے نام نہیں بلکہ مادام کاٹ کے نام لکھا گیا ہے۔ خط بھجوئے والے کے متعلق بھی تحقیقات مکمل ہو گئی ہیں۔ یہ شخص کاؤنٹ ایک پہاڑی تو دہ گرنے سے ہلاک ہو گیا اور اس کی لاش کو لاوارث سمجھ کر ذخرا دیا گیا۔ لیکن اس سے جو سامان ملا اس میں ایک ایسی ڈائری ملی جس میں اندر احات اسی شاہاں کو ڈیں لکھے گئے ہیں۔ چونکہ کوڈ کے نام کا مجھے علم ہو گیا تھا اس لئے میں نے اپنے ذرائع سے اس کا حل تلاش کیا۔ اس ڈائری سے بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس کاؤنٹ نامی آدمی کا تعلق بھی ڈاکٹر آر ہفر سے تھا۔ کرنل فریدی نے پوری رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”میری تو دو جو یاں ہی ٹوٹی ہیں۔ لیکن آپ کی رپورٹ مُن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ نے تو جو یوں کی پوری دکان ہی توڑ دالی ہو گئی۔ بہر حال اس رپورٹ میں میری طرف سے اضافہ کر لیں کہ مادام کاٹ اپنے

گروپ سینت جس میں ڈاکٹر آر ہفر بھی شامل ہے معدنیات کی تلاش میں نکام ہو چکی گئی ہے۔ اس گروپ کا کام انتہائی قیمتی پھرود کو تلاش کر کے اپنیں حاصل کرنا اور پھر بین الاقوامی مارکیٹ میں ان سے خطریر رقم حاصل کرنا ہے۔ اسے یقیناً لوگا سا کے بارے میں یہ رپورٹ مل چکی ہو گئی کہ اس کے متعلق حکومت سا گما لینڈ ہو شیار ہو چکی ہے اس لئے اس نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا۔ یا پھر دوسری بات یہ کہ جس پر ہارڈ سٹون نے توجہ مرکوز کر دی ہو، اسے گھبرا کر نکام ہو جیسے افریقی ملک میں چھپا ہی پڑتا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”مجھے یقین تھا کہ تم نے لازماً اس پر کام کیا ہو گا۔ لیکن یہ ساری تفضیل تمہیں بتانے کا یہ مقصد نہ تھا کہ تم اس سے واقع نہیں ہو، بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ مادام کاٹ کا یہ مشن اپنا نہ تھا بلکہ بین الاقوامی طور پر اسلحہ دیل کرنے والی ایک تنظیم راس فیلڈ نے اسے یہ مشن دیا تھا اور راس فیلڈ اس مشن میں مدد میں کا کروار ادا کر رہی ہے۔“ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ! یہ واقعی میرے لئے نئی بات ہے۔“ عمران نے چونکہ کہا۔

”اور اب یہ بھی بتا دوں کہ راس فیلڈ کو یہ مشن ایک پراسار تنظیم بلکہ تختنڈر نے دیا ہے۔“ اس مشن کے پیچھے اصل تنظیم بلکہ تختنڈر ہے۔ اور مجھے یہ بھی علم ہے کہ بلکہ تختنڈر کے ایجنسٹ پہلے بھی پاکیتیا میں کام کرتے رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے اس بارے بلکہ تختنڈر نے اس مشن کے لئے اپنے ایجنسٹ برآہ راست بھجوائے کی بجائے اتنی

لہی گیم کھیلی ہے۔ — کرنل فرمدیک نے کہا اور عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے۔

“کرنل صاحب! — آپ نے واقعی مجھ سے زیادہ اس مئی پر کام کیا ہے اور اب آپ کی باتوں سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں۔ کہ کاؤنٹ کی ہلاکت اور لوگا ساکے سائنسدانوں کے سامنے آجائے کے بعد لازماً بیک تھنڈر نے مادم کاٹ کو علیحدہ کر دیا ہوگا۔ اس لئے وہ اپنے گروپ سمیت نکامو چلی گئی ہے۔ — لیکن بیک تھنڈر جیسی تنظیم اتنی جلدی اس قدر اہم مشن سے باہتہ نہیں احتراطی۔ — اس لئے لازماً وہ اب یا تو رہا راست یا پھر کسی اور ذرائعے سے اس مشن کو مکمل کرنے کی کوشش کرے گی۔ — پہلے میرا پروگرام یہ تھا کہ دو یا تین ایجنٹوں کو ٹیام میں کام کرنے والے ماہرین کے گروپ میں شامل کر دیا جائے۔ — وہ وہاں نکرائی کریں گے۔ ضرورت پڑنے پر میں باقی ٹیم سمیت وہاں پلا جاؤں گا۔ — لیکن اب بیک تھنڈر کے سامنے آنے پر اب مجھے خود وہاں جانا ہوگا۔ — عمران نے اس بار انہیاں سنبھیڈہ لہجے میں کہا۔

“لیکن مستکلم یہ ہے عمران! — کہ زمرد کی کان کا کام ایک دو ماہ میں تو مکمل نہیں ہو سکتا۔ — یہ تو سالوں کا کام ہے۔ بخانے کرنے طویل غرضے تک وہاں سے زمرد نکالا جاتا رہے۔ کیونکہ روپرٹ کے مطابق کان بہت وسیع ہے۔ — ہم وہاں کبت تک بیٹھنے رہیں گے۔ — کرنل فرمدیک نے کہا۔

“آپ کی بات درست ہے۔ اسی لئے تو میں وہاں ایجنٹس بھجو رہا۔

تھا لیکن اگر بیک تھنڈر اس مشن کی بیک پر ہے تو پھر یہیں بیجہد مختار رہنا ہو گا۔ — بیک، تھنڈر انہیاں باؤساتل اور سائنسی لحاظ سے انہیاں فی طاقتہ تنظیم ہے، اس نے یہ بہاں پیڑھے خلاف ایسے ایسے سائنسی حربے استعمال کئے کہ میں حیران رہ گیا اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے اس بار سائنسی ذرائع استعمال کرنے ہیں اور اس طرح لوگا سا حاصل کر دینا ہے۔ — عمران نے جواب دیا۔

“تو اس کا حل ہی ہو سکتا ہے کہ زمرد کی کان کو بند کر دیا جائے اور اس کے گرد سائنسی حفاظتی حصہ قائم کر دیا جائے، تاکہ اس کی مدد سے جب بھی بیک تھنڈر یہاں کام شروع کرے، ہمیں اس کا علم ہو جائے اور ہم اس پر قوت پڑیں۔ — کرنل فرمدیک نے کہا۔

“نہیں۔ — بخانے والے کس قسم کا سائنسی بھتیجا استعمال کریں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں خود سائنسی اور پر تیزی سے کام کر کے اس کان سے لوگا سا حاصل کر لینا چاہیے۔ پھر لوگا سا کی حفاظت کرنا مشکل کام نہیں ہو گا۔ — ہمیں نے اس سلسلے میں کام کیا ہے۔ ہم نے سردار سے بھی اس پارے میں تفصیلی لفظیگوں کی ہے اور اس کے لئے ہم نے یہ طے کیا ہے کہ اس کان کے اندر ایسے آلات پہنچاتے جائیں جو نیکٹرام میگنٹ کو استعمال کر سکیں۔ — نیکٹرام میگنٹ میں یہ خاصیت موجود ہے کہ اس کی لہریں لوگا سا میں جذب ہو جانے کے بعد جب رہی ایکشن کریں گی تو لوگا سا پھر وہیں میں خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ اس کے بعد اسے نکالنا ہے جد آسان رہے گا۔ — عمران نے کہا۔

“لیکن نیکٹرام میگنٹ کے لئے تو ٹیام کے گرد مکمل مقناع طیبی میدان

قائم کرنا پڑے گا۔ اس کے بغیر تو نیکٹرام میگنٹ کام نہ کرے گا" —  
کرنل فریدی نے کہا۔

"جی ہاں! — آپ کی بات درست ہے اسی لئے میں نقشہ سامنے  
رکھے اس پر مغز کھپائی کر رہا ہوں تاکہ صحیح انداز میں مقناطیسی زون  
تیار کر سکوں" — عمران نے کہا۔

"او۔ کے — اس کا مطلب ہے کہ میں معلم ہو جاؤں" —  
کرنل فریدی نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"بس آپ اپنے مرید کے حق میں دعائے خیر کرتے رہا کریں" —  
عمران نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار قبیلہ مار کر ہنسا اور پھر خدا حافظ  
کہ کر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور کھد دیا اور دوبارہ نقشے کی  
ہفت مستوجہ ہو گیا۔

میلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام کاشٹ نے چونک  
کہ ماہفہ بڑھایا اور رسیور اٹھایا۔

"یہ" — مادام کاشٹ نے سرد بیجے میں کہا۔

"راجم بول رہا ہوں مادام" — دوسری طرف سے ایک بھراںی ہوئی  
آواز سنائی دی۔

اوہ۔ راجم تم — یکسے فون کیا" — مادام کاشٹ نے چونک کر  
پوچھا۔ اس بار اس کا لمحہ نرم تھا کیونکہ راجم راس فیلڈ کا چیف تھا۔

"مادام بے مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ تم اپنے گروپ کے ساتھ پاکیشا  
جا کر دہان سے لوگا ساحاصل کرنے کا پروگرام بنارہی ہو" — راجم  
نے اسی طرح بھراۓ ہوتے ہیجے میں کہا۔

"درست اطلاع ہے — میں نے اس کے لئے ایک سامنسی  
انداز اپنایا ہے — ہم دہان جا کر کان کے اندر ایسی گیس پھیلادیں گے

جس سے لوگا ساخود بخود باہر آ جاتے گا۔ اس کے لئے میں نے بالکل منفرد سیکھ بنانی ہے — یہ میں نے دبائی معدنیاتی صروے کے لئے حکومت پاکیشی سے باقاعدہ تھیکارہ خالی کیا ہے۔ البرٹ اینڈ کمپنی کے نام سے — پہ معدنیاتی صروے کی پوری دہائی قابلِ اعتماد فرماتے۔ لیکن البرٹ اینڈ کمپنی کے طاف کے ساتھ میں اور میراگر روپ بھی شامل ہو گا۔ اس طرح ہم وہاں مشکوک نہ ہو سکیں گے اور اٹھیمان سے اپنا کام سرانجام دے سکیں گے — مادام کاٹ کے لئے صرف بھرے بھجے میں کہا۔

”مادام — جس تنظیم کے لئے میں نے تم سے معاہدہ کیا تھا اس تنظیم نے مجھے اطلاع دی ہے کہ مادام کاٹ اور اس کے گروپ سے متعلق ساکالینہ کے کرنل فرمی کے اپنی حکومت کو ایک خفیدہ رپورٹ دی ہے جس میں اس نے بتایا ہے کہ اس سارے کھیل کے چھپے مادام کاٹ کا گروپ ہے — کرنل فرمی کو یہ بھی علم ہے کہ تم یہ سارے کھیل ڈاکٹر آرٹھر کے ذریعے کھیل رہی ہو اور تمہارے آدمی کاؤنٹ کی ذاتی ڈائریکٹر بھی انہوں نے اس کا تعلق ڈاکٹر آرٹھر سے جان لیا ہے اور یقیناً وہ اب تمہارے گروپ باقاعدہ جاں بچالے ہوئے ہوں گے۔ اس طرح جیسے ہی تم اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچوگی، وہ لوگ تمہارا استقبال کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہوں گے — اس کے بعد تم اچھی طرح سمجھ سکتی ہو کہ تمہاری آس پلاننگ کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ — راجمنے اسی طرح بھرتے ہوئے بھجے میں کہا۔ یہ شاید اس کا مخصوص بھج تھا۔

”اوہ۔ دیری بیٹھ — اگر تم کاؤنٹ والی بات کا حوالہ نہ دیتے تو شاید میں تمہاری بات پر یقین نہ کر تی — لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے میری

اس پلاننگ کا تو سوائے میرے اور میرے خاص آدمیوں کے اور کسی کو علم نہیں ہے — مادام کاٹ نے انتہائی حیرت بھرے بھجے میں کہا۔ بہر حال ایسا ہوا ہے جس طرح بھی ہوا ہو — اب دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمہارے ساتھ معاہدہ منسوخ کر دیا جائے کیونکہ تم سامنے آگئی ہو — اس میں میں تمہارا انتخاب اسی لئے کیا گیا تھا کہ تمہارے متعلق پاکیشی یا ساکالینہ میں کوئی نہ جانا تھا۔ لیکن اب یہ صورت حال نہیں ہے۔ وہ تنظیم خود بھی نے حد ماؤں میں ہے اور وہ یہ کام زیادہ آسانی سے خود بھی سرانجام دے سکتی تھی لیکن چند وجوہات کی بنا پر وہ خود اس میں سامنے نہ آنا چاہتی تھی اس لئے اس میں تمہارے پسروں کیا گیا — اپ یا تو تمہاری بجائے یہ میں کسی اور کوئی دیا جائے — یا پھر دوسرا صورت یہ ہے کہ تم اچانک اپنے میں ایسی تبدیلی لاو کہ جس کا علم تمہارے علاوہ اور کسی کو نہ ہو سکے۔ اس طرح کرنل فرمی کو اس کا علم نہ ہو سکے گا — اس کے لئے میرے ذہن میں ایک طریقہ آیا ہے وہ یہ کہ تم اپنے گروپ کو سامنہ لے کر افریقہ کے دور دراز علاقے نکاموں پر جاؤ اور اس کا باقاعدہ اعلان کر کے جاؤ اور سب یہی سمجھیں کہ تم اپنے گروپ کے ساتھ وہاں معدنیات کی تلاش میں جا رہی ہو — تمہارے گروپ کے کسی آدمی کو اصل بات کا علم نہ ہو۔ لیکن وہاں پہنچتے ہی اپنے آدمیوں میں سے چند کو نے کرم انتہائی خفیہ اور فوری طور پر پاکیشی یا ساکالینہ پہنچو اور سیدھی اس کا ان پر جاؤ — وہاں بھرپور انکشش کرو — وہاں موجود سب افراد کو قتل کرنے کے اور فوری طور پر اس کا ان کو تباہ کرنے کے اس میں سے

جس قدر لوگا سامنے کے حاصل کر کے واپس آ جاؤ۔ تب تویش مکمل ہو سکتا ہے۔ درہ نہیں” — راجم نے کہا۔  
ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی — واقعی ایسا سی ہونا چاہیے —  
میں اب اس کان کو تباہ کر کے وہاں گیس پھیلادول لی اور پھر مخصوص مشینزی کے ذریعے وہاں سے لوگا سامنے کا حاصل کر کے واپس آ جاؤں گی۔  
اگر ایسا ہو تو یہ مشین زیادہ دس لمحے میں مکمل ہو سکتا ہے۔  
یکنہ والپی کے وقت مسائل کا سامنا کرنا ہوگا” — مادام کاٹ نے کہا۔

” والپی کا کوئی متذہ نہیں — تم ایسا کرو کہ پاکیشا کے ذریعے اس کان تک پہنچو۔ کیونکہ وہاں جب تک تم ایکشن میں نہ آؤ گی، تمیں کوئی چیک نہ کرے گا۔ لیکن ساکھالینڈ میں کرنل فریدی کی تنظیم ہرستے آدمی کو باقاعدگی سے چیک کرتی رہتی ہے البتہ والپی میں تم کافرستان میں جاؤ اور وہاں تھانیہ کے سفارت کے سفیر کے حوالے لوگا ساکر دو۔  
اور پھر ایمان سے آ جاؤ — تمہارے خلاف کافرستان والے کوئی ایکشن نہ لے سکیں گے” — راجم نے کہا۔

” ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوگا — تم اپنی تنظیم کو میری طرف سے کہو کہ زیادہ ایک بفتے کے اندر لوگا ساتھانیہ کے سفیر تک پہنچ جائے گا” — مادام کاٹ نے انتہائی پُرانہ عہد لے چکے میں کہا۔

” او۔ کے — بھر حال پاکیشا میں بھی تمہیں انتہائی ہوشیار رہنا پڑے گا۔ وہاں بھی تمہارے لئے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں” —

راجم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور مادام کاٹ نے ایک طویل سانس لے کر رسپور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے اس کے لئے واقعی یہ انتہائی صدمے والی بات تھی کہ اس کے خاص آدمیوں میں سے یقیناً کوئی ایسا آدمی شامل ہے جو غداری کر کے رانہ باہر پہنچا رہا ہے اور اب وہ اس آدمی کی تلاش کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اگر وہ آدمی سامنے نہ آئے تو پھر اس کا کوئی منصوبہ بھی راز نہ رہ سکے گا اور یہ انتہائی خطرناک بات تھی۔ وہ کافی دیر تک آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی۔ پھر اس نے چونکہ آنکھیں کھولنے اور تنیری سے ہاتھ بڑھا کر اس نے رسپور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

” انھوںی بول رہا ہوں” — رابطہ قائم ہونے والی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

” میرے پاس آ جاؤ” — مادام نے تیز رجھے میں کہا اور پھر رسپور رکھ دیا۔

انھوںی اس کے ہندو کوارٹر کا خاص آدمی تھا اور مادام کاٹ اس کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقعی تھی۔ اس کا ذہن شر لاک ہومز کی طرح کام کرتا تھا اور بعض اوقات وہ ایسے راز صرف ذہنی سوچ چکا سے حاصل کر لیتا تھا کہ سنتے والے کو شدید حیرت ہوتی تھی۔ بھی وجہ سچتی کہ اس غدار کی تلاش کے لئے اس نے انھوںی کی اس صلاحیت کو استعمال کر لئے کافی صد کیا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"لیں کم ان" — مادام کاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی پیشائی فراخ اور آنکھوں میں ذہانت کی چمک ہتی۔ یہ انھوں نے تھا۔ اس نے بڑے موہبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیھڑا انھوں نی!" — مجھے تمہاری ذہانت کی سفر درت پڑ گئی ہے۔ مادام نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"لیں مادام" — حکم فرمائیتے — انھوں نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور مادام نے اُسے تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"واقعی مادام" — اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے انتہائی قریبی ساھیوں میں سے ایک غداری کر رہا ہے" — انھوں نے سر بلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں" — اور اب تم نے اس غدار کو نہ صرف تلاش کرنا ہے بلکہ اس کا کوئی ثبوت بھی ہونا چاہتے — میں صرف شاک کی بنیاد پر اپنے خاص آدمیوں کو بلاک نہیں کرنا چاہتی" — مادام نے کہا اور انھوں کی آنکھیں مُسکر لگیں اور پیشائی پر غور و فکر کی لکیریں ابھر آئیں۔

"مادام" — اس کاونٹ والی بات کا علم کس کس کو ہے؟ — انھوں نے پوچھا۔

"ڈاکٹر آرٹھر، مجھے اور خصوصی میٹنگ میں شرکیں چاروں سو چھیس کو — انھیں میں نے وہیں میٹنگ میں ہی بتایا تھا" — مادام نے جواب دیا۔

"اور اس میٹنگ کے دوران آپ نے یہ گیس اور سرفے والی بات بھی کی تھی" — انھوں نے کہا۔

"ہاں — وہیں تفصیلی ڈسکشن کے بعد یہ پلانگ بنی تھی" — مادام نے جواب دیا۔

"تو پھر مادام" — اس خصوصی میٹنگ سے پہلے کا علم اس غدار کو ہے — ورنہ کرنل فریدی اس روپوٹ میں لگیں اور معذبیاتی سروے کا ذکر ضرور کرتا۔ لیکن راجحہ کے لفقول ان باتوں کا ذکر نہیں تھے صرف اتنی بات کی روپوٹ دی لگتی ہے کہ اس میں مادام اور اس کا گروپ کام کر رہا ہے اور ڈاکٹر آرٹھر اس میں شامل ہے اور کاؤنٹ ڈاکٹر آرٹھر کا آدمی ہے — اس کا مطلب ہے کہ یہ بات ڈاکٹر آرٹھر کے کسی رازدار کے ذریعے یک ہوتی ہے — آپ کا گروپ اور ساھی اس معاشرے میں صاف ہیں" — انھوں نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر آرٹھر تو انتہائی تہماقی پسند آدمی ہے — وہ تو کسی سے بات ہی نہیں کرتا۔ اس کا رازدار کون ہو گا — وہی ایک کاؤنٹ اس کا خاص دوست تھا وہ ویسے ہی سرچکا ہے" — مادام نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر آرٹھر سے یہ ساری باتیں کیا ڈون پر کرتی ہیں" —؟ — انھوں نے چند لمبے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں — میں خود اس کی رہائش گاہ پر جاتی ہوں — وہ غیر شادی شدہ آدمی ہے اور ملازموں کے ساتھ آکیلا رہتا ہے" — مادام نے جواب دیا۔

اُس کے پاس کتنے ملازم ہیں؟ انھوں نے پوچھا۔  
 "صرف دو ہیں۔ ایک تو پڑھا سا آدمی ہے جبکہ دوسرا جوان  
 ہے۔" مادام نے جواب دیا۔  
 "ان دونوں کے نام اور جملے؟" انھوں نے پوچھا۔  
 "بُوڑھے کا نام آسٹر ہے جبکہ دوسرے کا نام ڈیوڈ ہے۔"  
 مادام نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دونوں کے  
 جملے بھی بتا دیئے۔  
 "کیا آپ اس ڈیوڈ سے میری بات کر سکتی ہیں فون پر؟"  
 "اس سے کیا ہو گا؟" مادام نے منہ بلکہ ہونے کے کہا۔  
 "میں آپ پر ثابت کر دیں گا کہ ڈیوڈ ہی وہ غدار ہے جسے آپ  
 تلاش کر رہی ہیں۔ وہ ڈاکٹر آرٹھر اور آپ کے درمیان ہونے  
 والی گفتگو باقاعدہ فروخت کر رہا ہے۔" انھوں نے کہا۔  
 "اوہ! تم نے یہ میتجھ کیسے نکال لیا؟" مادام نے  
 جھرت بھرے بیجے میں لوچھا۔

"اس لئے مادام کے ڈیوڈ کا جو حملہ آپ نے بیاۓ۔ اس  
 حملے کے آدمی کو میں نے گذشتہ دونوں ایک ہوٹل میں ایک آدمی کے  
 ساتھ علیحدہ میز پر بیٹھے بڑی سرگوشیوں کے انداز میں باہمیں کرتے دیکھا  
 ہے۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ میں سمجھ گا کہ وہ کوئی خاص راز کی  
 بات کر رہا ہے میکن چونکہ میں اسے جانتا تھا اس لئے میں نے مزید  
 دلچسپی نہ لی۔ البتہ جب وہ دونوں اُنہوں کو میرے قریب سے گزرے

تو میں نے اس آدمی کی ایک بات سنی۔ وہ اپنے ساتھی کو فلپ کے  
 نام سے پکار رہا تھا اور اس نے یہ کہا تھا۔ رقم کل مل جاتے  
 جس پر فلپ نے کہا تھا۔ تم فکر نہ کرو۔ اس طرح ان دونوں کی  
 آدائیں میرے ذہن میں موجود ہیں۔" انھوں نے کہا۔  
 "مُھیم ہے۔ میں بات کر دیتی ہوں۔" مادام نے  
 ہونٹ چلاتے ہوتے کہا۔  
 "مُھڑتے ہے! آپ صرف نہ رہتا ویجھے۔ بات میں خود ہی  
 کر دیں گا۔" میں فلپ کی آواز میں اس سے بات کرتا ہوں۔ اس  
 طرح لازماً بات کھل جاتے گی اور شبوت بھی مل جاتے گا۔ ورنہ  
 ہو سکتا ہے کہ وہ ہوشیار ہو جاتے اور بھر ما مفہوم آتے۔" انھوں  
 نے کہا اور مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے سامنے پڑے  
 ہوتے ٹیلیفون کا رسیور انھیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع  
 کر دیتے۔ ساتھ ہی اس نے لاڈنگ کا بیٹن بھی آن کر دیا تھا۔  
 لیں۔ ایک جوان سی آواز سنائی دی اور آواز نہ شنتے ہی انھوں  
 نے اس صرح۔ ہلا کیا جیسے وہ آواز پہچان گیا ہو۔ مادام نے رسیور  
 اس کے ہاتھ میں دے دیا۔  
 "ڈیوڈ! میں فلپ ہوں۔" انھوں کے حلق سے ایک  
 عجیب سی آواز سنائی دی جیسے اس کا سینہ بلغم سے بھرا ہوا ہو اور  
 گلا خشک ہونے کی وجہ سے آواز کھڑکھڑا تی ہوئی نکل رہی ہو۔  
 او، میں! — تم نے یہاں فون کیوں کیا؟" ہے دوسرا  
 طرف سے ڈیوڈ نے بڑی طرح پوچھنکر ہوتے کہا۔

ایک سمجھتے — تمہارے متعلق مادام کاٹ کو معلوم ہونے والا ہے کہ تم اس کے راز لیک آوت کرتے ہو" — انھوں نے اسی طرح کھڑکھڑا تی ہوتی آواز میں کہا۔

یہ کیا کہہ بے ہو تم — یہ کیسے ملکن ہے — تمہارے علاوہ تو میں نے آج تک اس سے میں اور کسی سے بات ہی نہیں کی" — ڈیوڈ نے انتہائی ہراس سے بچتے میں کہا۔ اس کی آواز سے شدید خوف نمایاں تھا۔ بہر حال گھبراو نہیں — ابھی مادام تک یہ بات نہیں پہنچی اور بچھے علم ہو گیا۔ میں نے اس آدمی کا خاتمہ کر دیا — اس آدمی نے بھاری بات چیت سن لی تھی۔ بہر حال اب یہ راز لیک آوت نہ ہو گا۔ اسی لئے میں نے پہلے کہا تھا کہ مادام کو علم ہونے والا ہما جواب نہ ہو سکے گا" — انھوں نے کہا۔

"اوہ چینک گاؤ — ورنہ وہ ظالم عورت تو مجھے کچا چھا جاتی۔ کیا تمیں یقین ہے کہ اس تک بات نہیں پہنچی" — ڈیوڈ نے کہا۔ "اسی طرح یقین ہے جس طرح تم سے بات کر رہا ہوں — ڈونٹ دری" — انھوں نے کہا۔

"او۔ کے — پھر آج رات رقم پہنچا رہے ہو — نتی خبریں ہیں میرے پاس — انتہائی نتی — ایسی کہ تم من کر خوش ہو جاؤ گے" ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے — پہنچ جائے گی رقم" — انھوں نے جواب دیا اور ڈیوڈ کی طرف سے "او۔ کے" کی آواز سننے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسپور کر ٹیل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات

نمایاں تھے۔  
ویری گذا انھوںی! — تم واقعی باصلہ حیث آدمی ہو — تم نے مجھے ایک بڑی پریشانی سے نجات دلادھی کیے۔ ورنہ مجھے آں ڈیوڈ پر تو کسی طرح شک رسی نہ ہوتا۔ البتہ میں اپنے خاص ساتھیوں کے بارے میں مشکوک رہتی — تم انعام کے قابل ہو" — مادام نے اس مارکرا تے ہوتے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے بڑے نوٹوں کی ایک گذی نکال کر بڑی لاپرواہی کے انداز میں انھوںی کے آگے پھینک دی۔

"یہ لے جاؤ اور رات کو خوب عیش کرو" — مادام نے کہا۔  
"بے حد شکر یہ مادام! — آپ واقعی قدر شناس ہیں" — انھوںی نے انتہائی مستر بھرے بچتے میں کہا اور نوٹ اٹھا کر اس نے بڑے مودبادہ انداز میں سلام کیا اور تیزی سے دروازے کی طرف رکڑ گیا۔ اس کے کمرے سے باہر جانے کے بعد مادام نے لاد ڈر کا بٹن آف کیا اور پھر رسپور اٹھا کر نہر ڈاٹل کرنے شروع کر دیتے۔  
"یس۔ ڈکسن پیپلنگ" — ایک بھاری اوہ کرخت آواز سنائی دی۔  
"مادام کاٹ بول رہی ہوں — ڈاکٹر آرٹھر کے ملازم ڈیوڈ کو جانتے ہو" — ڈکسن نے تیز بچتے میں پوچھا۔

"یس مادام — ابھی طرح جانا ہوں" — ڈکسن نے جواب دیا۔  
وہ غدار ہے — میری اور ڈاکٹر آرٹھر کی باتیں جا کر کسی فلپ نامی آدمی کے پاس فروخت کرتا ہے — تم جا کر پہلے اس سے اس فلپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرو۔ پھر اس سے گولی سے اڑا دو اور اس کے

جہد فلپ کا خاتمہ کر دو اور پھر مجھے روپورٹ دو۔ لکھنی دیر میں یہ دونوں کام ہو جائیں گے۔ مادام کاشٹ نے کہا۔  
”مادام بے۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے رکا۔“ دوسری طرف سے ڈکسن نے مطمئن لیجے میں کہا۔

اوکے۔ مادام کاشٹ نے کہا اور ہاتھ برڑھا کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر فبرڈائل کرنے شروع کر دیتے۔  
”کارپین سپلینگ“۔ ایک سینیڈہ سی آواز سنائی دی۔  
”مادام بول رہی ہوں۔ فوراً میرے دفتر آ جاؤ۔“ مادام نے تیز ریجے میں کہا اور بغیر دوسرا طرف سے بات سُننے اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک سینیڈ پر رکھی ہوئی الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کے پیٹ کھو لے تو پوری الماری انتہائی قیمتی شراب کی بوتوں سے بھری ہوئی تھی۔ مادام نے ایک بوتل اٹھا کی اور سب سے اوپر والے غانے میں رکھا ہوا ایک گلاس اٹھا کر وہ واپس کری پڑا بیٹھی اور اس نے گلاس شراب سے بھرا اور آہستہ آہستہ اس کی چپکیاں لیتی شروع کر دیں۔ ابھی اس کا گلاس آدھا، سی ہوا اٹھا کر دروازے پر دستک ہوئی۔

”لیں۔ کم ان۔“ مادام نے کہا اور دوسرے لمبے دروازہ کھلا اور ایک ٹھوٹ جسم کا لمبا تر ٹنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیڑے پر سخت اور سرد مہری نمایاں تھی۔

”بعضھو کارپین۔“ مادام نے کہا اور کارپین سر ہلاتا ہوا سانتے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”کیا پیدا پسند کرو گے؟“ مادام نے پوچھا۔  
”میری شراب میں کوئی خاص پسند نہیں ہے مادام۔ جو مل جلتے۔ کارپین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اوکے۔ الماری میں ہر قسم کی شراب موجود ہے جو جی چاہے اٹھا لو۔ میں نے تم سے انتہائی اہم باتیں کرنی ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ جب تک تمہاری کھوپڑی شراب سے بھری ہوئی ہو، تمہارا ذہن کام نہیں کرتا۔“ مادام نے کہا اور کارپین مسکرا آہوا اٹھا اور اس نے الماری سے ایک بڑی سی بوتل اٹھا کی اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے بوتل کھولی اور اس سے براہ راست منہ سے لگایا۔ دو تین لمحے گھونٹ لے کر اس نے بوتل میں پر رکھ دی اب اس کے پیڑے پر ہلکی سی چمک ابھر آتی تھی۔

”لیں مادام۔ اب میرا ذہن کام کر رہا ہے۔“ کارپین نے کہا اور مادام نے پہلے تو اس سے راجحہ کی کال کے متعلق تفصیل سے بتایا اور پھر ڈیوڈ کے متعلق۔ اور کارپین ہونٹ پھٹکے خاموش بیٹھا ساری بات سنتا رہا۔

”اب تم بیاڑ کو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔“ میں راس فیلڈ اور اصل تنظیم پر یہ بات ثابت کر دینا چاہتی ہوں کہ مادام گروپ نامکن کو نمکن بنا سکتا ہے۔“ مادام نے سخت لیجے میں کہا۔

”بھی مادام۔“ راجحہ کی یہ تجویز کہ پہلے ہم نکاموجاییں اور پھر وہاں سے چھپ کر پاکیش اجاہیں۔ اب اس لئے پیکار ہو چکی ہے کہ عندر اپنے انعام تک پہنچ گیا ہے۔ دیسے بھی کرنل فریڈی اور علی عمران

دونوں عفریت ہیں۔ یہ جس کام کے پیچھے لگ جائیں پھر وقت صائع نہیں کیا کرتے۔ اور اب جبکہ انہیں بخارے متعاق علم ہو چکا ہے اب دیر بخارے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں اور ان سے مقابلہ ہجتنے کے لئے ہمیں بھی انتہائی برق رفتاری سے کام کرنا ہو گا۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ ہم فری طور پر یہاں سے روانہ ہو جائیں اور برق رفتاری سے اس کان پر پہنچیں وہاں بھوجی موجود ہو۔ اس کا خاتمہ کر کے اپنا مشن محل کریں اور پھر فراؤ ہی وہاں سے واپس آ جائیں۔ صرف اسی طرح ہم کا میاب ہو سکتے ہیں۔ کاربین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ شن ایسا نہیں ہے کہ ہم نے جا کر کسی ایک آدمی کو قتل کرنا ہے۔ یہ سافی میشن ہے۔ کان ابھی بند ہے۔ اس کی تلاش پھر سے ہوں ہے اڑاکر کھولنا۔ اس کے بعد اس میں مخصوص گیس پھیلانا۔ پھر لوگ اس کو جمع کرنا اور پھر واپسی۔ یہ سب خاصاً طویل اور پچیدہ کام ہے۔ مادام نے کہا۔

کیا اس میں کوئی ہیوی مشینی استعمال ہو گی؟ ہے کاربین نے پوچھا۔

اوہ نہیں۔ مخصوص گیس کے کیپسول میں نے مہیا کر لئے ہیں۔ باقی کام ڈائنا میٹ ہم کریں گے۔ البتہ لوگ اس کو اکھٹا کرنے میں کچھ وقت لگ جائے گا۔ لیکن گیس کے ان کیپسولوں اور ڈائنا میٹ ہوں کو دوسرے ٹک میں عام طریقے سے تو نہیں لایا جاسکتا۔ پہلے تو میرا خیال مھا کہ میں مردے کے سامان میں انہیں چھپا کر لے جاؤں گی لیکن اب

مردے والا مستد تو میں نے ذہن سے نکال دیا ہے۔ اس میں تو طویل وقت درکار ہے۔ مادام نے کہا۔

”مادام۔ آپ کتنے آموں کا گروپ کر جانا چاہتی ہیں؟“  
کاربین نے شراب کے دو بڑے بڑے گھونٹ پیٹنے کے بعد پوچھا۔  
”تم بتاؤ۔ اس مشن کے لئے کتنے آدمی لے جاؤں؟“ — ہے مادام  
نے پوچھا۔

”دوس آدمی کافی رہیں گے اور میں اپنا گروپ ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ اور کسی کو لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ایک بار پاکیشا جا بھی چکا ہوں اس لئے میں آپ کو اور گروپ کو آسانی سے پاکیشا لے جاسکتا ہوں۔ ہم یہاں سے آر ان جائیں گے وہاں ایک ایسا آدمی موجود ہے جو رقم کے کریم انتہائی محفوظ انداز میں پاکیشا میں داخل کر دے گا۔ وہاں سے ہم پیدھے اس کان والی پھاٹڑی پر پہنچ جائیں گے اور مشن شروع کر دیں گے۔ لیکن میری ایک تجویز ہے اگر آپ اس سےاتفاق کریں۔“ کاربین نے کہا۔  
”کونسی تجویز؟“ — ہے مادام نے چونک کر پوچھا۔

آپ راجحہ والی تجویز پر ظاہر عمل کر ڈالیں۔ اس طرح کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ البتہ راجحہ اور وہ اصل تنظیم مطہن ہو جائے گی۔ ہم نکامو چار ٹرڈ ٹیکارے سے جائیں گے اور پھر فراؤ ہی وہاں سے دوسرے چار ٹرڈ ٹیکارے کے ذریعے آر ان کی طرف روانہ ہو جائیں گے پھر اس بتا کا آپ باقاعدہ سب کو تباہیں کہ ہمارا گروپ معدنیات کی تلاش کرنے طویل عرصے کے لئے نکام جا رہا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کرنل فریدی

اور علی عمران دونوں کے یا کسی ایک کے اس ڈیوڈ کے علاوہ دیگر  
ذرائع بھی معلومات کے ہوں انہیں بھی اس طرح ڈالج دیا جاسکتا  
ہے۔ — کاربین نے کہا۔

"ادہ — تم بھیک کہہ رہے ہو — چند گھنٹوں سے کوئی زیادہ  
فرق بھی نہیں پڑتا — او۔ کے — پھر تم تیاری کرو۔ اب پہ سارا  
کام تم نے کرنا ہے۔ تمہارے اور تمہارے گروپ کے ساتھ میں اور ڈاکٹر  
آر پھر ہونگے — ڈاکٹر آر پھر کو اس لئے ساتھ لے جانا ضروری ہے  
کہ وہ سردوں کے دوران اس کان کو دیکھ چکا ہے اور اس سارے  
علاقے سے اچھی طرح واقعہ بھی ہے" — مادام نے فیصلہ کرنے  
لیجیے میں کہا۔

"او۔ کے مادام — آپ ڈاکٹر آر پھر کو تیار کریں اور وہ بم اور کیپسول  
بھی لے لیں — ہم آج رات کو روانہ ہو جائیں گے — باقی گروپ  
میں اس بات کی مشہوری آپ کا کام ہے" — کاربین نے شراب  
کے آخری گھونٹ حلق میں انڈیل کر خالی بوتل نیچے پڑھی باسکٹ میں  
اچھاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کی فکر نہ کرو — یہ سب ہو جائے گا" — مادام نے  
سر ہلاتے ہوئے کہا اور کاربین سلام کر کے مٹا اور تیزی سے دروازہ  
کھول کر کرے سے باہر نکل گیا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا، اختراً  
انٹھتے ہوئے بلیک زیر و کے چہرے پر موجود دلشت کے آثار دیکھ کر  
چونک پڑا۔

"بہت بڑی خبر ہے عمران صاحب! — آپ کو میں نے بے حد  
تلاش کرنے کی کوشش کی مگر آپ بخانے کہاں تھے" — عمران  
کے پولنے بے پہلے ہی بلیک زیر و بول اٹھا اس کا بھجہ بھی انتہائی  
متوجہش تھا۔

"کیا ہوا۔ — کیا تمہاری دانش کو پچھوندی لگ گئی ہے" —  
عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

"ٹیام پہاڑی پر بھوں سے حملہ کیا گیا ہے اور دہل ہو جوں پاکشیا  
اور سا گالینڈ دونوں کے ماہرین اور عملے کو موت کے گھاٹ آتا دیا گیا  
ہے" — بلیک زیر و نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو؟ ۶ عمران بلیک زیر دی بات  
سُن کر مجادرا نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔  
ابھی سرسلطان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ سیکرٹی  
وزارت معدنیات ڈاکٹر عاشق نے انہیں روپورٹ دی ہے کہ وہاں  
کان کھولنے اور اس سے زمرہ نکالنے کی تاریخوں کے سامنے میں  
پالکشیا کے مادرین اور دیکھنے کا کمپ لگایا گیا تھا کہ اچانک ایک  
پالکشیائی ماہر ڈاکٹر رضا نے شدید زخمی حالت میں مخصوص ٹرانسمیٹر پر  
دار الحکومت میں وزارت کے چیف آفسر کو اطلاع دی کہ صحیح کے  
وقت اچانک ان کے کمپ پر خوفناک فائرنگ کی گئی اور انتہائی  
طاقوتوں بھی پھینکے گئے اور سب نہ تھی اور ہلاک ہو گئے ڈاکٹر  
رضا بھی شدید زخمی ہوتے اور بہوش ہو گئے جب انہیں بہوش  
آیا تو انہوں نے اپنے گرد ایک ایکریمین عورت اور گارہ مارہ انتہائی  
خوفناک شکلوں والے ایکریمینز کو دیکھا۔ وہ سب کو چیک کر رہے  
تھے اور جسے زندہ و بحثت، اُسے گولی مار دیتے ڈاکٹر رضا  
نے سالن روک لیا۔ ان کے اوپر چونکہ کمپ کا لمبہ پڑا ہوا تھا اس  
لئے شامد ان کی صرف شکل دیکھ کر وہ لوگ آئے گے بڑھ گئے۔ جب وہ  
سب وہاں سے چلے گئے تو ڈاکٹر رضا شدید زخمی حالت میں رہنگے  
ہوتے ہوئے سے باہر نکلے اور پھر انہوں نے جیب میں موجود فلمہ  
فریڈریک ٹرانسمیٹر پر اس ساری واردات کی اطلاع دی۔ اطلاع کے  
دوران ہی ان کی آواز ڈوب گئی جبکہ ٹرانسمیٹر آن نہ ہوا تھا۔ اس کا  
طلب تھا کہ وہ دوران گفتگو جی بلکہ ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر عاشق

سے چونکہ آپ نے بطور ایکٹو اس سلسلے میں بات چیت کی تھی اور اس  
کی فائل بھی انہوں نے سرسلطان کے ذریعے ہمیں بھجوائی تھی اس لئے  
انہوں نے اس واردات کی اطلاع سرسلطان کو دی اور خود انہوں نے  
ان ایکریمینز کی تلاش اور گرفتاری کے لئے وہاں پہاڑی علاقوں میں  
موجود فوجی دستوں سے درخواست کی ہے سرسلطان نے  
محضے اطلاع دی۔ آپ کو میں تلاش کرتا رہا لیکن آپ نہ ہی فلیٹ پر  
تھے اور نہ رانا باؤس میں۔ بلیک زیر دنے پوری تفصیل  
باتے ہوئے کہا۔

میں ٹام جانے کے لئے ہی ضروری اسنادات کرتا پھر رہا تھا۔  
بہرحال اس کا مطلب ہے کہ ہمیں فاران ایجنٹس نے غلط اطلاع دی  
تھی کہ مادام کائنٹ اپنے گروپ کے ساتھ نکامو چلی گئی ہے۔ اس  
عورت کے حوالے سے تو ہمیں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لازماً مادام کائنٹ اور  
اس کا گروپ ہو گا۔ عمران نے کرسی پر ملیٹھتے ہوئے انتہائی  
سیندھ مہبے میں کہا۔

ہوسکتا ہے انہیں چیلنج کا شک پڑ گیا ہو اور وہ ڈائج دینے  
کے لئے پہلے نکامو گئے ہوں اور پھر وہاں سے یہاں آگئے ہوں۔  
لیکن وہ اس طرح فائرنگ کرنے کے بعد کیا حاصل کر لیں گے؟  
ابھی تو کان بند ہے۔ اُسے کھولنا اور پھر اس میں سے لوگا سایا زمرہ  
نکالنا خاصاً پچیدہ، دشوار اور وقت طلب کام ہے۔ بلیک زیر  
نے کہا۔

کرنل فریدی کی اس اطلاع کے بعد کہ اس کے پیچے بلیک تھنڈ کام

کر رہی ہے، ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔ بہرحال میں نے  
دہاں مقناطیسی زون کا بند دبست تو کرا دیا تھا۔۔۔ عمران نے  
ہونٹ چلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے  
شکیفون کار لیسورد اٹھایا اور تیزی سے نبرڈ آں کرنے شروع کر دیتے۔  
”ہارڈ اسٹون۔۔۔“ رابطہ ہوتے ہی ریسورد سے کرنل فریدی کی  
محضوس آواز سنائی دی۔

”ریمرلڈ بھی ہارڈ اسٹون ہی ہو گکے لیکن اس ہارڈ اسٹون پر پنگوں  
نے حملہ کر دیا ہے فریدی صاحب۔۔۔“ عمران نے سخیہ بجھے میں کہا۔  
”ریمرلڈ پر پنگوں نے حملہ کیا مطلب۔۔۔“ کرنل فریدی  
نے حرث بھرے بجھے میں کہا۔

”پنگے وہ نہیں جو بیچارے روشنی پر جان نچاوار کرتے رہتے ہیں  
 بلکہ یہ پنگ کی جمع ہے۔۔۔ دہی پنگ جو ہوا میں اڑتی ہے اور  
بوکانا کے لغول پر قص کرتی ہے۔۔۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔۔۔ میں سمجھ گیا۔۔۔ تمہارا مطلب ہے کہ زمرہ کی کان پر  
مادام کاٹ کے گروپ نے حملہ کر دیا ہے۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے  
 تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ مادام کاٹ گروپ کو لے کر نکامو چلی گئی ہے۔۔۔  
 کرنل فریدی کا لہجہ سیکھت انتہائی سنجیدہ ہو گیا۔۔۔

”رپورٹ ہبھی ملی تھتی۔۔۔ اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو مخبر دہاں  
 نے رپورٹنگ غلط کی ہے۔۔۔ یا پھر ان لوگوں نے ڈالج دیا ہے۔۔۔  
 اوہ ظاہر ہی کیا ہے کہ وہ نکاموجار ہے میں اور پھر دہاں سے یہ ہے  
 یہاں آگئے اور واردات کر ڈالی۔۔۔“ عمران نے منہ بنا تے ہوئے

جواب دیا۔

”ہوا کیا ہے۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔“ کرنل فریدی نے پوچھا اور  
 جواب میں عمران نے بلیک زیر و سے ملنے والی تمام روپورٹ تفصیل سے  
 بتا دی۔

”اوہ۔۔۔ ویری بٹیہ۔۔۔“ اس کا مطلب ہے کہ ہم سے کوئی ہوتی  
 ہم نے اس گروپ کو ابھیست نہیں دی۔۔۔ درست وہ لوگ ایسا نہ کر سکتے۔۔۔  
 کرنل فریدی نے پاٹ بجھے میں کہا۔

”ہاں واقعی کرنل فریدی ہے۔۔۔ بہرحال اس گروپ نے یقیناً  
 کان سے لوگا سانکلنے کے لئے باقاعدہ پلانگ کی ہے اور اس  
 پلانگ کے تحت ہی یہ یہاں آتے ہیں۔۔۔ اور لازماً یہ پاکیشیا کے  
 راستے ہمام پہنچے ہوں گے۔۔۔ ورنہ اگر یہ ساگالینہ کے راستے دہاں علتے  
 تو تمہاری بلیک فورس انہیں چیک کر دیتی۔۔۔ اور پاکیشیا کے  
 راستے دہاں پہنچنے کا مقصد ہی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ لوگا سائے کر  
 والپس پاکیشیا کے راستے جانے کی بجائے ساگالینہ کے راستے فساد  
 ہوں گے۔۔۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ بجھے میں کہا۔

”کیوں۔۔۔ اس خیال کی وجہ۔۔۔“ کرنل فریدی نے پوچھا۔  
 ”اگر ان کی یہ پلانگ نہ ہوتی تو لازماً یہ اس طرح لکھنے عام قتل و  
 غارت نہ کرتے۔۔۔ ان کو معلوم ہے کہ اس قتل و غارت کے  
 نتیجے میں پاکیشیا کے حکام چونک پڑیں گے اور اگر یہ والپس ہوئے تو پھر  
 لازماً گرفتار ہو جائیں گے۔۔۔ اور انہیں یہ بھی اعلان ہو گی کہ  
 کان کھولنے کے لئے جو کہمپ لگایا گیا ہے وہ پاکیشیا کے علاقے

میں ہے اور پاکیشیا کے ماہرین اور عملے پر مشتمل ہے یونکہ معاہدہ کے مطابق چونکہ پاکیشیا کے علاقے کی طرف ہے، ہی کان کھولی جاتی تھی اس لئے پاکیشیا کے ماہرین بھی یہاں کام کریں گے اور جو زمرہ دستیاب ہوگا اُسے پاکیشیا ہیں الاقوامی منڈی میں فروخت کرے گا۔ البتہ ساگالینہ کے ماہرین اس کام میں اہماد کریں گے اور جو رقم و صول ہوگی وہ لصف نصف ہو جائے گی — اس طرح کان کھولنے سے لے کر زمرہ نکالنے اور فروخت کرنے تک سارا کام پاکیشیا نے ہی کرنا تھا۔ ساگالینہ نے صرف اخراجات کا نصف ادا کرنا تھا اور بس — اس طرح ان کے خیال کے مطابق ساگالینہ اس معلمے سے عملی طور پر علیحدہ ہو گا اور آسانی سے کافستان میں داخل ہو کر وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے” عمران نے کہا۔

اوہ — واقعی تمہارا آئیڈیا درست ہے — بہر حال اب کیا پروگرام ہے — میں بلیک فورس سمیت وہاں پہنچ جاؤں ”؟ کرنل فرسہریدی نے تیر لیجے میں کہا

”ہمیں — ابھی پاکیشیا کے دست و بازو میں اتنا بیل موجود ہے کہ وہ اپنے ماہرین کی ملاکت کا انتقام اس گروپ سے لے سکے۔ البتہ اگر ان میں سے کوئی فرار بھی ہوا تو ساگالینہ کی طرف سے ہی ہو گا۔ اور ہو سکتا ہے ان کے چھے بھی آنے پڑے — ورنہ میری کوشش تو بھی ہو گی کہ ان کی لاشوں کا گوشت پاکیشیا کے گدھوں کے پیٹ میں ہی جاتے ” عمران نے انتہائی سرد بھی میں کہا۔

”لیکن عمران! — صرف ماہرین کے مار دینے سے تو کان سے لوگا سا انہیں نہیں مل جلتے گا — اس کے لئے تو طویل وقت اور ہیچ پیدا میں نہیں چاہیے — پھر انہوں نے اس طرح کی احتمال حركت کیوں کی ہے — چونکہ فرمیدی نے بھی وہی سوال کر دیا جو بلیک زیر دنے کیا تھا۔

”آپ کی رپورٹ کے مطابق اس سشن کے چھے بلیک ہفتہ میں ہے — اور میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ بلیک ہفتہ سائنسی لحاظ سے انتہائی آئیڈی والش تنظیم ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے یہ لوگ ہمارے تصور سے بھی کہیں پہلے کسی خاص سائنسی ایجاد کے ذریعے لوگا سا حاصل کر لئے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس لئے میں نے احتیاطاً وہاں کان کے گرد خصوصی مقناطیسی زدن قائم کر دیا تھا۔ لیکن ہو سکتا ہے ان کے پاس اس کا بھی کوئی تود موجود ہو — بہر حال میں اب وہاں جا رہا ہوں۔ پھر ہمیں حالات ہونگے، دیکھا جائے گا” — عمران نے تیر لیجے میں کہا۔

”مجھے پیش ٹرانسپیر پر ساختہ ساختہ بنتے رہنا” — کرنل فرمیدی نے کہا۔

”ٹھیک ہے — اگر میں نے ضرورت محسوس کی تو ہضور کاں کروں گا — خدا حافظ” — عمران نے کہا اور پیسوں کریڈل پر رکھ دیا اب اس کے چہرے پر شدید سنجیدگی طاری ہو چکی تھی۔

”اب کیا پروگرام ہے آپ کا” — چونکہ زیر دنے پوچھا۔ ”تم صدقہ، سپن شکیل، تغیر اور جولیا کو کہہ دو کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر پیش ملٹری ایئر پورٹ پہنچ جائیں — کوٹا جیٹو ہی ہو گا۔

انہیں بتا دینا کہ ٹھام جائے ہے — ضروری سامان میں نے پہلے ہی ان تک پہنچا دیا تھا۔ اس لئے مزید تیاری کی انہیں ضرورت نہ پڑے گی میں وہیں ایسے روپٹ پر، ہی ان سے ملوں گا" — عمران نے کسی سے امداد کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر بغیر بدلیک زیرو کا جواب سُنسنے تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور بدلیک زیرو اس کے چہرے پر ابھر آنے والی کیفیت سے ہی سمح جھ گیا تھا کہ اب اس مادام کا نٹ گروپ کی طبیاں بھی سلامت نہ رہیں گی۔ اس نے لیسوں را اٹھایا اور جو لیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے تاکہ اُسے ہدایت دے سکے۔

هر طرف ویران پہاڑی چٹانیں چھیلی ہوتی تھیں اور مادام کا نٹ ایک چٹان کے چیچھے آنکھوں پر دُور بین لگاتے دُور ایک اوپنجی پہاڑی کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی کار بین موجود تھا اس کی آنکھوں پر بھی ایک طاقتور مگر جدید طرز کی دُور بین موجود تھی۔ دُور بین کے طاقتور عدسوں میں انہیں اس بڑی پہاڑی کے ایک چٹان پر ایک آدمی آگے بڑھا نظر آ رہا تھا اس کی پشت پر سیاہ رنگ کا تھیلا بندھا ہوا تھا۔

"کار بین! — یہاں پہنچا ہوا کہ فوجی یہاں بھڑکے نہیں بلکہ صرف اپنے آدمیوں کی لاشیں لے کر واپس چلے گئے" — درستہ ہمارے لئے خاصی مشکل پیش آ جاتی" — مادام کا نٹ نے دُور بین سے پہاڑی کو دیکھتے ہوئے کار بین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ مادام! — میں تو ہمیں سمجھا تھا کہ یہ لوگ یہاں پر طرف چھیل کر ہمیں تلاش کریں گے۔ لیکن انہوں نے یہی کا پڑوں سے کچھ دیر جائزہ

لیا اور پھر والپس چلے گئے — بس کان کھلنے کی دیر ہے پھر لوگا ساحسل  
کرنے میں زیادہ وقت نہ لگے گا اور جم آسامی سے سکل جائیں گے ” — کارپین  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

مجھے حصل خطرہ پاکیشا سیرٹ سروس کی طرف سے ہے لیکن ظاہر ہے  
سیرٹ سروس کو جب تک اطلاع ملے گی اور وہ لوگ پروگرام بنائ کر یہاں تک  
آئیں گے، ہم اپنا کام مکمل کر کے جا بھی چکے ہوں گے — اور کافرستان  
والے چونکہ ہر چیز سے بے خبر ہوں گے اس لئے ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ  
پیدا نہ ہو گی” — مادام کاتٹ سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چند کہاں نہیں جاسکتا مادام — پاکیشا سیرٹ سروس کے بارے میں —  
وہ اس قدر فعال تنظیم ہے کہ پاکیشا میں کہیں پڑتے بھی ہے تو انہیں خبر ہو جاتی ہے  
اس لئے تو میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اس کیمپ میں موجود افراد کو ہوش  
کر دیا جائے، مادام جائے تاکہ کسی کو علم ہی نہ ہو کے اور ہم اپنا کام کر کے یہاں  
سے سکل جائیں“ — کارپین نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

اب تمہاری تجویز مجھے درست تھیں ہو رہی ہے — مجھے یہ خیال بھی  
نہ تھا کہ یہاں کہیں قریب ہی فوجیوں کا کوئی اڈا ہو گا اور فائزگ کی آوازیں  
ان تک پہنچ جائیں گی — میرا تو خیال تھا کہ ان دیران پہاڑی علاقوں میں  
فائزگ کی آوازیں کس نے سُننی ہیں اور ان کا خاتمہ کر کے ہم مظلمن ہو جائیں گے  
ورنة ان کے ہوش میں آنے کا دھڑکا سر وقت لگا رہتا ” — مادام کاتٹ  
نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کارپین نے اس بار کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش  
ہو گیا۔

پہاڑی پر نظر آنے والا وہ آدمی چے سے دُورپین سے دیکھا جا رہا تھا اب

نظر آ رہا تھا۔ وہ شاید کسی غار میں گھس گیا تھا：“  
”پڑاکڑ آر تھر کان کو شناخت تو کر ہی لے گا۔ کہیں اس سے غلطی نہ ہو  
جاتے“ — کارپین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”اس کی ساری عمر اسی کام میں گذری ہے اور پھر اس کان کا سائنسی سرو  
بھی اس نے خود کیا تھا اس لئے اس کے نہ پہچاننے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں  
ہوتا“ — مادام کاتٹ نے کہا اور کارپین سر ہلاکر رہ گیا۔ لیکن اس سے  
پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید بات چیت ہوتی، مادام کی جیکٹ کی حبیب  
سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سناتی دینے لگیں اور مادام نے چونکہ کر حبیب  
میں ہاتھے والا اور ایک چھوٹا سا باکس باہر نکال لیا۔ آوازیں اسی میں سے آرہی  
تھیں اس نے اس پر لگا ہوا ایک بیٹھنے دیا۔

”ہیلو ہیلو — آر تھر کانگ مادام۔ اور“ — باکس میں سے ایک ردانہ  
آواز سنائی دی۔

”لیں — مادام اٹھنے نگ یو آر تھر۔ اور“ — مادام نے یہ بھی میں کہا۔  
”مادام! — یہاں کان کی صورت حال تبدیل ہو چکی ہے — کان کے  
پورے علاقے کے اردوگرد مقناع طبی میدان قائم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب اسے  
کھولنے کے لئے ڈانس اسٹ بہ استعمال نہیں ہو سکتے۔ اور“ — آر تھر کی آواز  
سنائی دی اور مادام اس کی بات سن کر بری طرح چونکہ پڑی۔

”کیا — کیا کہہ رہے ہو تم — میں تم بھی نہیں تمہارا مطلب۔ اور“ —  
مادام نے انتہائی حیرت بھرے ہجئے میں کہا۔

”مادام! — ان لوگوں کو شاید پہلے سے خطرہ تھا کہ کان کو تباہ کیا جاسکا  
ہے اس لئے انہوں نے یہاں خاص طور پر کان والے علاقے کے گرد ایسا

مفتا طیسی زدن قائم کر دیا ہے جس میں ہر قسم کا بم بلے کا درج ہوتا ہے۔ اس مفتا طیسی زدن کا مرکز پھر اڑی کی چوری پر ہو گا اور دلائیک پہنچا پھر اڑی کی ساخت کے مطابق انتہائی مشکل ہے۔ سوائے میلی کا پڑکے اور پہنچیں جایا جاسکتا۔ اور ”— آرھرنے جواب دیتے ہوتے کہا۔

”ادہ— ویری بیٹہ — پھر کیا ہو گا۔ اور ”— مادام نے انتہائی مالوس سے بچے میں کہا۔

”مادام! — ہمہ میں ہیلی کا پڑھاصل کرنا ہو گا — یہ فوجی یہاں ہیلی کا ڈروپ پر آتے ہیں اس لئے ان کا اڈا کہیں قریب ہی ہو گا۔ اگر ہم دلائیک سے ہیلی کا پڑھا جائیا جاسکتا ہے اور مشن کو آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ درد نہ ہمیں۔ اور ”— آرھرنے جواب دیتے ہوتے کہا۔

”ادہ — یہ تو انتہائی مشکل کام ہے — فوجی اڈے کی حفاظت اور نگرانی تو پھر ٹوپیوں پر لگاتے گئے آلات سے کی جا رہی ہو گی اس طرح تو ہم نظر ڈالیں میں آ جائیں گے اور وہ ہمیں ایک لمبے میں بھون ڈالیں گے۔ اور ”— مادام نے انکار میں سر ہلا تے ہوئے انتہائی پرلیشان سے بچے میں کہا۔

”پھر مادام — اب کیا ہو سکتا ہے — اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہاں ایسی حرکت کی جاسکتی ہے تو ہم اس کا توڑ بھی ساختہ لے آتے — لیکن اب انتہی میگنت کہاں سے لایا جاتے۔ اور ”— آرھرنے جواب دیتے ہوتے کہا۔

”اوے کے — تم واپس آ جاؤ — اب اس بارے میں سوچنا پڑے گا۔ اور اینہے آں ”— مادام نے کہا اور ڈرال نسیمہ کا بیٹن آف کر دیا۔

دُورہن اب اس کے گھنے میں لیک رہی بھی چہرے پر شدید پرلیشانی کے آثار نمایاں تھے۔

”اب بتاؤ کہاں! — یہ تو ہم برمی طرح پھنس گئے ”— مادام نے کہا۔

”کہا جس کے چہرے پر بھی پرلیشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ مادام! — اب اس کے سوا اور کوئی حل نہیں کہ کوئی ہیلی کا پڑھا غواہ کا جائے لیکن یہ فوجی اڈے والی تجویز غلط ہے البتہ ایک اور صورت ہو سکتی ہے۔ سرت ہماری مدد کرے ”— کہا۔

”وہ کا — ؟ مادام نے چونکہ کر پوچھا۔ ”مجھے یقین ہے کہ یہاں فائزگ اور ان لوگوں کی بلاکت کی خبر پا کیشایکٹ سروں تک پہنچ گئی ہو گی اور اس کے علاوہ ہماری یہاں آمد سے بھی پا کیشایکٹ سروں بخوبی واقعہ بختی اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ہم لوگوں نے کس طرح کام کرنا ہے لیکن شاید انہیں یہ علم نہ تھا کہ ہم اتنی جلدی یہاں پہنچ جائیں گے۔ ہو سکتے ہے ہمارے نکامو جانے سے وہ بھی سمجھے ہوں کہ ہم جلدی یہاں نہ آیں گے۔ اس لئے انہوں نے احتیاطاً اس کان کے گرد ایسا مفتا طیسی زدن قائم کر دیا کہ اس کو توڑا نہ جا سکے اور ہم بے بس ہو جائیں۔ انہیں چونکہ یہ بھی علم ہے کہ یہاں فوجی

اڈا موجود ہے اس لئے ہم یہاں ہیلی کا پڑھ پہنچیں آ سکتے اس لئے انہوں نے اس کا مرکز پھر اڑی کی چوٹی پر قائم کر دیا ہے لیکن اب جبکہ انہیں اپنے آدمیوں کی بلاکت کی خبر ملی ہو گی تو وہ انتہائی تیز رفتاری سے یہاں پہنچیں گے اور ان کے لئے لازماً انہوں نے ہیلی کا پڑھ استعمال کرنے ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہو تو یہ تو پھر یہ چالنس ہو سکتا ہے کہ ہم انہیں اس طرح گھیر لیں کہ ان کا ہیلی کا پڑھا غواہ کے ان پر بھئے فائزگ کر کے ان کا خاتمہ کر دیں پھر اسی ہیلی کا پڑھ سے میگنت زدن ختم گا۔

کر کے اپنامش آگے بڑھائیں لیکن اس کے لئے ہمیں خصوصی پلانگ کرنی ہوگی۔ کیونکہ وہ لوگ انہمی تربیت یافتے سیکرٹ اجنبی ہیں۔ پہلے کی طرح ہم سے مخذلیات کے مابرہ نہیں ہیں کہ انہیں علم ہی نہ ہو سکا تھا اور ہم نے انہیں بلاک کر دیا تھا۔ — کاربین نے کہا۔

اوہ — دیری گذ کاربین! — واقعی ان حالات میں تمہاری یہ تجویزِ انہمی شاندار ہے۔ ہیسلی کا پڑکی مدد سے ہم انہیں ان پہلوں پر آسانی سے گھیر کر مار جی سکیں گے۔ ہمارے پاس ایساسلحہ دافر مقدار میں موجود ہے کہ وہ چنانوں کی اوٹ اور غاروں کے اندر پناہ لیکر بھی نہ پڑھ سکیں گے۔ ادھر فوجی اڈے والے یہی سمجھیں گے کہ پاکیشی سیکرٹ سروں ہمارے خلاف کارروائی کر رہی ہے اس لئے وہ مداخلت بھی نہ کریں گے اور ہم آسانی سے اپنامش مکمل کر کے انہی ہیسلی کا پڑوں کے ذریعے ہی کافرستان کی سرحد میں داخل ہو کر نکل جائیں گے۔ — مادام نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

وہ بعد کی بات ہے مادام — پہلے منش تو مکمل ہو۔ میرے ذہن میں اس کے لئے ایک خاص پلانگ موجود ہے — آئیے گردپ کو اکٹھا کریں تاکہ میں اس پلانگ کے تحت انہیں ہدایات دے سکوں — کاربین نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے چلو — آرخہ بھی سیدھا وہیں آئے گا — مادام نے سر ہلاتے ہوتے کہا اور پھر وہ دونوں چنان کی اوٹ سے نکل گرا ایک طرف بڑھ گئے۔

” عمران صاحب! — کیا ہم براہ راست ہیسلی کا پڑو ہیں ڈیام پہاڑی کے قریب جا کر آتا ہیں گے؟ — ہ صقدر نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ ” نہیں — وہ لوگ ہیسلی کا پڑو دیکھتے ہی چوکا ہو جائیں گے اور ہو سکا ہے کہ ان کے پاس ایساسلحہ ہو کہ وہ بیچے سے فائز کر کے اسے تباہ کر سکیں۔ اس لئے میری پلانگ ہے کہ ہم ہیسلی کا پڑر ڈیام پہاڑی کے عقبی طرف خاموشی سے

آمار دیں گے۔ اس کے لئے میں تے ایک خاص راستہ تلاش کیا ہے جہاں سے ہم بھی پرواز کرتے ہوئے آگے بڑھے تو سامنے کے رُخ سے ہیلی کا پڑا نہیں نظر نہ آتے گا" — عمران نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "میں بھی ہمی سوچ رہا تھا عمران صاحب" — صدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اب تم بھی سوچنے لگ گئے ہو" — سارک ہو — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صدر بے اختیار جھیٹپ ساگیا۔

"تم سے زیادہ اچھا سوچتا ہے صدر" — جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا وہ صدر کی واقعی دل سے عزت کرتی تھی۔

"ای لئے اس کا چہرہ گراموفون ریکارڈ بننا چاہا ہے" — اور یہی سوچنے کا حال رہا تو بھاری سہرے میں بھی نہ چھپ سکیں گی جھریاں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی کھل کر نہیں پڑی۔

"تم نے اپنا چہرہ دیکھا ہے کبھی" — اپنور کی طرح سوکھتا جا رہا ہے" — توزیر جواب تک خاموش بیٹھا تھا یک لمحت بول پڑا۔

"اپنور تو زیادہ پستہ ہوتا ہے لیڈریز کو" — تربوز کی طرف تو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتیں — کیوں جولیا" — عمران نے جولیا سے مخالف ہو کر کہا اور اس بار صدر اور کیپن شکیل کے ساتھ ساتھ جولیا بھی نہیں پڑی۔

"بس سوائے باتوں کے اور بتیں آتا ہی کیا ہے" — توزیر نے خفیف ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر کچھ آتا ہو ما تو میں سیلان کی تختواہ نہ بڑھا دیتا" — کم از کم اس منگ کی وال سے تو جان چھوٹ جاتی" — عمران نے آتا کے لفظ کو نئے معنی پہنچاتے

ہوتے کہا اور اس بار تو بھی خچاہنے کے باوجود نہیں دیا۔

"عمران! — اس مادام کائنٹ کو تم کسے جانتے ہو" — اچھا کہ جولیا نے پوچھا یا اور پوچھے۔ میٹھے ہوتے صدقہ اور کیپن شکیل دونوں کے بیوں پر ہنکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔

"تمہارے چیف نے تعارف کرایا ہے۔ ویسے جتنی تعریفیں اس نے کی ہیں اس سے تو یہی لگتا ہے کہ مادام کائنٹ لازماً کوئی پری ہو گی" — عمران نے بڑے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"چیف اور کسی کی تعریف کرے — کیوں جھوٹ بول رہے ہو" — جولیا نے تنک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو تمہاری بھی تعریفیں کرتا رہتا ہے" — عمران نے کہا۔

"اچھا — چیف میری تعریف کرتا ہے" — جولیا نے انتہائی مستر بھرے لمحے میں کہا۔ اس کا چہرہ یہ سن کر ہی کھل اٹھا تھا کہ چیف اس کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے جولیا کے لئے حسن کا درکردگی کا یہ سب سے بڑا تمغہ تھا۔

"ہاں! — کہتا ہے۔ دیکھو جولیا بڑھی ہو کر بھی موٹی نہیں ہوئی" — عمران نے کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو" — جولیا نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

"کمال ہے — تم تعریف کو بکواس کہتی ہو۔ لوگ تو تعریف سننے کے لئے باقاعدہ رقم خرچ کرتے ہیں" — عمران نے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ بات مزید بڑھتی کہ میلی کا پڑ کاٹاں سینیٹ کاں دینے لگا۔ عمران نے چوک کر رہا تھا بڑھایا اور اس کا بُن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو — میلی کا پڑ پاکٹ — شاخت کراؤ۔ اور" — بولنے والے

ہیلی کا پڑھا صی تیز رفرازی سے چٹانوں کے درمیان سے انہیاں نجی پرواز  
کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ بعض جگہ میں تو ایسی آجائی تھیں کہ ہیلی کا پڑھ کے  
اور پر گھوستے ہوئے پنکھے کے پر دونوں طرف چٹانوں سے صرف چند انہوں  
کے فاصلے پر سے گزر جاتے تھے لیکن عمران انہیاں مہارت سے اُسے  
چٹانوں سے نکلتے بغیر اڑاتے لئے جا رہا تھا۔ پھر ایک جگد گھوم کر کس نے  
ہیلی کا پڑھ کی رفتار آہستہ کی اور اُسے ایک بلند پہاڑی کے دامن میں ایک کھلی  
چھان پر اتاد دیا اور ان سب نے الٹیناں کے طویل سالن لئے کیونکہ پہاڑی  
چٹانوں میں اس قدر خطرناک پرواز کی وجہ سے وہ لاشعوری طور پر اپنے  
سالن روکے بیٹھے تھے۔

اب یہاں سے میں پیدیں اور بھر کر آگے بڑھا ہو گا — وہ لوگ اس  
پہاڑی کی دوسری طرف اور سائیڈ کی سخت پر ہوں گے — عمران نے کہا  
اور نیچے اتر آیا۔ صدقہ، کیپن شکیل اور تنور تمیزوں نے عقب میں پڑے  
ہوتے چاروں ہتھیں بھی نیچے اماڑے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے مھیلوں  
کے ساتھ پڑی ہوئی مشین گئیں بھی انھالی تھیں۔ ایک ایک بیگ ان چاروں  
نے اپنی اپنی لپٹ پر لاد لئے جب کہ جو لیا نے صرف مشین گن لی تھی۔  
”تنوریا — تم ذرا اور جا کر چکیں کرو۔ ہو سکتا ہے ہیلی کا پڑھا بھی نظر  
آگیا ہو اور وہ پھٹے ہوتے ہوں“ — عمران نے تنوری سے مخاطب ہو کر  
کہا اور تنوری سر ہلا کا ہوا آگے بڑھا اور تیزی سے چٹانیں مچلانگتا ہوا اور پر  
چڑھنے لگا۔

”کیپن شکیل اور صدقہ! — تم دونوں دامیں طرف سے آگے بڑھو گے  
جب کہ میں اور جو لیا پائیں طرف سے جائیں گے“ — عمران نے کہا اور

کا بچہ انہیاں کی رفت بھا اور عمران سمجھ گیا کہ اسے اس پہاڑی میں واقع فوجی  
اڑے سے کاں کیا جا رہا ہے۔ گویہ فوجی اڑا ٹام سے کافی دوڑ واقع بھا کیونکہ  
ٹام پہاڑی تباہک سا گالینڈ کی سرحد کے اوپر جی واقع تھی اسی لئے تو وہ دونوں ملکوں  
کی مشرک کملکیت قرار دی گئی تھی۔

”سپیشل فلامٹ — الیون نررو الیون — اور“ — عمران نے تیز اور حکماء  
لہجے میں کہا۔

”سپیشل کوڈ پہاڑی، اور“ — اس پار دوسری طرف سے بولنے والے  
کا بچہ زرم تھا۔

”سپیشل کوڈ — پرش آف ڈھمپ — اور“ — عمران نے کہا۔  
”اوے کے — آپ کہاں لینڈ کریں گے، اور“ — یہ دوسری طرف سے  
اس بار مودو بانہ لہجے میں کہا گیا۔

”ہم ٹانچی لائن پر پرواز کرتے ہوئے ٹام کے شمالی طرف اُتھیں گے۔ اور“  
عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے — ہو ہم بالکل صحیح ہے — اور اینڈ آل“ — دوسری  
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی باہر بڑھا  
کر ٹرنسپریٹ کر دیا۔

ہیلی کا پڑھا ب پہاڑی علاقے میں داخل ہو چکا تھا۔ عمران نے اس کی  
بلندی کم کرنا شروع کر دی اور محتوا دیر بعد ہیلی کا پڑھ پہاڑیوں کے اندر خالی  
نیچی پرواز کر رہا تھا اور عمران بڑی مہارت سے ہیلی کا پڑھ کو سنگ پہاڑی سلسلے  
کے اندر اڑا کا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا کیونکہ اس حالت میں ہیلی کا پڑھ اڑانے کے  
لئے سکن ذہنی ارتکاز کی ضرورت تھی اس لئے وہ سب خاموش بیٹھے ہوتے تھے۔

کچھ میں شکل اور صفت تیزی سے دایس طرف کو بڑھ کر جب کہ عمران جو لیا سمیت میں طرف کو بڑھاتا گیا۔  
تقریباً دو گھنٹے کی میں مشقت کے بعد وہ سب سامنے کے رُخ جا کر اکٹھے ہو گئے لیکن کمیں بھی کوتی آدمی یا اس کی جگہ انہیں نظر نہ آئی سب کے چہرے پیشے سے شرابور ہو رہے تھے اور ویران پہاڑیاں دُور دُور تک پھیلی ہوئی تھیں۔

کیا مطلب — یہاں کوتی آدمی بھی نہیں ہے — وہ کہاں جا سکتے ہیں — عمران نے حیرت ہرے لمحے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔  
ہوسکتا ہے کہ فائزگ کے بعد وہ فرار ہو کر دُور کمیں چھپ گئے ہوں کہ موقع ملنے پر پھر آگئے آئیں — جو لیتے ہوئے چباتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمجھے وہ سب اپنے عقب سے آتی ہوئی ایک آواز سن کر رُنی طرح اچھل پڑے۔ یہ میں کا پڑکی مدھم سی آواز ہے۔

اوہ! — یہ تو ہمارا میں کا پڑ ہے — عمران نے تیز لمحے میں کہا۔  
اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔  
لیکن اسے کون چلا رہا ہے؟ — ہبے نے حیرت سے منکھوئے ہوئے کہا۔

ویری بیٹہ — ہمیں باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے — حلہ کردا دھر بھر کر چنانوں کے پیچھے ہو جاؤ — عمران نے یکجاں ہیچخ کر کہا اور پھر جو لیا کا بازو پکڑے وہ تیزی سے ایک چنان کی طرف دوڑ پڑا۔ نھوڑی دیہ بعد وہ سب ادھر ادھر بھر کر مختلف چنانوں کی اوٹ لے چکے تھے عمران کے ہونٹ پیچے ہوتے تھے اور چہرے پر شدید ترین سنجیدگی تھی۔

اسی لمجھے ہمام پہاڑی کی دوسری طرف سے خاصی بلندی پر ان کا ہیلی کا پڑ  
ہوا میں اٹھتا ہوا نظر آنے لگا۔ وہ مسل اور بلندی کی طرف جا رہا تھا اور پھر  
ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ پہاڑی کی چوٹی پر ہمیشہ گیا۔ میں کا پڑکی بلندی اور  
ناصلہ اتنا تھا کہ اُسے بہت بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔

عمران کی تیز نظر میں کا پڑ پر جبی ہوتی تھیں۔ پہاڑی سے کچھ اور جا کر  
میں کا پڑ متعلق ہو گیا اور پھر کس میں سے سُرخ رنگ کے تین میزائل کیے بعد  
دیگرے چوٹی پر ہٹکے گئے اور خونناک دھماکوں سے پہاڑی کی چوٹی کو بچ  
اٹھی اور بڑی بڑی چنانیں اور پھر اپر سے پیچے پہاڑی کے چاروں طرف  
بادشاہ کی طرح برستے گئے۔

”مھاگو — یہ چنانیں اور پھر ہمیں پہیں کر رکھ دیں گے“ — عمران  
نے چیخ کر کہا اور پھر وہ سب جو پہاڑی کے دامن میں، ہی چنانوں کی اوٹ  
میں پیچھے ہوتے تھے پہاڑی خروشوں کی طرح اور سے گرتی ہوئی ان  
چنانوں کی رُخ سے دُور بھاگنے لگے اور پھر وہ علیحدہ علیحدہ غاروں میں گھسے  
ہی تھے کہ یکجاں ہولناک گردگردابہت کے سامنہ ان غاروں کے سامنے  
سے گزر کر پیچے گریں۔ چھوٹے بڑے پھر ابھی تک بادشاہ کے قطروں کی  
طرح مسل گردہ ہوتے۔ میں کا پڑا بھی تک چوٹی کے اور پر ہی متعلق تھا  
پھر وہ تیزی سے پیچے آنے لگا اور عمران جو غار کے دامنے پر بیٹھا ہوا تھا  
نے باہت میں پکڑی ہوئی میں کن کا رُخ اس کی طرف کر لیا لیکن میں کا پڑ  
ایک مخصوص بلندی پر آ کر رُک گیا اور دوسرے لمجھے ایک سُرخ رنگ کا کیسپول  
فضا میں تیرتا ہوا تھیک اسی غار کے دامنے کی طرف آتا کھاتی دیا جس  
غار کے دامنے پر عمران اور اس کے پیچھے جو لیا تھی۔ عمران بھلی کی سی تیزی

سے مڑا اور اس نے جولیا کو زور سے دھنکا دے کر خود بھی غار کی اندر ونی طرف چلانگ لگادی۔ دوسرے لمحے غار کے دھانے پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور کئی پھر فرش پر پڑے عمران اور جولیا کی پشت سے ٹھرائے اور انہیں یوں محسوس ہوا ہے ان کے جسموں پر گولیوں کی بارش ہو گئی ہو۔ اس کے سامنے ہی ازیز دھماکے بھی سنائی دیتے رہے۔ عمران تیزی سے اٹھا اسے اپنی پشت پر خون نکلنے اور زخموں کا احساس ہوا لیکن یہ جسم انہمی تھے کیونکہ پھر وہ کی ریت اس کے جسم سے مگرائی تھی۔ کوئی بڑا زخم نہ آیا تھا۔ عمران ہونٹ پر ہینچے تیزی سے دوبارہ دہانے کی طرف بڑھا۔ اس نے دیکھا کہ سیلی کا پڑا ب مرد کر والیں ٹام پہاڑی کے اور پہ پڑھنی کی طرف چارا تھا اور پھر عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے سیلی کا پڑھنی کے عقبی طرف اتر کر اس کی نظریوں سے غائب ہو گیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے عمران ہمارے ساتھ ۔۔۔ جولیا تے انہمی پریشان سے بچے میں کہا۔

”بھیں انہمی خوچبورتی سے ٹریپ کیا گیا ہے ۔۔۔ تم بھیں بھڑو۔ میں سامنھیوں کا پتہ کرتا ہوں ۔۔۔ بھیں اب فوری طور پر کوئی پلانگ کرنی ہو گی ورنہ اس طرح تو ہم مارے جائیں گے“ ۔۔۔ عمران نے مرد کر ہینچے کھڑی جولیا سے کہا اور پھر مشین گن باختہ میں لئے وہ غار کے دہانے سے بوجونہناک پم لگنے سے کافی فراخ ہو چکا تھا، باہر کو دیکھا اس کے ساتھ ہی اس نے صفائی اور تنظیر کو آواریں دینا شروع کر دیں۔ سخواری دیر بعد صفائی کیشیں شکیل اور تنظیر تینوں کی طرف سے جواب مل گیا اور وہ اپنی پناہ گاہوں سے نکل کر باہر چنانوں پر آگئے۔ صفائی معمولی سانگڑا رہا تھا

شاید اس کی ٹانگ پر چوت آئی تھی ۔

اکھٹے ہونے کی بجائے ایک ایک کر کے چھیل کر عقبی طرف چلو۔ خیال رکھنا یہ دوبارہ اچانک آکر فاتر کھولیں گے ۔۔۔ یا ہو سکتے ہے کہ ان کے کچھ ساتھی زمین پر بھی چھپے ہوئے ہوں۔ ”عمران نے پہنچ کر کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے مڑے اور پھر چنانوں کو پھلانگتے ہوئے اس کی نظریوں سے غائب ہو گئے۔

”اوی جولیا۔۔۔“ عمران نے جولیا سے غماطلہ ہو کر کہا اور جولیا بھی دہانے سے باہر آگئی۔ پھر وہ دونوں تیزی سے دوڑتے اور وگروں کے علاقے کو چیک کرتے مختلف چنانوں کی اوٹ لیتے دایسیں طرف کو بڑھتے رہے لیکن سیلی کا پڑھر دوبارہ انہیں نظر نہ آیا تھا۔ اس کے باوجود وہ مسل دوڑتے اور خاصا لمبا چکر کاٹ کر جام پہاڑی کے عقبی طرف پہنچ گئے۔ اب انہیں دوڑ سے سیلی کا پڑا ایک چنان پر کھڑا اعتماد دکھائی دے رہا تھا۔ ”میرے خیال میں یہ لوگ ادھر اور ہر چھپے ہوئے ہوئے تاکہ ہم جسے ہی سیلی کا پڑھ کے قریب پہنچیں۔ یہ سمجھوں ڈالیں“ ۔۔۔ یک چنان کی اوٹ میں رک کر اپنے ہوئے جولیا نے کہا۔

”تمہارا خیال درست ہے۔ لیکن جس انداز کی انہیوں نے پلانگ کی بے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ ذہنی طور پر انہمی تیزی ہیں ۔۔۔ ہو سکتا ہے ان کا مقصد ہی ہو کہ ہم اس چکر میں سیلی کا پڑھ کے قریب نہ جائیں اور انہیں چھپے ہوئے انہیں چیک کرتے رہیں اور یہ اس دوران کوئی خاص مشین مکمل کر لیں ۔۔۔ یعنی بہر حال محتاط رہنا ہو گا“ ۔۔۔ عمران نے کہا اور غور سے احول کا جائزہ لیتا رہا۔ کچھ دیر بعد اُسے دوڑ سے تنور چنانوں کی اوٹ لیتا ہوا

سیلی کا پڑکی طرف بڑھتا دکھاتی دیا اور وہ اسے دیکھ کر چونک ٹڑا۔  
”یہ تنویر لگ رہا ہے“ — اسی لمجھے جو لیا نے بھی اسے پہنچانے ہوتے  
کہا اور عمران نے صرف اثبات میں سر ہلاکئے پر ہی اکتفا کیا۔  
تنویر انتہائی احتیاط بھرے انداز میں بھیلی کا پڑکی طرف بڑھ رہا تھا لیکن  
صعدر اور کپیٹن شکیل سلمنے نہ آتے تھے اس سے عمران ان کی سکیم سمجھ گی  
کہ وہ اسے کوڑے رہتے ہوں گے۔ ابھی تنویر بھیلی کا پڑکے قریب نہ پہنچا تھا  
کہ پہاڑی کی اس طرف سے جدھر عمران اور اس کے سانحیتوں پر فائزگنگ کی  
گئی تھی ایک خوفناک دھماکہ سناتی دیا اور پھر خوفناک دھماکوں کا ایک طویل مسلسلہ  
ساقیل پڑا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان دھماکوں سے پوری پہاڑی کوی اڑایا  
جانا مقصد ہو۔  
”یہ کیا ہو رہا ہے“ — جو لیانے دھماکے کی آواز سنتے ہی بڑی طرح  
چونکتے ہوئے کہا۔

میرا خیال درست نکلا — یہ لوگ واقعی انتہائی شاطر ثابت ہو رہے ہیں  
آؤ“ — عمران نے ہونٹ بھینپتے ہوئے کہا اور پھر چپان کی اڈٹ سے  
نکل کر انتہائی پیزر فاری سے بھیلی کا پڑکی طرف دوڑتے لگا۔ ادھر تنویر بھی اب  
بھیلی کا پڑک پہنچ گیا تھا اور بھیلی کا اس پر فائزگ بھیخ کی گئی تھی۔ ادھر  
عمران اور جو لیا کو اس طرح دوڑ کر بھیلی کا پڑکی طرف آتے دیکھ کر چنانوں کی  
ادٹ میں چھپے ہوئے کپیٹن شکیل اور صعدر بھی سامنے آگئے تھے اور ھوڑی  
دیر بعد وہ سب بھیلی کا پڑکے قریب پہنچ گئے۔ بھیلی کا پڑک غالی کھڑا ہوا تھا۔

”یہ دھماکے کیسے ہو رہے ہیں عمران صاحب!“ — اور یہ لوگ بھیلی کا پڑک  
کو کیوں غالی چھوڑ گئے ہیں“ — ہ صعدر نے حیرت بھرے ہوئے میں کہا۔

”خوبصورت پلانگ کی ہے انہوں نے — پہلے انہوں نے ہم پر  
فائز کیا اور پھر بھیلی کا پڑ رہا تھا آثار دیا۔ ظاہر ہے ہم نے ان کے پیچے ہیاں  
آماختا۔ یہ اس دوران ہم سے چھپ کر دوسرا طرف پہنچ گئے — میں نے  
کان کو زرد تھی کھولنے سے بچانے کے لئے اس کے گرد تھا طیسی زون قائم  
کرایا تھا جس کا مرکز پہاڑی کی چوٹی پر رکھا گیا تھا تاکہ سواتے بھیلی کا پڑ کے  
کوئی اور پہنچ نہ سکے — انہوں نے ہماڑا بھیلی کا پڑ لیا اور چوٹی پر ہم مادر کر  
یہ مرکوز ختم کر دیا۔ اب ہم ادھر آتے ہیں تو یہ ڈاٹا منٹ بھوں سے  
کان کھول رہے ہیں — اور اس سے آخری بات یہ کہ ہم جیسے ہی  
اس بھیلی کا پڑ میں سوار ہو گے، یہ ریموٹ کنٹرول بھم کی مدد سے بھیلی کا پڑ کو  
اڑا دیں گے۔ اس طرح ان کی پلانگ کامیاب اور ہم اپنی حماقتوں سمیت  
ختم“ — عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے یہ پلانگ  
منحالوں کی بجائے اس کی اپنی ہو۔

”تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے یہ پلانگ تمہاری فیور میں ہو“ —  
تنویر سے نہ رہا جائسکا تو اس نے بات کرہی دی۔  
”بڑے عرصے بعد اچھی پلانگ کرنے والا کوئی آدمی نہ کرایا ہے تنویر۔  
بہر حال اب اس بھیلی کا پڑ کو پوری طرح چیک کرنا پڑے گا“ — عمران نے  
کہا اور اپنی پشت پر لدے ہوئے بیک کو اس نے آثار کرنے پر رکھا اور پھر  
اُسے کھول کر اس کے اندر ایک خیفہ خلنتے سے اس نے انتہائی جدید ترین  
ساخت کا ایک گائیکر کالا اور اسے صعدر کی طرف بڑھا دیا۔

”اسے چیک کرو صعدر۔ اندر سے بھی اور باہر سے بھی — خاص طور  
پر پہنچے سے“ — عمران نے کہا اور صعدر کا یکر لے کر بھیلی کا پڑ کی طرف

بڑھ گیا۔

وہ ملک کے اپنے ہو گئے تھے۔ صرف ان کی بازگشت پہاڑیوں میں  
گونجتی سماں دے رہی تھی۔

یہ کان کھول بھی لیں۔ تب بھی یہ لوگ اسکے نکال سکیں گے؟

کان کھل جائے تو سب کچھ سمجھ میں آنے لگتا ہے۔ عمران نے  
مکر اتے ہوئے کہا اور جو لیانہ چاہئے کے باوجود بھی مکرا دی کیونکہ عمران نے  
کان کھلنے کو محاورے کی طرف لے جا کر بات کر دی تھی۔

ویسے عمران صاحب! — مس جو یا کی بات قابل غور ہے۔ کان  
سے کوئی بھی پتھر نکالنا خاصا پتھیدہ سائنسی سند ہے۔ ان بوادرات  
کی تو پتھروں کے اندر رکیں چلتی ہیں جوہیں بڑے ماہر انداز اور انہی سائی  
پتھیدہ مشینری سے ہی کھود کر باہر نکالا جاتا ہے۔ — اس پارکیشن شکل میں  
نے بات کرتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اس قدر شاطر انہوں رکھنے والے افراد نے اس کا  
بھی کوئی نہ کوئی حل سوچ رکھا ہوگا۔ — لوگ اس نکال بھی لیں تب بھی یہ  
اسے یہاں سے نکال کر لے جانے پر تو مجبور ہوں گے اور یہی سند ان کے  
لئے سب سے مشکل ہوگا۔ — عمران نے سخیدہ بیچے میں کہا۔ اسی لمبے  
صفدر بیسلی کا پتھر کی طرف سے واپس آگیا۔

”عمران صاحب! — حیرت انگریز روزگار سے۔ پورا بیسلی کا پتھر صاف  
ہے۔ گائیکر کہیں نہ لاتک نہیں۔ حالانکہ میں نے اس کے پائیداؤں سے  
لے کر اس کے اوپر پٹکھے تک سب جگہیں اچھی طرح چینک کر لی ہیں۔“

صفدر نے حیرت بھرے بھرے میں کہا۔  
”ان لوگوں نے واقعی مجھے بھی حیران کر دیا ہے۔ — اس کا مطلب  
ہے کہ یہ ذہنی طور پر خلصے ایڈ والنس واقع ہوتے ہیں۔ آؤ پھر۔  
عمران نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا اور بیسلی کا پتھر کی طرف فرٹ گیا۔ بیسلی کا پتھر  
میں بیٹھنے کے بعد اس نے صفردر سے گائیکر لے کر سیٹوں اور حصتی کہ  
مشینری تک کوئی چیک کیا۔ لیکن واقعی کہیں بھی گائیکرنے کوں نہ دی جئی  
اپ تو عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔  
بہر حال اس نے بیسلی کا پتھر شارٹ کیا اور دوسرا سے لمبے بیسلی کا پتھر فضایاں  
انھماں چلا گیا۔ عمران اسے پہاڑی کی چوٹی کی طرف لے جا رہا تھا تاکہ انہیں  
بلندی پر پہنچ کر وہ ان لوگوں کے سامنے آتے درد وہ اسے کسی میراں  
سے بھی پہنچ سے ہٹ کر سکتے تھے۔ عمران کا ذہن مسلسل سوچنے میں  
مصروف تھا کہ آخر انہوں نے بیسلی کا پتھر کو اس طرح درست حالت میں  
کیوں چھوڑ دیا ہے۔

کئے کبھی بھی سیلی کا پڑیں داخل نہ ہوتا — اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ ہمیں لوگا سانکھا کر لے جانے کے لئے سیلی کا پڑ کی فرودت پڑنی ہے اگر ہیلی کا پڑ تباہ ہو جاتا تو لوگا سایہاں سے سکال کر لے جانے میں خاص مشکل پیش آتی۔ اس لئے میں نے پلانگ ہی الیکٹریکی ہے کہ ہیلی کا پڑ بھی ہمیں صحیح اور درست حالت میں مل جائے اور یہ لوگ بھی ختم ہو جائیں۔

کاربین نے مکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ کیا مطلب ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔“ — مادام کاٹ نے انتہائی حیرت بھر لے چکا۔

”ابھی آپ کے سامنے اس کا عملی منظاہرہ ہو جائے گا۔“ ہیلی کا پڑ کو سامنے تو آئے دیں۔ — کاربین نے مکراتے ہوئے کہا اور مادام کاٹ خاموش ہو گئی۔

محضہ دیر بعد وہ دونوں ہی چونک پڑے کیونکہ اب انہیں ہیلی کا پڑ چاہم پھاڑی کی چھوٹی پر منڈلا تا ہوا نظر آ رہا تھا۔

”ہیلی کا پڑ نظر آ رہا ہے۔“ — مادام نے کہا۔

”یہ مادام۔“ — کاربین نے کہا اور پھر خاموش ہر گیا۔ اس کی نظریں ہیلی کا پڑ پڑھی ہوتی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے اپنے ساقھہ رکھے ہوئے چھوٹے سے باکس کو اٹھایا اور اس پر لگے ہوئے ایک بہن کو دبا کر اسے منہ کے قریب لے آیا۔

”ہیلو۔“ کاربین کا لگا۔ اور ”— کاربین نے تیز اور تحکما نہ لے چکا۔

”یہ۔ ہارو بے اٹنگ۔ اور۔“ — باکس سے ایک آواز سنائی دی۔

کاربین اور مادام کاٹ دونوں ٹیام پھاڑی سے کافی فاصلے پر ایک دیس و غریب غار کے داخلے کے درمیان اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کی آنکھوں سے دو بیسیں فٹ تھیں اور ان کی نظریں ٹیام پھاڑی سے پیچے گرنے والی بڑی بڑی چھانوں پر جبھی ہوتی تھیں۔ دھماکوں کی بازگشت سے پورا علاقہ گونج رہا تھا۔

”کاربین!“ — تمہاری یہ پلانگ کم از کم میری سمجھے میں تو ہمیں آتی کہ تم نے ہیلی کا پڑ اس طرح صحیح حالت میں ان لوگوں کے حوالے کر دیا ہے۔“ — مادام کاٹ نے ہونٹ پڑھاتے ہوئے کہا۔

”مادام۔“ آپ عمران کو نہیں جانتیں۔ وہ انتہائی شاطرانہ ذہانت کا مالک ہے۔ — اگر آپ کے کہنے کے مطابق — میں ہیلی کا پڑ میں کوئی بم نصب کر دیتا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو فضا میں ہیلی کا پڑ سمیت تباہ کیا جاسکے۔ — تو یہ تصویبہ یقیناً ناکام ہو جاتا کیونکہ عمران بغیر اچھی طرح چینگ

بیلی کا پڑھنے پے آنے لگا اور کاربین کے لبوں پر زہری مسکراہٹ رنگ لگی۔ اس نے جلدی سے جیب سے ایک ریموت کنٹرول جیسا آلہ نکال لیا اس آئے پرہ تین بیٹن لگے ہوئے تھے۔ مادام کائنٹ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی اُسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہی تھی۔

بیلی کا پڑھ کافی نہیں ہے اگر معلق ہو گیا۔ کچھ دریک اس طرح معلق رہنے کے بعد وہ تیزی سے گھوما اور پھر دوبارہ پہاڑی کی طرف ڈھنے لگا پھر وہ اس بیک جا کر جہاں سے چائیں اور پھر گرے تھے معلق ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ وہ ایک سطح چمن پر جا کر نکل گیا۔ اسی لمجھے کاربین نے ہاتھ میں پکڑ ہوئے آئے کا ایک بیٹن دیا۔ بیٹن دستے ہی آئے کے اوپر لگا ہوا ایک بلب بل اٹھا۔ چند لمجھے ہلنے کے بعد وہ بلب بچھ دیا تو کاربین نے دوسرا بیٹن باڑیا اور بلب ایک تیز جھماکے سے جلن کر بچھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی کاربین کے لاق سے ایک قہقہہ سانکھلا۔

ہونہہ — آخر کار قلعہ بلیک تھنڈر کی ہوتی — کاربین نے ایک شکستے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

بلیک تھنڈر — کیا مطلب — مادام کائنٹ نے چونک کر حیرت بھر بیٹھیں کہا۔ وہ بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوتی تھی۔

اوہ! — میں اس آئے کی بات کر رہا تھا — کاربین نے ایسے بیٹھیں کہا جیسے — مادام کائنٹ کی موجودگی کا خیال پہلے اس کے ذہن سے مل گیا ہو۔

اوہ — تو اس آئے کا نام بلیک تھنڈر ہے — عجیب سایہ ہے لیکن ایسے — تم تو ہر آنے والے لمجھے میں پہلے سے زیادہ پڑا سارہ ہوتا

جب تک بیلی کا پڑھنے نہ اترتا تھے — تم میں سے کسی نے معمولی سی حرکت بھی نہیں کرنی۔ اور — کاربین نے تیز لمحے میں کہا۔

لیں بس۔ اور — پارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کاربین نے اور ایڈیٹ آں کہ کر بکس کا بیٹن آف کیا اور پھر اسے واپس زمین پر رکھ دیا۔

بیلی کا پڑھ کافی فضائی پر فضائی میں چکرا رہا تھا۔

”چوگیں واپس نہ چلے جائیں“ — مادام نے کہا۔

اگر چلے گئے تب بھی اچھا ہے — اور نہ گئے تب بھی اچھا ہے — پہلی صورت میں ہم اٹیناں سے شش مکمل کر لیں گے اور دوسری صورت میں ان کا خاتمہ ہو جلتے ہیں اور تب بھی مشن مکمل ہو جلتے گا۔ — کاربین نے جواب دیا۔

لیکن ان کا ایر بیس قریب ہے۔ یہ دہاں سے دوسرے فوجی بیلی کا پڑھ بھی طلب کر سکتے ہیں — مادام نے چونک کر ایسے کہا جیسے یہ خیال اس کے ذہن میں اچانک آیا ہو۔

محبے معلوم ہے مادام — اسی لمجھے میں نے بیلی کا پڑھ کا ڈالنیمیر ہی بیکار کر دیا تھا اور فوجی ایر بیس پر مخصوص ساخت کے ڈالنیمیر ہوتے ہیں جو عام ڈالنیمیروں سے لٹک نہیں ہو سکتے — اس لئے اگر ان کے پاس کوئی ڈالنیمیر ہوا تو وہ ولیسے ہی یہے کار ہو گا۔ — کاربین نے جواب دیا اور مادام کائنٹ نے اٹیناں بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

بیلی کا پڑھ قریباً بیس پچھیں منٹ تک فضائی میں چکرا رہا۔ پہاڑی سے گرتے والی چائیں اور پھر بھی اب مزید گرنا بند ہو چکے تھے اس لئے سوائے بیلی کا پڑھ کی آواز کے اور کسی قسم کی کوئی آواز پیدا نہ ہو۔ بھی اور پھر اچانک

لیں۔ ہاروے اٹھنگ بامس۔ اور ” ہاروے کی آواز سانی وی  
سب کوئے کر باہر آ جاؤ تاکہ ہم اپنا کام آگے بڑھاسکیں ۔ اب  
خڑھے مل چکا ہے ۔ اور ایندھاں ۔ کاربین نے کہا اور بیٹن آف  
کر کے باکس کو جیب میں ڈال لیا۔ ریموت کنٹرول آلمہ وہ پہلے ہی جیب  
میں ڈال چکا تھا۔

محرومی دیر بعد دُور سے آئھا افراد پہاڑی چٹانوں پر چلتے ہوتے ان  
کی طرف آئے گے۔ ان سب کی کروں پر چیلے لدے ہوتے تھے۔  
اب آپ ڈاکٹر آر بھر کی مدد سے کان کے اندر گیس فائر کر کر آسانی سے  
لوگا سا اکٹھا کر سکتی ہیں ۔ کاربین نے مادام کاٹ سے مخاطب ہو کر  
کہا اور مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔  
محرومی دیر بعد وہ سب ان کے پاس پہنچ گئے۔

ڈاکٹر آر بھر ۔ کان کھل چکی ہے اور مختلف یہ ہوش ہو چکے ہیں۔  
اب تم اپنی کارروائی شروع کرو ۔ مادام کاٹ نے ایک آدمی سے  
مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں مادام ۔ اس آدمی نے سر ہلاتے ہوتے کہا اور تیری ہاتے پہاڑی  
کی طرف پڑھتے لگا۔

”ڈاکٹر آر بھر ۔ یہ آدمی تمہاری مدد کے لئے حاضر ہیں ۔ اب تم نے  
انہیں حکم کرنے ہے ۔ کاربین نے ڈاکٹر آر بھر سے مخاطب ہو کر کہا۔  
اوہ نہیں ۔ یہ گیس ٹڑی زبردی ہے اور اس کے اثبات دو گھنٹے تک  
رہتے ہیں اس لئے دو گھنٹے تک تو کان کے قریب نہیں رہا جاسکا۔ اور  
انہی دو گھنٹوں کے اندر ہی کان کے اندر موجود لوگا سا پاہر آ جائے گا ۔

جارب ہے ہو ۔ مادام کاٹ نے کہا۔  
”مادام ۔ عمران اور اس کے ساہتی ہیلی کا پڑکے اندر ہیوٹش پڑے  
ہوں گے اور اب انہیں ہوش میری مرضی کے بغیر کسی طرح آسی نہیں سکتا۔  
اس طرح ہیلی کا پڑ بھی پڑ کیا اور یہ لوگ بھی اکٹھے قابو میں آگئے ۔ ورنہ  
یہ پہاڑوں میں بکھرے ہوتے تھے اس لئے ان کا علیحدہ علیحدہ خاتمه نہ صرف  
مشکل ہو جاتا بلکہ اس میں کافی وقت بھی لگ جاتا ۔ اب ہم آسانی سے  
اور پر جاسکتے ہیں اور لوگا سا حاصل کر کے یہاں سے اسی ہیلی کا پڑکے ذریعے  
نکل سکتے ہیں ۔ اب ہمیں کافرستان کی طرف جانے کی بھی ضرورت نہیں  
رہی ۔ ” کاربین نے غارت سے باہر نکلتے ہوتے کہا۔

”لیکن ہیلی کا پڑ تو چیک ہو جائے گا“ ۔ مادام کاٹ نے ہونٹ  
چباتے ہوتے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے کسی بات کی صحیحی نہ آری؟  
”مادام ۔ یہ چاہتا تو عمران اور اس کے ساھیوں کا خاتمه بھی کر سکتا  
تھا۔ لیکن میں نے انہیں جان پوچھ کر زندہ رکھا ہے ۔ ” عمران اور  
اس کے چار ساھیوں کے میک آپ اور لباس میں ہم آسانی سے اس ہیلی کا پڑ  
کے ذریعے پاکیشا کے کسی بھی آباد حصے میں نظر سکتے ہیں اور پھر وہاں سے  
لوگا سا کو تھانیہ کے سفارت خانے تک پہنچانا اور خود بھی نکل جاتا مشکل کام  
نہ ہو گا ۔ ان کا خاتمه وہاں بھی ہو سکتا ہے لیکن راستے میں یہ ہمارے کام  
آسکتے ہیں اس لئے ان کی زندگی کی مجھے ضرورت ہتھی ۔ ” کاربین نے  
آگے پڑھتے ہوتے کہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوتے باکس کا  
بیٹن دبایا۔  
”ہیلو۔ کاربین کا نگ۔ ادور“ ۔ کاربین نے تسلیمان بھجے میں کہا۔

ڈاکٹر آر ہٹرنے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — پھر تو ہیملی کا پڑیں بیہوش پڑے ہوئے غم ان اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو جائیں گے" — کارہین نے چونک کر کہا اور پھر وہ اپنے ایک ساتھی سے مخاطب ہوا۔

"ہاروے! — تم ڈاکٹر آر ہٹر کے ساتھ چاؤ اور جب ڈاکٹر آر ہٹر گیس فائر کریں تم واپسی میں انہیں بھی ساتھ بھاکر ہیملی کا پڑکو دہال سے نجی آمد آتا — لیکن ہیملی کا پڑیں چو لوگ پڑے ہوں انہیں بھی ساتھی ہی لانا آتے ہے" — کارہین نے کہا۔

"لیں باس" — بھروس جسم کے مالک ہاروے نے اثبات میں سر ہلا ہوئے کہا۔

"میرے پاس پیشیں گیں مایک ہے۔ یہ گیس اس قدر زد و داثر ہے کہ فائز ہونے کے بعد اس نے ایک سیکنڈ کی بھی مہمت نہیں دینی۔ اس لئے ہاروے پہلے یہ ہیملی کا پڑلے کر واپس آجائے پھر میں گیس فائز کروں گا" — ڈاکٹر آر ہٹرنے کہا۔

"اوہ کے — بھیک ہے۔ جاؤ ہاروے" — کارہین نے کہا اور ہاروے اور ڈاکٹر آر ہٹر دونوں ٹھام پہاڑی کی طرف چل پڑے۔ مادام کاٹ اور کارہین پانی سا ٹھیوں کے ساتھ وہیں کھڑے انہیں چلتے دیکھتے رہے۔

لقرباً ایک گھنٹے تک مسل پہاڑی پر چڑھنے کے بعد وہ دونوں کان تک پٹچ گئے تھے گیوں کہ مادام کاٹ اور کارہین نے ہاروے کو ہیملی کا پڑکی طرف پڑھتے ہوئے دیکھا تھا جب کہ ڈاکٹر آر ہٹر وہیں رُک گیا تھا۔ البتہ اس نے پشت پر لدا ہوا تھیلا اتار کر یعنی رکھ لیا تھا۔ کارہین اور مادام کاٹ دُور بین

کی مدد سے ان کی ساری عکات دیکھ رہے تھے۔ ہاروے اب ہیلی کا پڑیں سوار ہو چکا تھا لیکن ہیلی کا پڑکا پنچھا اسی طرح ساکت تھا۔

"یہ کیا کر رہا ہے اندر" — کارہین نے حیرت پھرے انداز میں کہا۔

"پنچھا حرکت میں آگیا ہے" — مادام کاٹ نے اچانک متاثر پھرے لجھے میں کہا اور کارہین نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ہیلی کا پڑ فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے اس طرف کو آتے لگا جدہ ہٹریہ سب کھڑے تھے جبکہ ہیلی کا پڑ کے فضا میں بلند ہوتے ہی خاموش کھڑا ڈاکٹر آر ہٹر حرکت میں آگیا تھا لیکن وہ ہیضلا امتحانے ایک چٹان کے پیچھے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا اس لئے اب وہ دونوں ہیملی کا پڑ کو ہی دیکھ رہے تھے۔ ہیملی کا پڑ ان سے محفوظ رہے فاصلے پر پٹچ کر زمین پر آیا اور پھر ہاروے اچھل کر یعنی اتر اور کارہین کی طرف آگیا۔ ہاروے — ہیملی کا پڑ میں بیہوش پڑے ہوئے افراد کو اعضا کر ڈھنی غار میں ڈال دو — ڈاکٹر آر ہٹر تیزی سے آجائے اپھران کا کچھ کرتے ہیں" — کارہین نے دُور بین آنکھوں سے ہٹا کر ہاروے سے کہا اور ہاروے نے اپنے سا ٹھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب ہیملی کا پڑ کی طرف پڑھ گئے جب کہ کارہین دوبارہ دُور بین آنکھوں تے لگا کہ پہاڑی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

چند لمحوں بعد انہوں نے ڈاکٹر آر ہٹر کو ایک پہاڑی چٹان سے نکل کر یعنی اتر تے دیکھا اس کے پھرے پر گیس ماسک پڑھا ہوا تھا۔ وہ چٹان میں پھلان لگتا ہوا تیزی سے یعنی آگرہ اس نے گیس ماسک ہٹایا اور اسے ہاتھ میں لئے وہ دوڑتا ہوا مادام کاٹ اور کارہین کی طرف آنے لگا

اُس کے چہرے پر کامیابی اور مرتضت کے آثار نمایاں تھے۔  
”کام صحیح ہو گیا ڈاکٹر آر ھفر“ — مادام کاٹ نے مرتضت بھرے بھجے  
میں کہا۔

”لیں مادام — اپ دو گھنٹے بعد ہم سب جا کر اٹیان سے کان میں  
 موجود تمام لوگوں کا نکال لیں گے“ — ڈاکٹر آر ھفر نے کہا اور مادام کا  
 چہرہ بھی کھل اٹھا۔

”آخر کار بھار امشن کامیاب ہو ہی گیا“ — مادام کاٹ نے مرتضت  
 بھرے بھجے میں کہا۔

”ابھی اس لوگوں کا نکال کر لے جانے کا کام باقی رہتا ہے مادام —  
 اور اسی لئے میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہیسلی کا پڑھ درست  
 حالت میں حاصل کرنے اور انہیں اکٹھا کر کے بجائے مارنے کے یہ ہوش  
 کرنے کا پیچھیدہ پلان بنایا تھا“ — کار بین نے سر ٹلاتے ہوئے کہا۔  
 ”ام سے ہاں کار بین! — یہ تم نے انہیں یہ ہوش کیسے کیا۔ جبکہ بقول  
 تمہارے انہوں نے ہیسلی کا پڑھ کو چیک بھی کیا ہو گا“ — مادام کاٹ نے  
 چونک کر کہا۔

”مادام! — یہ جس قدر مرضی آتے چکیں کر لیتے، لیکن یہ اس آئے  
 کونہ سمجھ سکتے۔ میں نے اس کا اپر میں ہیسلی کا پڑھ کے پڑول ٹینک کے اندر  
 ڈال دیا تھا۔ اب ظاہر ہے یہ پڑول ٹینک خالی کر کے اسے باہر تو نہ نکال  
 سکتے تھے اپر میں کے اندر بند مخصوص گیس پڑول کے ساتھ ہی مشینری  
 میں آئی اور پھر ہاں سے اپر والے مخصوص خلنے سے سکل کر ہیسلی کا پڑھ کے  
 اندر پھیل گئی اس طرح یہ یہ ہوش ہو گئے اور اس کیسے کے پڑول سے مل جائے

سے اس پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا“ — کار بین نے مسکراتے  
 ہوئے جواب دیا۔

”کمال ہے۔ یہ کیسی لگیس ہے — اور چھر تو ہیسلی کا پڑھ چلتے ہی  
 یہ دوبارہ بھی نکلی ہو گی اور ہار وے پر بھی اثر انداز ہو سکتی تھی“  
 مادام کاٹ نے کہا۔

”جی نہیں مادام — یہ ایک ہی بار ساری باہر آ جاتی ہے“ — کار بین  
 نے کہا اور مادام کاٹ نے سر ٹلا دیا۔

”لیکن اب تم انہیں ہوش میں لے آؤ گے یا — ہ؟ مادام کاٹ  
 نے کہا۔

”ابھی نہیں — جب لوگوں کا نکال کر ہیسلی کا پڑھ میں منتقل ہو جائے گا  
 اس کے بعد نیصد کروں تک کیا ہونا چاہیتے اور کیا نہیں“ — کار بین  
 نے کہا۔

”ولیس تمہاری عجیب و غریب صلاحیتیں اور ذہانت پہنچی باری سارے منے  
 آئی ہیں۔ حالانکہ گروپ چیف میں ہوں لیکن ہن شن میں مجھے ایسے محسوس  
 ہوتا ہے جیسے گروپ چیف میری بھلے تم ہو“ — مادام کاٹ نے کہا  
 اور کار بین مسکرا دیا۔

”مادام — میں تو آپ کا خادم ہوں — میری کامیابی تو دراصل آپ  
 کی کامیابی ہے“ — کار بین نے بڑے مود و باش بھجے میں کہا اور مادام  
 کاٹ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ شاید اب تک وہ ذہنی طور پر بھی سمجھ  
 رہی تھی کہ کار بین اس پر حاوی ہو چکا ہے لیکن کار بین کے مود و باش بھجے اور  
 اس کے الفاظ نے اسے ذہنی تکین پہنچانی تھی۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے

انہیں دو گھنٹے گز رکھتے تو ڈاکٹر آرٹھرنے بیسیل اپنی گھری دیکھ رہا تھا  
مادام کاٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”ادم — اب گیس کا اثر بھی ختم ہو چکا ہے اور لوگ اسے بھی ظاہر ہو گیا  
ہو گا۔ اس لئے اب ہم اسے نکلنے کا کام شروع کر دینا چاہیئے“  
ڈاکٹر آرٹھرنے کہا۔

”کتنی دیر لگ جائے گی ڈاکٹر آرٹھر — اس کام میں“  
کارہین نے پونک کر لپھا۔

میرا اندازہ ہے کہ چار پانچ گھنٹے تو لگ جائیں گے۔ یہ بھی اگر کافی  
مقدار میں لوگ اسے موجود ہوا تو — ورنہ تو ہم پہلے بھی فارغ ہو سکتے ہیں۔  
ڈاکٹر آرٹھرنے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم شام سے پہلے فارغ ہو جائیں گے۔“  
کارہین نے اطمینان بھرے لپھے میں کہا۔

”کیوں — شام کو کیا ہونا ہے“ — ہم نے پونک کر لپھا۔  
”ادم! — ہم نے ہستی کا پڑپروپس جانا ہے اور ان پہاڑیوں پر  
نچی پرواز نا ممکن ہو جائے گی جبکہ زیادہ بلندی پر جانے سے راڑاڑ والے  
چکینگ کر سکتے ہیں — نچی پرواز سے ہم چکنگ سے پنج کر نکل جانے  
میں کامیاب ہو جائیں گے“ — کارہین نے کہا اور مادام نے اثبات  
میں سر ہلا دیا۔

”کہیں اس دوران یہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوش میں آ جائیں“  
مادام کاٹ نے اچاہک ایک خیال کے آتے ہی پونک کر لپھا۔

”نہیں مادام — عام حالات میں اس گیس سے بیہوش ہونے والے

چوبیس گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتے“ — کارہین نے کہا۔  
”لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم انہیں ہوش میں لاوے گے — تو کیا  
اس کے لئے ہمیں چوبیس گھنٹے انتظار کرنا پڑے گا“ — مادام کاٹ  
نے کہا۔

”میرے پاس اس کے انٹی اسجکشن بھی موجود ہیں۔ ان کی مدد سے ہم  
جس وقت چاہیں انہیں ہوش میں لا سکتے ہیں“ — کارہین نے  
جواب دیا۔

”پھر تو یہاں ان کی نگرانی کی بھی ضرورت نہیں ہے“ — مادام  
کاٹ نے اطمینان بھرے لپھے میں کہا۔

”اوہ! — اس کی ضرورت نہیں ہے مادام — کام میں حصہ  
زیادہ آدمی ہوں گے اتنا ہی کام جلدی ختم ہو گا۔ اس لئے ہم سب جایز  
گے“ — کارہین نے کہا اور مادام نے سر ہلاتے ہوئے سب کو ہیلی کاپ  
میں سوار ہونے کے لئے کہا۔ کیونکہ ہیلی کا پڑکے ذریعے وہ جلدی پوٹی تک  
پہنچ سکتے تھے۔

آپ نے اس بارکشن عمران کے حوالے کر دیا ہے حالانکہ اس زمرد کی کان میں آدھے کے ہم مالک ہیں — اگر وہ ناکام رہا تو ساگالینہ کو کس قدر لفڑان پہنچے گا — کیٹھن جمید نے منہ بناتے ہوتے کہا۔

زمرد کو کیا لفڑان پہنچے گا — زیادہ سے زیادہ لوگا سایا ساگاہی بکال کر لے جائیں گے اس کا ہم نے کیا کرنا ہے — کرنل فرمدی نے چونکہ ہاتھ میں موجود اخبار ایک طرف رکھتے ہوتے کہا۔

اوہ ہاں! — آپ نے بنا یا تھا کہ لوگا سے انتہائی جدید ترین بھیمار بن سکتا ہے کہ میں ایسا نہ ہو کہ عمران ہمیں چکر دے کر لوگا سا خود حاصل کر لے اور عپراں سے اس کا ملک بھیمار بنالے — کیٹھن جمید نے چونکہ کر کہا۔

میں نے مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں۔ پاکیشا اور ساگالینہ دونوں کے پاس ایسی لیبارٹریاں موجود نہیں ہیں اور نہ آئندہ

بیس چھپیں سالوں میں بن سکتی ہیں جن کی مدد سے لوگا سے بھیمار بنایا جا سکے — بلکہ میری معلومات کے مطابق تو ایکریمیا اور رویاہ ہیں جسی ایسی لیبارٹریاں موجود نہیں ہیں — اور جہاں تک بھیمار کا تعلق ہے یہ آئیڈیا جسی ایکریمیا کے سامنے ان کے ذہن میں نہیں ہے۔ وہ تو اس سے مواصلاتی انقلاب لانے کا سوچ رہے ہیں۔ اس لئے لوگا سے اکیلا پاکیشا کو فائدہ نہیں اٹھا سکتا — کرنل فرمدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اس وقت ساگالینہ کے اس پہاڑی علاقے کی ایک بستی میں سردار کے گھر میں موجود تھے جہاں سے قریب ہی ٹیام کی پہاڑی تھی۔ کرنل فرمدی بلیک فورس کے ساتھ یہاں آگیا تھا اور چانگ کے تحت اس نے بلیک فورس کو ساگالینہ کی طرف پہاڑیوں میں اس طرح چھپا دیا تھا کہ اگر مادام کاٹ اور اس کا گروپ لوگا سے کر اوہڑ آتا تو وہ انہیں آسانی سے گرفتار کر سکتا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کیٹھن جمید کو فیمات کرتا، پاس میز پر ٹھے ہوئے تھا اور تھا اس سے ٹوٹ کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔ کرنل فرمدی نے چونکہ کر ٹھاں سے ٹھاں کیا کرنا ہے۔ کرنل فرمدی نے چونکہ کہا اور اس کا ایک بیٹھن دیا دیا۔

”بیلو بیلو — تھرٹی دن کا انگ — اور“ — تھرٹی سے ایک اوہ انسانی دی۔

”ہارڈ اسٹون — اور“ — کرنل فرمدی نے تیز لمحے میں کہا۔

”باس! — ٹیام پہاڑی کی چوٹی پر سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں ناتی دے رہی ہیں اور ایک بیٹھی کا پڑھی ٹیام پہاڑی کے اوپر پرواز کرتا رکھاتی دے رہا ہے۔ اور“ — تھرٹی دن نے رپورٹ دیتے

ہوتے کہا۔

"کب سے یہ دھماکے ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اور" — کرنل فریدی نے ہونٹ پختاتے ہوئے پوچھا۔

"اچھی چند لمحے پہلے دھماکے شروع ہوتے ہیں۔ — پہلے یہی سیلی کا پتھر پاکیشیا کی طرف سے آتھائی نچھی پرداز کرتا ہوا آیا اور ٹیام پہاڑی کے عقب میں آ کر رُتیر گیا۔ اس کے کافی دیر بعد یہی سیلی کا پتھر دبارہ فضائیں بلند ہوا اور اس نے پہاڑی کی چوٹی پر بہم پھینکے رکھ دیا۔ — تھری ون نے جواب دیا۔

"ایک سی سیلی کا پتھر ہے یا زیادہ ہیں۔ اور" — کرنل فریدی نے پوچھا۔ "باس! — ایک سی ہے۔ دوسرا تو اب تک نظر نہیں آیا۔ اور" — تھری ون نے کہا۔

"تم حیال رکھنا، میں خود وہاں آ رہا ہوں۔ — اور اینہاں آں" — کرنل فریدی نے تیز ہجھے میں کہا اور طریقہ نمیرہ آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کر ٹھہرا ہوا۔ "اوکیٹیں۔ — مجھے صورت حال کچھ مخدوش نظر آ رہی ہے۔" — کرنل فریدی نے کیٹیں جمید سے مخاطب ہو کر کہا اور خود تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس پورٹ میں کیا مخدوش بات ہے۔ — ظاہر ہے سیلی کا پتھر پاکیشیا کی طرف سے آیا ہے تو عمران کا ہو گا۔ — اور اب عمران اکیلا ہی سارا زمرد اور لوگا سا بڑپ کرنے کے لئے پہاڑی پر دھماکے کر رہا ہو گا۔" کیٹیں جمید نے اٹھ کر کرنل فریدی کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔ لیکن کرنل فریدی

ئے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ کمرے سے باہر رکھا اور بڑا دے کے باہر ایک طاقتور نجمن والی جیپ موجود تھی جس کا زنگ زرد تھا اور اس پر خاکی زنگ کی پٹیاں سی بٹی ہوتی تھیں۔ یہ جیپ انہی پہاڑیوں میں فوجی مقامات کے لئے استعمال ہوتی تھی۔ اس کے مخصوص زنگ کی وجہ سے اگر یہ ساکت ہوتی تو بلندی سے کسی چنان کاہی حصہ نظر آتی تھی۔ اس لئے اسے مارک نہ کیا جاسکتا تھا۔ جیپ کے ساتھ ایک فوجی دُرایور کھڑا تھا۔

"تھری ون۔ پاٹ پر لے چلو۔" — کرنل فریدی نے اس دُرایور سے کہا۔

محتوا ڈی دیر بعد جیپ خاصی تیز رفتاری سے تاگ اور چمودہ پہاڑی راستوں پر دوڑتی ہوتی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے میں سفر کے بعد جیپ ایک اوپھی پہاڑی کے تقریباً درمیان میں جا کر دک گئی وہاں ایک بڑی غار میں سے دو نوجوان جنہوں نے فوجی دردی پہن رکھی تھی پاہنzel آتے۔ اچھی کرنل فریدی اور کیٹیں جمید جیپ سے اترے، ہی تھے کہ سیکھت دُور سے آتھائی خوفناک دھماکوں کی آوازیں شافی دینے لگیں۔

"جناب! — اچھی وہی سیلی کا پتھر ایک بار پھر ٹیام پہاڑی کے عقب سے اڑ کر چوٹی سے ہوتا ہوا دوسری طرف گیا ہے اور اب یہ دھماکے بھی پہاڑی کی دوسری طرف ہو رہے ہیں۔" — ایک نوجوان نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کوئی چرا سار کھیل کھیلا جا رہا ہے۔" — کرنل فریدی نے ہونٹ پختاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں کچھ دُور نظر آنے والی

بُنما پہاڑی علاقوں میں نظر سے فاصلے کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ سامنے نظر آنے والی جگہ تک پہنچنے کے لئے بھی بعض اوقات کافی لمبا چکر کا طراپ رہ جاتا ہے اس لئے جیپ کو دوڑتے ہوئے تقریباً ایک گزدگزد چکر تھا لیکن وہ ابھی تک بُنما پہاڑی کے عقب تک نہ پہنچ سکے تھے۔ البتہ وہ اس کے قریب ضرور پہنچ سکے تھے۔ اسی لمحے اچانک انہیں ایک بار پھر سیلی کا پڑھنڈا میں بلند ہوتا چکانی دیا۔ وہ خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی کی چوٹی کی طرف بلند ہوتا چکا چونکہ اس وقت ان کی جیپ تقریباً بُنما پہاڑی کے واسن میں تھی اس لئے سیلی کا پڑھنڈا نے انہیں چکیں ڈکیں تھے کہ ورنہ وہ لاذماً سیلی کا پڑھنڈا کو موڑ کر ان کے اوپر چکر لگاتے تھے لیکن سیلی کا پڑھنڈا میں بلند ہوتا ہوا پہاڑی کی چوٹی کے اوپر سے گزد کر ان کی نظرؤں سے خالب ہو گیا۔

آخر یہ ہو گیا رہے۔ — میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ — کیمپن حمید نے ہوش بھنپتے ہوئے کہا۔

تجھے خود اعتراف ہے کہ میں بھی اس بجیپ وغیرہ بچکر کو نہیں سمجھ سکا ہوں کہ یہ سیلی کا پڑھنڈا آجوار ہا ہے اور اس میں کون سوار ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی یا مادم کا سٹ کا گروپ۔ — کرنل فریدی نے بھی سپاٹ لئے میں جواب دیا اور کیمپن حمید اس طرح حرمت سے کرنل فریدی کو دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کرنل فریدی نے واقعی سنبھال گئی سے یہ بات کی ہے۔ شاید یہ اس کیلئے انوکھی بات تھی کہ کرنل فریدی جیسا آدمی اس طرح کھل کر اپنی نامہ بھی کا اعتراف کر رہا تھا۔

سر۔ کیا چوٹی پر جاتا ہے۔ — ڈرائیور نے جیپ کو آگے

بُنما پہاڑی پر جویں جس کی بیان سے چوٹی کا کچھ حصہ ہی نظر آ رہا تھا۔ باقی پہاڑی دوسری چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان ہونے کی وجہ سے نظرتہ آ رہی تھی۔ کافی دیر دھماکوں کی آوازیں آتی رہیں اور پھر اچانک پہاڑی کی چوٹی پر ایک فوجی سیلی کا پڑھنڈا ہوا دکھائی دینے لگا اور ان کے دیکھتے تھی دیکھتے وہ پہاڑی کے عقب میں نیچے اتر کر ان کی نظرؤں سے فاٹ ہو گیا۔

اوْحَمِيدِ بِ— اب تھیں خود وہاں جانا ہو گا۔ — میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کیا جا رہا ہے۔ — کرنل فریدی نے تیز بچے میں کہا اور جلدی سے بھاگ کر دوبارہ جیپ پر بیٹھ گیا۔ سر۔ — ہمارے متعلق کی حکم ہے۔ — پہلے نے ڈرائیور نے اشیاء کی ایز بچے میں پوچھا۔

تم یہیں رُک کر چکنگا کرو۔ — میں تم سے ڈرائیور پر رابطہ رکھوں گا۔ — کرنل فریدی نے تیز بچے میں کہا اور کیمپن حمید کے عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہی ڈرائیور نے جیپ سارٹ کر دی۔

بُنما پہاڑی جاتے ہے صاحب۔ — ڈرائیور نے کہا۔

اہ! — جہاں یہ سیلی کا پڑھنڈا ہے وہاں جاتے ہے۔ — کرنل فریدی نے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے جیپ کو ڈرائیور کی سمت کر کے موڑا اور پھر دوسری طرف نیچے اترنے لگا۔ ڈرائیور اس نے جیپ ڈال دی۔ ڈرائیور واقعی ان راستوں کا اچھی طرح شناسا بھی تھا اور پہاڑی علاقے میں ڈرائیور نگ کامہر بھی۔ اس لئے وہ خاصی تیز رفتاری سے جیپ چلا بھی رہا تھا اور جیپ کو گہری کھائیوں میں گئے سے بھی بچلتے چلا جاتا۔

بڑھلتے ہوتے پوچھا۔

ہمیں۔ ہم نے پہاڑی کی دوسری طرف جانے میں مگر شرط یہ ہے کہ دوسری طرف موجود افراد کو ہمارا عالم نہ ہو سکے — نہجانے والوں کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے — میں پہلے حالات کا جائزہ لینا چاہتا ہوں ”

کرنل فریدی نے انتہائی سخیہ لجھے میں کہا۔

”سر۔ پھر تو لمبا چکر کاٹ کر جانا ہو گا“ — ڈرائیور نے کہا۔  
”مھیکے سے کوشش کرو کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے پہنچ جائیں۔“  
کرنل فریدی نے کہا اور ڈرائیور نے جیپ کا رنج سائیڈ پر جاتی ہوئی پکڑ دی  
کی طرف موڑ دما۔

پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مسل سفر کے بعد ڈرائیور نے ایک جگہ جیپ  
روک دی۔

”سر۔ اب اگر جیپ آگے گئی تو دور سے نظر آ جائے گی۔“

ڈرائیور نے کہا۔ او۔ کے — تم یہیں بھڑو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں والپ آنا پڑے۔“  
کرنل فریدی نے کہا اور اچھل کر جیپ سے اتر آیا۔

”حمد۔ جیپ کی عقبی سیٹ کے پہنچیں گئیں موجود ہیں، وہ  
لے آؤ۔“ کرنل فریدی نے عقبی حصے سے اترتے ہوئے کیسٹن حمید  
سے کہا اور کیسٹن حمید وہیں سے مر گیا۔ چند لمبوں بعد جب وہ باہر آیا تو اس  
کے پاس دو مشین گئیں اور ان کا فالتو میگزین موجود تھا۔ کرنل فریدی نے  
ایک مشین گن اس کے ہاتھ سے لے لی اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے  
بڑھتے گئے۔

”اوے یہ کیا — یہ کون لوگ ہیں؟“ — ایک چنان کے پہنچے سننے لختے  
ہی کرنل فریدی نے ٹھہر کر رکھتے ہوتے کہا اور کیسٹن حمید بھی اُنکی گیا کیونکہ  
دور انہیں ایک چنان پروری ہیسلی کا پڑھنا لظر آرہا تھا اس کے ساتھ کچھ لوگ  
بھی لنظر آرہے تھے۔ فاصلہ زیادہ ہوتے کی وجہ سے وہ بس ہیسوں سے  
نظر آرہے تھے۔

”حمد۔ بھاگ کر جاؤ اور جیپ سے دور بیٹن لے آؤ۔“ میں  
ذہنی الحجمن کی وجہ سے لامبا ہموں گیا ہوں۔“ — کرنل فریدی نے کیسٹن  
حمید سے مخاطب ہو کر کہا اور کیسٹن حمید سر ہلاما ہوا والپس دوڑ پڑا۔ کرنل فریدی  
وہیں چنان کے قریب کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ان ہیلوں کو ہیسلی کا پڑھ  
میں سوار ہوتے دیکھا۔ اس کے ہونٹ پھنس گئے۔ چند لمبوں بعد ہیسلی کا پڑھ ایک  
بار پھر فضامیں بلند ہو گیا۔

اسی لمبے کیسٹن حمید دوڑا ہوا والپس آیا تو اس کے پاس دو دو مشین بھیں  
کرنل فریدی نے جلدی سے دور بیٹن اس کے ہاتھ سے لی اور آنکھوں سے  
لگالی۔ ہیسلی کا پڑھ دوبارہ ٹیام پہاڑی کی چوپی کی طرف بلند ہوتا جا رہا  
تھا۔ کرنل فریدی نے دور بیٹن سے ہیسلی کا پڑھ کے اندر بیٹھے ہوتے افراد  
کو شناخت کرنے کی کوشش کی لیکن زاویہ ایسا تھا کہ اُن سے اندر موجود افراد  
لنظر ہی نہ آ رہے تھے۔ ہیسلی کا پڑھ پہاڑی کی چوپی پر جلنے کی بجائے دہانی  
میں، ہی پہاڑی کے اوپر ایک بڑی چنان کے عقب میں اتر گیا۔ لیکن وہ  
کرنل فریدی کو وہاں سے صاف دکھانی دے رہا تھا۔ چند لمبوں بعد ہیسلی کا پڑھ  
سے ایک غورت اور دس کے قریب ایک بیمنی پہنچے اترے۔ اب کرنل فریدی  
دور بیٹن کی مدد سے انہیں صاف دیکھ رہا تھا۔

کی وجہ سے آسانی سے ان کی گنوں کا شکار بن جائیں گے، یعنی پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا ہو گا۔ — کرنل فریدی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

“لیکن اگر وہ لوگا سانچال کر اس سیلی کا پڑی میں سوار ہو کر نکل گئے تو۔”  
کپٹن جمیع نے کہا۔

“سیلی کا پڑی ہی ہے، کوئی خلائقِ جہاڑ تو نہیں کہ سکتے وہون میں پاکیشا یا ساگا لینڈ کر اس کر جائے گا۔ اگر یہ ساگا لینڈ کی طرف سے گئے تو آسانی سے ہٹ کر لئے جائیں گے اور اگر پاکیشا کی طرف سے گئے تو بھی انہیں کو رکیا جاسکتا ہے لیکن عمران کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ — کرنل فریدی نے کہا۔ اب وہ چلتے کی بجائے دوڑنے لگا تھا۔ اُفر پا آؤ ہے گھنے تک چٹانوں کی اوڑ لے کر مسل دوڑتے ہوتے وہ دونوں اس جگہ پہنچ گئے جہاں پروان سے بیٹے سیلی کا پڑی اور یہ گردپ موجود تھا۔ چٹان پر سیلی کا پڑی کے پائیداؤں کے نشانات بھی موجود تھے اور ان لوگوں کے قدموں کے نشانات بھی چٹانوں پر پڑی مٹی کی وجہ سے صاف نظر آ رہے تھے۔

“اوہ! یہ پہلے ادھر ہی گئے ہیں۔” — کرنل فریدی نے ایک طرف جلتے ہوئے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں قدموں کے نشانات چیک کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے پھر علیہ ہی وہ ایک چٹان کے پہنچے سے گھوم کر آگے بڑھے وہ دونوں ہی بے احتیاط چوک کر رک گئے۔  
“اے یہ تو عمران ہے۔” — کرنل فریدی نے حرث بھرے انداز میں ایک بڑی غار کے داخلے پر کھڑے علی عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

“ہا! یہ تو اس طرحِ اطمینان سے کھڑا ہے جیسے اس نے خود ہی ان

” یہ تو ایک لمبیں ہیں جب کہ ہیلی کا پڑ پاکیشا ہی ہے۔” — کپٹن جمیع نے کہا وہ بھی دوڑ میں آنکھوں سے لگلتے کھڑا تھا۔

“ہا! ہیں نے دیکھ لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یا تو ختم کر دیتے گئے ہیں۔ یا پھر انہیں بیہوش کر کے کہیں ڈال دیا گیا ہے۔” — کرنل فریدی نے ساٹ بجھے میں کہا۔

“نقود آپ نے کیسے نکال لیا۔” — کپٹن جمیع نے کہا۔  
اب کچھ کچھ یہ پڑا سراہ کھیل میرتی سمجھ دیں آئے لگلتے جس جگہ یہ ہیلی کا پڑا ترا ہے زمرد کی کان بھی وہیں ہے اور دہاں بھری اور لڈنی ہوئی چٹانیں بیمار ہیں کہ بند کان کو بہوں کے دھماکوں سے کھولا گیا ہے اور یہ ماڈام کا اٹ اور اس کا گز و پیٹے جواب کان کے اندر سے لوگا سا نکلنے گیا ہے۔ — کرنل فریدی نے کہا۔

“لیکن کیا اس طرح انہیں خالی ہاتھ لوگا سامن جائے گا۔” — معدذيات تو باقاعدہ مشینی عمل سے کھود کر پہاڑ کی رگوں سے نکالنی پڑتی ہیں۔ — کپٹن جمیع نے کہا۔

“ہو سکتا ہے انہوں نے کوئی سائنسی چکر چلا دیا ہو۔” — عمران کے بقول بیک تفہید سائنس میں بے پناہ ایڈ والنس ہے۔ — کرنل فریدی نے کہا اور دوڑ میں آنکھوں سے ہٹالی۔ کیونکہ ہیلی کا پڑ تو موجود تھا لیکن اس سے اترنے والا گردپ اب ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔  
“اب کیا کرن لے۔ — کیا ہم ان کے پہنچے چوٹی پر جائیں۔” — کپٹن جمیع نے کہا۔

” نہیں۔ ہو سکتے۔ ان کا کوئی آدمی نگرانی کر رہا ہوا اور ہم پنجھے ہونے

غیر ملکیوں کو کان سے لوگا سایا ز مرد نکال کر لے جانے کی اجازت دے رکھی  
ہو۔ — کیپٹن جمیڈ نے تلمخ بچے میں کہا۔  
خوش آمدید کرنل فرمدی و کیپٹن جمیڈ صاحبان! — علی عمران سرز مین  
پاکیشیا پر آپ دونوں کو خوش آمدید کہتا ہے۔ — اسی لمبے عمران کی تیز مگر  
مطمئن آواز سنائی دی۔

آف۔ اس نے جمیں دیکھ لیا ہے۔ — کرنل فرمدی نے کہا اور تیز تیز  
قدم اٹھا آگے بڑھنے لگا۔

اس کا اٹھیان بتارہا ہے فرمدی صاحب اکہ میر خیال درست ہے۔  
اس نے ان غیر ملکیوں سے سودے بازی کرنی ہے۔ — کیپٹن جمیڈ نے  
اس کے پیچھے چلتے ہوئے منہ بن کر کہا۔

آنندہ ایسے الفاظ منہ سے نہ کمالنا سمجھے! — کیا کرنل فرمدی سا گا لینہ  
کے مفادات کا سودا کر سکتا ہے۔ ہے اگر نہیں تو عمران اس معاملے میں بچھے  
بھی زیادہ مضبوط آدمی ہے۔ — کرنل فرمدی نے انہیں کرخت لمحے میں  
کہا اور کیپٹن جمیڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کندھے اچکانے پر ہی اکتفا کیا  
ظاہر ہے وہ اپ کرنل فرمدی کو کیا کہہ سکتا تھا ایکن اُسے یقین تھا کہ موجودہ  
حالات بتا رہے ہیں کہ ہوا ایسے ہی ہو گا۔

عمران کے تاریک ذہن میں یکلخت روشنی کی لکیر سی چمکی اور پھر  
تیزی سے پھیلی چلی گئی اور اس کی آنکھیں ایک جھنکے سے کھل گئیں، لیکن  
کافی دیر تک وہ لا شعوری کیفیت میں آنکھیں کھوئے پڑا رہا۔ پھر اس طرح  
کچھوا آہستہ آہستہ رنگ ملائے اس طرح انہیں آہستہ آہستہ اس کا شعور بھی جل گئے  
لگا۔ جب اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو وہ خود بخود ایک جھنکے سے اٹھ  
کر بیٹھ گیا۔ اب وہ یہ رت سے اوہ ہرا دھر دیکھ رہا تھا وہ ایک کافی بڑی اور  
کھلی نخار کے فرش پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی  
فرش پر بیٹھے میرے ہے انداز میں بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ  
ہی عمران کے ذہن میں وہ آخری منظر ابھر آیا جو ذہن کے اچانک تاریک  
ہوتے سے پہلے اس کے ذہن میں محفوظ ہوا تھا۔ اُسے یاد آگاہ کر اس نے  
ہیلی کا پڑ زرد کی کان کے قریب ایک چٹان پر آما رہی تھا کہ یکلخت اس  
کے ذہن میں دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بالکل اس طرح

تاریک ہو گیا تھا جسے کیمپے کا شتر بند ہوتا ہے اور اس کے بعد اُسے ہوش  
اس غار میں آیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کا شعور  
کافی در بعد مکمل طور پر بیدار ہوا ہے اس کا مطلب تھا کہ اسے کسی زود اثر  
گیس کی مدد سے بہوش کیا گیا تھا کیونکہ جب بھی ایسا ہوا اس کا شعور  
یکخت جاگ پڑنے کی بجائے آہستہ بیدار ہوتا تھا اور اس کے ساتھ  
ہی وہ سمجھ دیا کہ اسے خود بخود بہوش کیوں آیا ہے اس کا مفاععتی نظام  
مخصوص وزرائوں کی وجہ سے بہوش ہوتے کے بعد خود بخود کام کرنے لگ  
گیا تھا اور آخر کار اس نے اُسے گیس کے توز کے بغیر ہی بہوش دلادیا تھا عمران  
ایک طویل سال سیاست کھڑا ہوا۔ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑا دیں تو  
وہ چونکہ پڑا کیونکہ غار کے ایک کونے میں بڑے بڑے مخفیوں کا ڈھیر موجود  
مخدود تیزی سے چلا ہوا ان مخفیوں کے قریب پہنچا۔ اس نے ایک بھیلا  
کھولا تو چونکہ پڑا۔ اس میں بخوبی دغدغہ قسم کا اسلیخ موجود تھا پھر اس  
نے باری باری سارے تھیلے کھول ڈالے اور پھر ایک پڑا بھیلا کھولتے ہی  
وہ چونکہ پڑا کیونکہ اس میں اُسے ایک بڑا باکس پڑا نظر آگیا تھا جس  
پر اے، ایخ آر، تھری فائیو ہنڈرڈ کے الفاظ درج تھے اور عمران کے  
ہونٹ پھیخ گئے۔ یہ بہوش کرنے والی آسمانی جہید تین گیس بھی عمران  
نے بھی اس کا ذکر صرف رسالوں میں ہی پڑھا تھا۔ عمران نے باکس اٹھا  
کر کھولا تو اس کے اندر محلوں کی دس بولیں اور ایک سرخ موجود بھی۔  
اے کے حرف سے عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ اس گیس کے انسٹی انجینئن ہیں۔  
اں نے جلدی سے سرخ بھری اور پھر انہماں قلیل مقدار میں اس نے اپنے  
سب ساتھیوں کے بازوں میں محلوں انجینئن کر دیا اور باکس بند کر کے اپنی

جب میں رکھ لیا۔ اس نے قلیل مقدار اس لئے انجینئن کی بھی کہ اُسے  
اس کی صحیح ڈوز کا اندازہ نہ تھا اور زیادہ ڈوز جسم میں جلنے کا خطرناک  
رسی ایکشن بھی ہو سکتا تھا اس لئے اس نے ڈوز کم ہی رکھی تھی۔  
انجینئن لگانے کے بعد اس نے ایک بار پھر اس تھیلے کی تفصیلی  
تلائی لیٹنی شروع کر دی اور چند بمحول بعد وہ اس کی ایک خفیہ جیب سے  
ایک چھوٹی سی ڈائری برآمد کر لئے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے ڈائری  
کھولی تو وہ یہ دیکھ کر چونکہ پڑا کہ ڈائری میں اندرجات شامل کرد  
میں ہی تھے۔ عمران کو چونکہ اب اس کے حل کا علم تھا اس لئے وہ لگ  
لگ کر اُسے نظریوں سے دیکھتا رہا اور حل کر تاہم۔ مخصوصی در بعد اس  
نے ایک طویل سالنی لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور اُسے اپنی جیب میں  
ڈال لیا۔ اب وہ ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ یہ ڈائری ایک شخص کا بین  
کی ذاتی ڈائری بھی اور کاربین بلیک تھنڈر کا ایسیں ایک جنگی  
کام مطلب پسرا جنگی اور کاربین بلیک تھنڈر کی طرف سے لوگا سا کے  
حصول کا مشن کاربین کو ہی سونپا گیا تھا اور ساتھ ہی یہ ہدایات بھی  
دی گئی تھیں کہ وہ پاکیشیا کی۔ جلتے کافر سان کو اس سلے میں استعمال  
کرے اور کاربین نے اس مشن کے سلے میں مادم کاٹ اور اس کے  
گروپ کو استعمال کیا تھا۔

”ہونہسے — تو طریقہ کے بعد یہ دوسرا جنگی کاربین سلفنے آیا ہے  
ٹھیک ہے، — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھا  
غار کے دامنے کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ اس نے تھیلے میں موجود ایک مشین پیش  
نکال کر پہلے ہی اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس کے ساتھیوں کو ابھی ہوش

نہ آیا تھا لیکن عمران ملسوں تھا کہ بھر حال ڈور انچکٹ ہو چکی سے اس لئے انہیں جلد ہی ہوش آجلے سے گا۔ لیکن اب وہ مزید حالات کو چکیں کرنا پڑتا تھا۔

خالد کے دہانے پر پہنچ کر وہ رُک گیا اور پھر اس کی تیز نظر والے دُور ڈام پہاڑی پر اس چکر جہاں زمرہ کی کان بھتی ہیسلی کا پڑکا پہنچا ایک چٹان سے باہر نکلا ہوا دیکھ لیا اور وہاں ادھر ادھر کوئی آدمی نہ تھا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا کھیل کھیلا گا ہے اور لازمیہ ذہانت بھر کھیل اس پُرایجنت کا رہیں نے ہی ترتیب دیا ہو گا اور واقعی یہ اس قدر ذہانت آئیز تھا کہ عمران دل ہی دل میں کارہیں کی لے نیاہ ذہانت کا قابل ہو گیا تھا لیکن ابھی وہ یہی کا پڑکو دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک چٹان کے پہنچے حرکت دیکھ کر وہ چونکا اور دوسرے لمبے اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات انہر آتے کیونکہ اس نے چٹان کے پہنچے سے کرنل فرمیدی اور کیپٹن جمیڈ کو دیکھ لیا تھا وہ اوٹ میں رُک گئے تھے اور پھر عمران کے بیوی پر مسکراہٹ تیرتے لگی اس نے چک کر لیا تھا کہ ان دونوں نے ائمہ دیکھ لیے لیکن شاید وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ عمران نے انہیں نہیں دیکھا۔

"خوش آمدید" — کرنل فرمیدی و کیپٹن جمیڈ صاحبان! — علی عمران سر زمین پا کیشیا پڑ آپ دونوں کو خوش آمدید کہا۔ " — عمران نے اونچی آواز میں کہا اور پھر اس نے ان دونوں کو چٹان کی اوٹ سے سکل کر تیز تیز قدم اٹھاتے اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ وہ دونوں چلنے کے ساتھ ساتھ پائیں بھی کر رہے تھے لیکن فالٹے کی وجہ سے الفاظ اس کی سمجھ میں نہ آئی تھے۔ اسی لمحے عمران کو اپنے عقب میں غار کے اندر پہنچنے ساتھیوں

کے کربنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ سمجھ گیا کہ اتنی ڈوز نے اثر دکھانا شروع کر دیا ہے اور اب وہ ہوش میں آ رہے ہے ہیں۔

"یہ کیا ہو رہے ہے عمران" — کرنل فرمیدی نے غار کے دہانے کے قریب پہنچتے ہوئے حیرت بھرے لیجے میں کہا۔

بلی اور چوبے کا کھیل کھیلا جا رہا ہے فرمیدی صاحب — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور تم ہی کہو گے کہ بلی تم ہو اور جو ہے مادام کائنات اور اس کا گرد پ ہے" — کیپٹن جمیڈ نے منہ بُلتے ہوئے کہا۔

"اوہ!" — تو کیا تمہاری خس تبدیل ہو چکی ہے — میں تو ہی سمجھ رہا تھا کہ بلی مادام کائنات ہے اور چوڑا — بھر حال اب جنمی فیصلہ تو کرنل صاحب سبھی کر سکتے ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران!" — وہ لوگ اور کان میں موجود ہیں — میں اس یہی کا پڑ کی پڑا سراہ پر وازوں کو نہیں سمجھ سکا تھا اس لئے مجھے خود ادھر آنا پڑا۔ ہوا کیا ہے — تم یہاں الہمیان سے کھڑے ہو اور وہ لوگ شاید لوگا سا نکلنے میں مصروف ہیں" — کرنل فرمیدی نے اٹھائی سمجھیدہ لیے میں کہا۔

"کرنل صاحب!" — لوگا نکالنا خاصا محنت طلب کام ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اتنی محنت خود کیوں کی جاتے — آخر یہ لوگ اتنی دُور دراز کا سفر طے کر کے آئے ہیں۔ ان سے کیوں نہ کام لیا جائے"

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران — عمران — یہ ہم کہاں ہیں" — غار کے اندر سے

جو یا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔  
”ابنی اپنی زمین پر ہیں اور بھانوں کو نوش آمدید کہہ رہے ہیں“ — عمران  
نے مٹا کر کہا۔

”عمران! — اصل بات بتاؤ — مجھے معصوم ہے کہ یہاں کوئی خاص گھم کھیلی  
چاہی ہے“ — کرنل فرمدی نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔  
”ہاں فرمدی صاحب! — اصل بات واقعی ہی ہے۔ مجھے اعتراض  
ہے کہ ڈرے عرصے بعد ایک انتہائی ذہین آدمی سے سابقہ پڑا سے اور اس  
نے واقعی اپنی ذات سے مجھے مات دے دی ہے۔ مجھے اس کا اعتراض  
ہے“ — عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

شکر ہے کوئی تو سوا سیر تم سے بھی نہ کرایا — تم تو کسی کو گھاس بھی نہ  
ڈالتے ہتھے“ — کیپٹن جمیں نے مکراتے ہوئے انتہائی طنز پڑھائیں کہا۔

”مہمیں تو ہمیشہ ڈالتا رہوں کپتان صاحب! — کم از کم تم تو گلرنہ کرو۔  
غماں نے ترکی بہتر کی جواب دیتے ہوئے کہا اور کیپٹن جمیں بے اختیار کٹ  
کر رہ گیا۔

”جمیدہ! — تم خاموش رہو۔ یہ وقت ایسی باطل کامیں ہے — یہ  
عمران کی غصہت ہے کہ وہ اس طرح کھلے عام اعتراض کر رہا ہے“ —  
کرنل فرمدی نے کیپٹن جمیں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کمال ہے مجھ سے حماقت ہو تو میں مجرم — اور عمران صاحب اعتراض  
کریں تو وہ عظیم — واقعی الصافت اسے ہی کہتے ہیں“ — کیپٹن جمیں  
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ کرنل صاحب — آپ بھی یہاں ہیں — یہ کیا ہو رہا ہے عمران

”ہم تو ہیلی کا پڑپر رہتے“ — اسی لمحے صدقہ نے غار کے دہانے پر آتے  
ہوئے کہا۔ جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اس کے پیچے آگئے اور عمران نے  
اب کم ہونے والی ساری کارروائی مختصر الفاظ میں بتادی۔

”ہونہہ — اس کا مطلب ہے کہ واقعی انتہائی ذات سے کام لیا گیا  
ہے لیکن انہیں ابھی تمہارے متعلق پورا علم نہیں ہے کہ تم گیس سے یہ ہوش  
ہو جانے کے باوجود خود بخود ہوش میں بھی آسکتے ہو — ورنہ وہ انہیں  
اس طرح چھوڑ کر ہرگز نہ جلتے“ — کرنل فرمدی نے مکراتے ہوئے کہا۔  
”خود بخود — یہ کیسے ممکن ہے“ — کیپٹن جمیدہ نے حیرت بھر  
انداز میں بولتے ہوئے کہا اور کرنل فرمدی نے اُسے عمران کی ان شخصیں  
و درشوں کے متعلق بتایا۔

”اوہ! — تو ان مشقوں کی وجہ سے ایسا ہو گا ہے۔ لیکن میں تو انہیں  
بچکانہ مشقیں سمجھا رہا تھا“ — کیپٹن جمیدہ نے حیرت بھر کے لمحے میں کہا۔

”اب تمہارا کیا پلان ہے۔ لازماً تم نے کوئی نہ کوئی پلان بنایا ہو گا  
یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ وہیں سے ہیلی کا پڑپر لے کر ساہا یعنیہ کی طرف سے جانے  
کی بجائے پاکیشا کی طرف سے واپس چلے جائیں“ — کرنل فرمدی نے کیپٹن

”جمیدہ! — تم خاموش رہو۔ یہ وقت ایسی باطل کامیں ہے — یہ  
عمران کی غصہت ہے کہ وہ اس طرح کھلے عام اعتراض کر رہا ہے“ —

”اوہ کامیں اسی طرح بیہوش پڑے ہوئے ہیں گے۔ اس لئے وہ یہیں واپس

انہیں اسی طرح بیہوش پڑے ہوئے ہیں گے۔ اسی لئے تو میں اظہان سے کھڑا تھا۔ ورنہ کان کے قریب  
آئیں گے — اسی لئے تو میں اظہان سے کھڑا تھا۔ عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

”یہیں کا پڑپر کا پنکھا میں نے بھی دیکھ لیا تھا“ — عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگا سانکل لئے کے لئے کوئی ایسی سانسی

ایجاد اشغال کر رہے ہوں جس سے زمرد ہی صالع ہو جاتے۔ پھر تو دونوں مکول کا کافی بڑا فضان ہو جائیگا۔ کرنل فرمیدی نے ہونٹ پھینکتے ہوئے کہا۔ ”جی ہاں!— انہوں نے وہاں ایسی گیس فائر کی ہے جس سے زمرد صالع ہو جاتا ہے مگر پہاڑی پھرول کی رگوں میں موجود لوگا ساخود بخود اپنے کراہ کر باہر آ جاتا ہے اس لئے زمرد تو صالع جو بھی چکا ہو گا۔ عمران نے ٹڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ”ویری بیٹھ!— ویسے مہمیں کیسے معلوم ہوا۔ تم تو بہوش پڑے تھے؟ کرنل فرمیدی نے کہا اور عمران نے حیب سے کارہیں کی وہ ڈائزی نکال کر کرنل فرمیدی کی طرف بڑھا دی۔

”یہ اس بلیک چند کے پسراجیت کا رہیں کی ذائقی ڈائری ہے اسے پڑھ لیں۔ اس میں سب کچھ درج ہے۔ شام کو ڈ تواب آپ حل کریں تھے یہیں“— عمران نے کہا اور کرنل فرمیدی نے ڈائری لی اور اسے کھوں کر پڑھنا شروع کر دیا۔ ساری ڈائری بدپڑھنے کے بعد کرنل فرمیدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور اسے دوبارہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ ”اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر آر اھر نے زولون گیس اشغال کرنی ہے لیکن زولون گیس کا توڑ تواب ایجاد ہو چکا ہے۔“ کرنل فرمیدی نے مکراتے ہوئے کہا۔ ”جی ہاں!— بس کپتان صاحب پھونک ماریں گے اور زمرد دوبارہ صحیح حالت میں آ جائیں گے!“— عمران نے ڈائری لے کر والپس جیب میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”کچھ بھی بھی باو!— یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟“— اس بار جولیا نے ہونٹ پھینکتے ہوئے کہا۔ ”یہ مردانہ باتیں ہیں۔— کیوں کرنل صاحب؟“— عمران نے مکراتے

ہوتے کہا اور کرنل فرمیدی بے اختیار ہنس پڑا۔ ”مس جو لیا فڑواڑ!— عمران اس لئے مطمئن ہے کہ وہ لوگ لوگا سا باہر نکلنے کے لئے زولون گیس اشغال کر رہے ہیں جس سے بظاہر کان میں موجود زمرد ہمیشہ کیلئے صالع ہو جائیگا۔ آج سے چند سال پہلے واقعی ایسا ہی تھا لیکن اب زولون گیس کا توڑ ایجاد ہو چکا ہے اسے عام فہم زبان میں سلوگیس کہتے ہیں سلوگیس زولون گیس کے اثرات کا خاتمہ کر دیتی ہے اس طرح زمرد پر ڈھونڈ جانے والی زولون گیس کی تہہ ختم ہو جاتے گی اور زمرد دوبارہ اصلی حالت میں آ جلتے گا۔“ کرنل فرمیدی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیا ہم یہاں اٹیںاں سے کھڑے رہیں گے تاکہ وہ لوگ ہمارے ملک کا سرما یہ کھو دکھنے کے لئے رہیں؟“— جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔ ”جو تماشا مادم کاٹ اور ڈاکٹر آر اھر کے ساتھ ہونے والا ہے میں وہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ بیچاری مادم کاٹ اور ڈاکٹر آر اھر۔ بالکل دکھ سہے بی فاختہ اور کوئے انڈے کے لھائیں والا کام ہو گا!“— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں تمہاری پلانگ سمجھ گیا ہوں۔ ویسے اس کارہیں کو کو کرنے کے لئے ایسا کنز ماصروری ہے ورنہ ایسا ذہن آدمی ذرا سا مشکوک ہونے پر کوئی ایسی گیم کھیل سکتا ہے کہ معاملات ہمارے انھوں نے بھل جائیں۔ اوکے میں اور جمیہ باہر ہی چھپ جلتے ہیں۔ تم لوگ اندر رہو!“ کرنل فرمیدی نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر بلادیا۔

کارہین! — تم نے والی کا جو پروگرام بنایا ہے مجھے اس سے اختلاف ہے۔ — ایک چٹان کے پاس کھڑی بونی مادام کاٹ نے ساتھ ہی موجود کارہین سے نخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں چٹان کے پاس کان سے باہر کھڑے تھے جبکہ کوڈاکٹ آر ٹھریپی آدمیوں کے ساتھ کان کے اندر لوگ کسانہ کلتے کام کر رہا تھا۔

وہ کیوں مادام! — کارہین نے چونکہ کر پوچھا۔  
یہیں کاپڑ پاکشیا کا ہے اگر ہم اس یہیں کاپڑ کے ذریعے ساگالینڈ گئے تو راڈار پر دونوں طرف کے اڈوں والے چونک پڑیں گے اور پھر ہم پھنس جائیں گے کیونکہ ٹرانسپیر بیکار ہو چکا ہے۔ وہ ہمیں لازماً مار گرا میں گے اور اگر تم پاکشیا کی طرف سے واپس گئے تو بھی راستے میں ہمیں کتنی اڈوں سے واسطہ پڑے گا اور ہم لازماً روک لئے جائیں گے! — مادام کاٹ نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے مادام" — کارہین نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔  
میرے ذہن میں شروع سے یہی پلانگ ہے کہ ہم یہاں سے مقامی افراد کے میک آپ کے ساگالینڈ کی پہاڑیوں سے ہوتے ہوتے ان کے قریبی شہر دام گڑھ میں آسانی سے داخل ہو جائیں گے اور پھر ہاں سے کسی بھی ٹرین کے ذریعے ہم دار الحکومت پہنچ جائیں گے۔ — مادام کاٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مادام — آپ کی تجویز بالکل درست ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔"  
کارہین نے سر ملاتے ہوئے کہا اور مادام کا چہرہ ایک بار پھر مسٹر سے بھل اٹھا۔  
"ویسے میری پلانگ درست ہے ماں" — مادام نے مسٹر بھرے لمحے میں کہا۔

"بالکل مادام — آپ واقعی پے حد ہمیں ہیں۔ یہ پاؤٹ تو میرے ذہن میں بھی نہ آتے تھے" — کارہین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
تم نے خواجہ ان پاکشیا یوں کو زندہ رکھا — انہیں ختم کر دینا چاہیے تھا۔ یہی بھی لمحے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں! — مادام نے کہا۔

"اس وقت آپ نے بھی تو یہ پلانگ نہیں بنائی تھی مادام — بہر حال اب ہم یہاں سے واپسی پر پہلے ان کا خاتمہ کریں گے پھر میک آپ کے ساگالینڈ کی طرف نے نکل جائیں گے — اس یہیں کاپڑ کو تباہ کر دیا جائے گا۔"  
کارہین نے کہا اور مادام نے سر ہلا دیا۔ انہیں پہنچے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی اور آدھا گھنٹہ پہلے ڈاکٹر آر ٹھرنے کہا تھا کہ اب زیادہ سے زیادہ ہم پون گھنٹے کا باقی رہ گیا ہے۔ لوگ کہا یہاں موجود تھا لیکن کچھ زیادہ مقدار میں نہ تھا۔ ڈاکٹر آر ٹھر کے مقابلے یونکہ کان بے حد وسیع تھی اس لئے پورا لوگ کا ساحاصل کرنے

کے لئے پوری کان کو کھولنا پڑتا جس کے لئے کتنی دن چاہیں تھے اس لئے مادام نے اسے کہہ دیا تھا کہ جس قدر لوگا سایہاں سے دستیاب ہو جائے اتنا ہی کرلو۔ چونکہ ڈاکٹر آرٹھر کے بقول لوگا ساکی بہر حال اپنی مقدار موجود بھتی کر اس کا وزن دس کلو ہو جاتا۔ اس لئے مادام نے اتنا ہی نکالنے کا حکم دیا تھا۔ یہونکہ دس فیلڈ کے ذریعے اس نے جو معادہ کیا تھا اس میں اس سے یہی کہا گیا تھا کہ کم از کم آٹھ کلو لوگا سا ہر صورت میں چاہیے اور اب تو دس کلو مل رہا تھا۔ "ایسا نہ ہو کاربین! — کہ دس کلو لوگا سا اس تنظیم کے لئے کم ثابت ہو۔ — اچانک مادام نے کسی خدشے کے سخت پوچھا۔

"اوہ نہیں مادام — دس کلو لوگا ساتھ تو دس ہفتیاں تیار کئے جاسکتے ہیں — اتنی مقدار تو کیا، آج تک چند گرام سے زیادہ لوگا سا کہیں نہیں مل سکا" — کاربین نے جواب دیا اور مادام کا تاثیر حیرت سے کاربین کو دیکھنے لگی۔

"لمہیں اس کے متعلق یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا — ؟ جب کہ میں نے بھی ڈاکٹر آرٹھر سے پوچھ کر اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں" — مادام کاٹنے کہا۔

"ڈاکٹر آرٹھر واقعی بے حد ماہر آدمی ہے۔ اسی نے مجھے بتایا تھا" — کاربین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے وہ دونوں چونک پڑے یہونکہ ڈاکٹر آرٹھر باقی افراد تھیت کان سے باہر آ رہے تھے۔ ڈاکٹر آرٹھر کے ہمراہ پہلی خوف اور حیرت کے پیڑے کا بنا ہوا بیگ تھا جس کا منہ بند تھا۔

"دس کلو لوگا سا ہو گیا ہے" — ہمادام نے چونک کر پوچھا۔

"لیں مادام — بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے" — ڈاکٹر آرٹھر تھا جواب دیا۔

"مجھے دکھاو ذرا" — کاربین نے آگے بڑھ کر کہا اور ڈاکٹر آرٹھر کے ہاتھ سے بیگ چھپٹ لیا۔

"ہاں واقعی دس کلو سے زیادہ ہے — تھیک ہے ٹوٹی! — اوہر آؤ" — کاربین نے ڈاکٹر آرٹھر کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو آدمی تیزی سے بڑھ کر قریب آگئا۔

"یہ تھیلا لو اور اب اس کی حفاظت تمہاری ذمہ داری ہے" — کاربین نے تھیلا نہ لے کر میں کہا۔

"لیں مادام" — ٹوٹی نے بیگ کاربین کے ہاتھ سے لیا اور ولپُس مُشر گیا۔ اب واپس اسی غار میں جانا ہے تاکہ آئندہ پلانگ پر عمل کیا جائے۔

مادام نے سیلی کا پتھر کی طرف مرتے ہوئے کہا۔

"سوہنی مادام اور ڈاکٹر آرٹھر — تم دونوں کا کام ختم ہو گیا اس لئے اب تم دونوں کی ضرورت باقی نہیں رہی" — یکلخت کاربین نے زبردیے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک سائلنٹر لگکاریوالا وزنکمال کر ہاتھ میں لے لیا اور اس کے ساتھ ہی سوائے ڈاکٹر آرٹھر کے باقی سب کے ہاتھوں میں بھی ریو الور نظر آنے لگ گئے۔

"لگ — لگ — کیا مطلب" — مادام نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں اچھلتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر آرٹھر کے چہرے پر بھی خوف اور حیرت کے تاثرات بیک وقت نمودار ہو گئے تھے۔

"مادام! — چونکہ ڈاکٹر آرٹھر سے تمہارے تعلقات تھے اور ڈاکٹر آرٹھر

ایسا آدمی ہے کہ یہ مرتو سکتا ہے لیکن اپنی مرضی کے بغیر کسی دوسرے کا کام نہیں کر سکتا — اور ڈاکٹر آر ھٹر کے بغیر لوگا سا کا حصول ناممکن تھا اس لئے میری تنظیم بلیک تھنڈر نے ایک پلانگ تیار کی — میں بلیک تھنڈر کا پرائیجنٹ ہوں۔ یہ دہی تنظیم ہے جو دراصل اس لوگا سا کے ذریعے ہتھیار ناما چاہتی ہے — بلیک تھنڈر پوری دنیا پر حکومت کرنے کے لئے بنا لی گئی ہے۔ اور بلیک تھنڈر سامنہ کی دنیا میں اس قدر ایڈ والنس ہے کہ موجودہ دنیا کے سائنسدان شاید آئندہ ایک ہزار سال تک جب اس سیٹھ سکیں جہاں بلیک تھنڈر اب پہنچی ہوئی ہے لیکن ابھی بلیک تھنڈر خفیہ کام کر رہی ہے وہ دنیا پر ظاہر نہیں ہوتی — ڈاکٹر آر ھٹر نے اس کان کا سروکے کرنے کے بعد لوگا سا کی کافی مقدار کی یہاں موجودگی کی پورٹ دی تھی۔ یہ پورٹ بلیک تھنڈر تک پہنچ گئی اور بلیک تھنڈر نے لوگا سا اس طرح حاصل کرنے کا پلان بنایا کہ کسی کو علم نہ ہو سکے کہ لوگا سا کہاں چلا گیا — یہ مشن میرے پڑھ کیا گیا۔ ڈاکٹر آر ھٹر کو استھان کرنے کے لئے تمہارا سہارا لیا گیا اور ایک تنظیم راس فلیڈ کو درستیان میں ڈال کر تم سے معاملہ کیا گیا اور میں بھی اپنے گردپ سمت تمہارے گردپ میں شامل ہو گیا — پہلے ڈاکٹر آر ھٹر نے یہ پلانگ کی کہ لوگا سا کا ایک ملکہ احصال کر کے کان میں موجود لوگا سا ظاہر کر کے حاصل کیا جائے لیکن یہ پلان ناکام ہو گیا۔ اس پر میں نے یہ پلان بنایا جس پر ہم اس وقت عمل کر رہے ہیں اور تم نے دیکھا کہ ہم نے لوگا سا بھی حاصل کر لیا اور پاکیشی سیکرٹ سروس پر بھی قابو پالیا۔ حالانکہ میری تنظیم نے مجھے یہی احکامات دیتے تھے کہ میں اس مہشن کو ساگالینڈ کی طرف سے جا کر مکمل کروں اور پاکیشی سیکرٹ سروس کو اس کی خبر نہ ہونے دوں کیونکہ بلیک تھنڈر کا ایک پرائیجنٹ پاکیشیا

سیکرٹ سروس کے متحوں ناکامی سے دوچار ہو چکا ہے لیکن میں کاربین ہوں اس لئے میں نے اسے چیلنج کے طور پر قبول کیا اور تم دیکھ رہے ہو کر میں کامیاب ہو گیا ہوں — پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے رجم و کرم پر غار میں پڑی ہوتی ہے۔ مجھے چونکہ سب سے پہلے اپنا مشن مکمل کرنا تھا اس لئے میں نے ان پر وقت ضائع کرنے کی بجائے پہلے لوگا سا پر توجہ دی ہے اور اب لوگا سا کا بیگ میرے ساٹھی کی تحول میں ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ لوگا سا کے حصول کے متعلق اس دنیا میں کسی کو علم ہو سکے اس لئے مادام کاٹ اور ڈاکٹر آر ھٹر! — تم دونوں اس وقت تک ہمارے لئے مفید تھے جب تک لوگا سا حاصل نہ ہو جاتا۔ لوگا سا حاصل کرنے کے بعد تم دونوں ہمارے سر لئے کار ہو چکے ہو۔ اب اگر تمہارا خاتمہ نہ کیا گیا تو پھر تمہارے ذریعے کچھ لوگوں کو یہ علوم ہو جائے گا کہ بلیک تھنڈر نے لوگا سا حاصل کیا کہ کسی کو علم نہ ہو سکے کہ لوگا سا کہاں چلا گیا — یہ مشن میرے پڑھ کیا گیا۔ ڈاکٹر آر ھٹر کو استھان کرنے کے لئے تمہارا سہارا لیا گیا اور ایک تنظیم راس فلیڈ کو درستیان میں ڈال کر تم سے معاملہ کیا گیا اور میں بھی اپنے گردپ سمت تمہارے گردپ میں شامل ہو گیا — پہلے ڈاکٹر آر ھٹر نے یہ پلانگ کی کہ لوگا سا کا ایک ملکہ احصال کر کے کان میں موجود لوگا سا ظاہر کر کے حاصل کیا جائے لیکن یہ پلان ناکام ہو گیا۔ اس پر میں نے یہ پلان بنایا جس پر ہم اس وقت عمل کر رہے ہیں اور تم نے دیکھا کہ ہم نے لوگا سا بھی حاصل کر لیا اور پاکیشی سیکرٹ سروس پر بھی قابو پالیا۔ حالانکہ میری تنظیم نے مجھے یہی احکامات دیتے تھے کہ میں اس مہشن کو ساگالینڈ کی طرف سے جا کر مکمل کروں اور پاکیشی سیکرٹ سروس کو اس کی خبر نہ ہونے دوں کیونکہ بلیک تھنڈر کا ایک پرائیجنٹ پاکیشیا

راجر — تمہارے پاس دون بھری مشین ہو گئی وہ مجھے دو — کاربین نے سامنہ رکاریو اور جیب میں رکھتے ہوئے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ باس — اس آدمی نے مودبا نہ لمحے میں کہا اور پھر اپنی جیکٹ

کی اندر و فی جیب سے ایک چھپاٹا سا باکس نکال کر کاربین کی طرف بڑھا دیا  
کاربین نے باکس کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک  
پٹن دبایا تو باکس کی اوپر والی سطح کسی سکرین کی طرح پہلے شفاف ہوئی اور  
پھر اس پر ایک منظر بھرا آیا۔ یہ اس غار کا اندر و فی منظر تھا جس میں وہ عمران  
اور اس کے ساتھیوں کو بیویو شی کے عالم میں چھوڑا آیا تھا۔  
پہلا منظر جو باکس کی سطح پر بھرا تھا اس میں غار کے اندر بے ہوش  
پڑے ہوئے عمران کے ساتھی اسی طرح بیویو شی پڑے نظر آ رہے تھے لیکن  
پھر منظر بدلا اور کاربین بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے ایک آدمی کو اٹھ کر  
کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیزی سے کوئی میں پڑے ہوئے چھپلوں کی طرف بڑھ  
گیا اور کاربین نے ہوش بھینچ لیتے۔ اس کی نظر میں مسل سکرین پر جھی ہوئی  
میکس منظر تیزی سے بدلتے چاہے تھے اس نے اس آدمی کو بیگ میں  
سے اٹھی گیس انجکشن نکال کر اپنے ساتھیوں کو لگاتے دیکھا پھر اس نے اس  
آدمی کے ہاتھ میں اپنی ڈاتی ڈائری بھی دیکھ لی۔

ہونہے — تو کاربین کے بعد یہ دوسرا یخیث کاربین سلنے آیا۔  
ٹھیک ہے — اچانک باکس کی سچھی سطح سے ایک ہمکی سی آواز سنائی  
دی اور منظر میں اس آدمی کے لب ہلتے ہوئے دکھائی دیتے۔ پھر وہ آدمی  
غار کے دہانے پر آگیا۔ اب باکس پر موجود سکرین میں غار کے دہانے اور اس  
کے سامنے والا منظر نظر آ رہا تھا اور چند لمحوں بعد کاربین ایک چٹان کی اوٹ  
سے دو افراد کو نکل کر غار کی طرف بڑھتے دیکھ کر چونک پڑا۔

نحوش آمدید کرنل فریدی و کیمپن جمید صاحبان! — علی عمران سریں پاکیشا

پر آپ دونوں کو نحوش آمدید کہتا ہے" — باکس میں سے اُونچی  
آواز بُلکل۔

" یہ کیا ہو رہے ہے عمران" — ہم آنے والوں میں سے ایک آدمی  
کی آواز سنائی دی۔

" بلی اور چوبے کا حصیل کھیلا جا رہا ہے فریدی صاحب" — غار کے  
دہانے پر بھرے اس عمران نے جواب دیا اور کاربین کے ہوش مزید بھیج  
گئے اس کے بعد ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو وہ سنوارہ۔ اب عمران  
کے ساتھی بھی غار کے اندر سے نکل کر دہانے پر بھیج چکے تھے۔ آخری وہ  
اُسے کوکرنے کا پلان نیا کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی  
تو غار کے اندر پلے گئے جب کہ کرنل فریدی اور اس کا ساتھی غار سے کچھ  
دور ایک چٹان کے پیچے چھپ گئے۔ کاربین نے ایک طویل سالن لیتے  
ہوتے باکس کی سائیڈ کا پٹن دبایا اور باکس کی سطح دوبارہ پہلے کی طرح  
عام و هدات کی سی ہو گئی۔

" ہونہے — اگر میں اپنی فطرت کے مطابق احتیاطاً چکیے نہ کرہ لیتا تو  
واقعی میں پکے ہوئے پھیل کی طرح ان کی جھولی میں جا گرتا لیکن ملی عمران اور  
کرنل فریدی کاربین تم دونوں کے لبس کا نہیں ہے" — کاربین نے  
باکس دوبارہ راجر کی طرف بڑھاتے ہوئے بڑھ رکھ کر کہا۔ باجرتے باکس اس  
کے ہاتھ سے کر دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

کاربین چند لمبے تو خاموش کھڑا سوچتا رہا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی  
طرف مڑا اور انہیں ہیلی کا پڑیں میں سوار ہونے کا حکم دیا ہوا وہ خود بھی  
ہیلی کا پڑ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کا پڑ میں سوار

ہو چکے تھے۔ پاملٹ سیٹ پر کار بین خود تھا۔

اب میری ہدایات اچھی طرح ذہن نشین کر لو — میں ہیلی کا پڑیے کہ اس غار کے دلانے کے سامنے جا کر اترنے کی بجائے اس کے عقب میں اوپھی چٹان کے پیچے ہیلی کا پڑا تاروں گا۔ تم میں سے چار افراد راجرسیت دلان اُز کر چھپ جائیں گے۔ پھر میں ہیلی کا پڑا تاروں گا وہ فضما میں اٹھاؤں گا اور غار کے دلانے سے کچھ فاصلے پر جا کر ہیلی کا پڑا تاروں گا۔ — دلائی میرے علاوہ باقی سب یچے اتریں گے۔ لوگاسا والا بیگ یہیں ہیلی کا پڑا میں ہی رہے گا — غار کے دلانے کے شمال کی طرف بڑی چٹان کے پیچے دو افراد چھپے ہوتے ہیں اور باقی غار کے اندر ہیں — راجرسیت اس کا گرد پاس دوران تیزی سے سائیڈ سے ہو کر شمال کی طرف اس چٹان کے عقب میں پہنچ جائے گا اور پھر ٹوٹی اور اس کا گرد پاس ہو غار کے سامنے اُترے گا وہ تیزی سے غار کی طرف بڑھے گا لیکن جیسے ہی یہ غار کے قریب پہنچے گا راجرسیت کے پیچے چھپے ہوئے دونوں افراد پر ایکس بم فائر کر دے گا — ایکس بم سے یہ دونوں افراد وہیں چٹان کے پیچے ہی مفلوج ہو جائیں گے — ادھر ٹوٹی غار کے اندر جانے کی بجائے باہر سے ہی غار کے اندر ایکس بم فائر کر دے گا۔ اس طرح اندر موجود افراد بھی ایکس بم کی وجہ سے مفلوج ہو جائیں گے۔ پھر ان دونوں آدمیوں کو بھی تم نے غار کے اندر اٹھا کر لے جانا ہے جب تھیں پوری تسلی ہو جائے کہ سب کے جسم مکمل طور پر مفلوج ہو چکے ہیں۔ تب ٹوٹی غار کے باہر اگر مجھے سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر اشارہ کر لے گا۔ پھر میں لوگاسا کے بیگ سیست غار کے اندر آؤں گا — کار بین نے اپنے

سامیکوں کو تفصیلی ہدایات دیتے ہوتے کہا۔  
”مگر باس! — اتنی لمبی چوڑی پلانگ کی آخر کی ضرورت ہے۔ ہم ہیلی کا پڑ سے ہی ان دونوں آدمیوں کو ریوالور سے ختم کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے ریوالور کے دھماکوں اور ان آدمیوں کی چیخیں سن کر غار کے اندر موجود افراد جب باہر آیں گے تو ان کا بھی آسانی سے شکار کھیلا جاسکتے ہیں۔ — ساتھ والی سیٹ پر بلیٹھے ہوئے راجرنے کہا۔ وہ کار بین کا نمبر ٹوٹا۔

”ٹوٹی! — تم کیا کہتے ہو? — ہی کار بین نے عقبی سیٹ پر بلیٹھے ہوئے ٹوٹی سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کا نمبر ٹھری تھا۔  
”باس! — میرے خیال میں ہیں اس دردسری میں پڑنے کی بجائے ہیلی کا پڑ لے کر واپس نکل جانا چاہیے — لوگاسا، ہم نے حاصل کر لیا ہے۔ اب ہیں کس چیز کی ضرورت ہے — ٹوٹی نے کہا۔  
”اب میں پہلے راجر کی بات کا جواب دیتا ہوں۔ یہ لوگ عام ایجنت ہیں میں — علی ہمارا اور پاکیشی سیکرٹ سروں کے افراد غار کے اندر موجود ہیں۔ اور سا گا لینڈ کا خطرناک تین آدمی کرنل فریدی غار سے باہر اپنے ساتھی کیٹھن جمید کے ساتھ موجود ہے۔ مجھے ان سب کی فائلیں تنظیم کی طرف سے مہیا کی گئی ہیں۔ یہ انتہا! خطرناک لوگ ہیں اس لئے اس سے پہلے کہ ہم ان کا خاتمہ کریں یہ ہیلی کا پڑ سیست، ہمارا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اگر مجھے ذرا بھی خیال ہوتا کہ یہ عمران اس طرح بغیر اٹھی انگلشن کے خود بخود ہوش میں آسکتا ہے تو میں لوگاسا حاصل کرنے سے پہلے ہی اس کا خاتمہ کر دیتا۔ اس لئے مجبوراً مجھے یہ تفصیلی پلانگ کرنا پڑی ہے — جب پہلے

ہیلی کا پڑھیں اس غار کے عقب میں آتا دلگا اور پھر اسے دوبارہ فضنا میں بلند کر دلگا تو کرنل فریدی یہ تمجھے لگا کہ میں بھول کر عقب میں آتا ہوں لیکن اسے یہ احساس نہ ہو گا کہ میں نے اپنے ساتھی عقب میں آتا دیتے ہیں وہ سامنے سے اترنے والوں کو ہی اصل سمجھا رہے گا۔ اس دوران ہمچھے اترنے والے ساتھی اس کے عقب میں پہنچ کر ایکیں بم ان پر فائر کر دیں گے۔ ایکیں بم کے پھٹے سے چونکہ کوئی آواز نہیں تھکتی اس لئے غار کے اندر موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو علم ہی نہ ہو سکے گا کہ باہر کیا ہوا اور ٹوٹی آسانی سے ایکیں بم اندر پھینک دے گا۔ اس طرح یہ سب خطرناک لوگ مکمل طور پر بے بس ہو کر میر قدموں میں موجود ہوں گے اور میں اپنے ہاتھوں سے ان کے جسموں میں گولیاں آتائیں کا لطف حاصل کروں — اور ٹوٹی کی بات کا جواب یہ ہے کہ غار کے اندر ہمارے کاغذات اور دیگر ایسا سامان موجود ہے جس کی طرف سے باہر نکلنے کے لئے ہمیں اشہد ضرورت ہے اس کے بغیر ہم نہ ہی پاکیشی سے باہر نکل سکتے ہیں اور نہ ساگا لینڈ ہے۔ اس لئے مجبوراً مجھے ان لوگوں تک جانا ہے” — کارہین نے تفصیلی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس! — پھر میری ایک اور تجویز ہے۔ بجائے آپ عقب میں پہلے اُڑیں اور پھر واپس چڑھیں۔ ایکیں بم تو ہمارے پاس موجود ہی ہیں۔ ہم ہیلی کا پڑھ کو غرض دے کر اس چڑھان کے اوپر لے جائیں گے جس کے پیچے دہ پھٹے ہوتے ہوں اور ایکیں بم اوپر سے ری فائر کر دیں اور پھر میں چڑھان یہ ہی، ہیلی کا پڑھ آتاء کر ہم اندر آسانی سے ایکیں بم پھینک دیں گے۔ اس

طرح ہم لمبی چڑھی کا دروازی سے پڑھ جائیں گے“ — راجرنے کہا۔ ”اوہ ہاں! — یہ تھیک ہے — او۔ کے۔ ایسے ہی ہی“ — کارہین نے فوراً ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کا پڑھ کا انجمن ٹھارٹ کر دیا۔ اس کی عادت ہتھی کر وہ ضرورت پڑنے پر نہ لعرف اپنے ساتھیوں سے تمام معاملات ڈسکس کرتا تھا بلکہ کسی بھی اپنی تجویز کو وہ فوراً قبول بھی کر لیتا تھا۔ ہی بھی وجہ ہتھی کہ اس نے راجر اور ٹوٹی دونوں سے باقاعدہ رہتے ہیں۔ انہیں جواب میں تفصیل سے سمجھایا اور آخر کار راجر کی ترمیم خوش ولی سے قبول بھی کر لی۔

ہیلی کا پڑھ فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے اس طرف کو ٹھہنے لگا جو دھروہ غار موجود بھی جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے راجرنے جیب سے ایک سڑخ رنگ کا بڑا ساکپسون بھال کر ماہی میں لے لیا تھا یہ ایکیں بم تھا۔ اس میں سے ایسی ریز نکلتی تھیں جو پچھاں میٹر کے دارے میں موجود ہر جاذار کو مکمل طور پر مفلوج کر دیتی تھیں۔ ہیلی کا پڑھ تیزی سے آگے پڑھا جا رہا تھا۔

"ہیلی کا پڑا ب اوپر اٹھ رہا ہے" — کیپٹن جمیڈ نے چوکا کر ساتھ موجود کرنل فریدی سے کہا۔  
"ماں! — میں دیکھ رہا ہوں" — کرنل فریدی نے اشیات میں سر پہلاتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا فکسہ فریخوں نی ٹرانسپرٹ نکال کر اس نے اس کا ٹینن دیا۔

"ہیلو عمران! — فریدی بول رہا ہوں۔ ہیلی کا پڑا کان سے بلند ہو کر اب اس غار کی طرف آ رہا ہے — ہو شیار رہنا۔ اوور" — کرنل فریدی نے تیز لمحے میں کہا۔

"میں ہو شیار ہی نہیں بلکہ خبردار بھی جوں فریدی صاحب۔ اوور" — دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور کرنل فریدی نے ٹرانسپرٹ آف کر کے اُستے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔ ہیلی کا پڑا ب کافی باندی پر اڑتا ہوا تیزی سے انہی کی طرف آتا دکھاتی دے رہا تھا۔

"اُرے یہ تو سیدھا ہمارے سروں پر آ رہا ہے، حالانکہ اُسے تو اُدھر سامنے جانا چاہیے" — اچاہک کرنل فریدی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ سیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، ہیلی کا پڑنے بجلی کی سی تیزی سے خود مارا اور پلک جھکتے میں ان کے سروں سے ذرا اور سے ہوتا ہوا آگے نکل گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا کیپسوں نیمن کرنل فریدی اور کیپٹن جمیڈ کے سامنے موجود چنان پر گر کر چھٹا اور ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں دوڑتا ہوا خون بیکھخت رک گیا ہو۔ ان کے جسم بیکھخت بے حس و حرکت ہو گئے تھے بچونکہ جس وقت وہ سرخ رنگ کا کیپسوں گرا تھا وہ لاسشور می طور پر اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے اس لئے اب وہ اس انداز میں بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی نظروں کے سامنے پتھر می چنان تھی۔ نہ ہی وہ گردان موڑ سکتے تھے اور نہ اُدھر اُدھر کچھ دیکھ سکتے تھے۔ البتہ ان کے کانوں میں ہیلی کا پڑ سامنے کا مطلب تھا کہ ان کے صرف جسم بے حس و کا شور ضرور پڑ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ان کے بعد جنہیں قدموں کی حرکت ہوئے تھے۔ ذہن بدستور جاگ رہا تھا۔ سیکن صرف ذہن کے جانکے سے وہ کوئی عملی فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے۔ پھر اچاہک ہیلی کا پڑ کا شور ختم ہو گیا اور ہر طرف خاموشی سی چھا گئی۔ اس کے بعد جنہیں انسانی قدموں کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑیں اور اس کے ساتھ ہی چنان والا منظر ایک چھٹکے سے ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹ گیا اب انہیں زین لظر آرہی تھی اور وہ ذہنی طور پر سمجھ گئے کہ انہیں کسی نے کانہ ہوں پر اٹھا رکھا ہے اور پھر انہیں غار میں لے چایا گیا اور غار کی ایک دیوار کے ساتھ اس طرح بٹھا دیا گیا کہ ان کی مفلوج ٹانگیں سامنے کے رُنج پر سیدھی چھیلی

ہوتی ہیں اور ان کی پشت دیوار سے لگی ہوئی ہتھی۔ انہیں جب اس انداز میں بھایا جائتا تھا تو کرنل فریدی نے دیکھا تھا کہ ان کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی اسی طرح ہے جس پر حرکت بیٹھے ہوتے تھے اب ان کے سامنے آمٹھ ایکرینیز کھڑے تھے۔

واہ! — تو یہ ہیں پاکیشیا اور ساگھالینڈ کے انتہائی خطرناک ایجنسیں۔ جن کے خوف سے ساری دنیا کا پستی ہے — سامنے کھڑے ہوتے ایک ایکریمی نے جس کی فراخ پیشی اور تیز چمکتی ہوئی آنکھیں اس کی پیہ پناہ ذہانت کا پتہ دے رہی ہیں انتہائی حقارت ہے انداز میں کہا۔ باس! — میرا خیال ہے کہ اب انہیں ٹولیوں سے بھجن کر ہمیں واپس چل پڑنا چاہیے — ایک دوسرے ایکریمی نے کہا۔

”نہیں راجہ — اتنی جلدی نہیں — تم ایسا کرو کہ میرے بیگ میں سے آہٹانا کی بوتل نکالو اور ان سب کو سونگھا دو۔ اس طرح یہ بات چلت کرنے کے قابل ہو جائیں گے — آخر یہ دنیا کے غنیمہ ترین جاسوس ہیں۔ ان سے گفتگو کا شرف تو ہمیں حاصل ہونا ہی چلا ہے“

اس ایکریمی نے بڑے طنزیہ لمحے میں کہا جسے باس کہا گیا تھا۔

”لیں باس“ — دوسرے ایکریمی نے کہا اور پھر بخوبی دیر بعد واقعی ان کی ناک سے بوتل کا کھلا دہانہ لگایا گیا اور بخوبی دیر بعد کرنل فریدی کو محسوس ہوا کہ اس کا گردان سماں کا حصہ حرکت میں آگیا ہے۔

”واہ! — تمہارا نام تو کاربین کی بجائے سکاربین ہونا چاہیے لیعنی بچھو — کہ جو ہمدردی کرے اُسے ہی ٹنک مار دیتے ہو“ — عمران کی مسخراتی ہوئی آدازہ سنائی دی۔

”میرا پورا نام سکاربین ہی ہے لیکن اب مختصر نام سے زیادہ جانا جاتا ہوں صدر علی عمران“ — کاربین نے سکراتھ ہوتے کہا۔

”عمران تو تمہاری ذہانت کے قصیدے پر ٹھہرتا تھا لیکن میرے خیال میں تم میں ذہانت نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے“ — کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”محبے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ساگالینڈ کے کرنل فریدی! — کہ کوئی میرے قصیدے پڑھتا ہے اور کوئی محبے احمد سمجھتا ہے — محبے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ لوگا سا میں حاصل کر چکا ہوں — مادام کا تھ اور ڈاکٹر آر بھر کو میں نے ہلاک کر دیا ہے — چند لمحوں بعد تم سب کی لاشیں بھی اس غار میں پڑتی سڑتی رہیں گی اور ہم ہمیں کا پڑھ میں بیٹھ کر اٹھینا سے پاکیشیا سے ہوتے ہوئے واپس اپنے وطن پہنچ جائیں گے“ — کاربین نے بڑے لیے نیازانہ لمحے میں کہا۔

”تم محبے کیسے پہچانتے ہو۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ تمہاری محبے سے پہلی ملاقات ہے“ — کرنل فریدی کے لمحے میں چیرت تھی۔

”کرنل فریدی! — میں چونکہ بقول تمہارے ایک احمد آدمی ہوں اس لئے میں اپنی حمایت چھپانے کی وجہ سے انتہائی محاذ طرہ تھا ہوں — عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں یہ موٹ چھوڑ دینے کے باوجود میں نے یہاں سے جلتے ہوئے ایک ایسا کام کیا تھا کہ دہانہ ٹیام پہاڑی پر کھڑے کھڑے نہ فہر میں یہاں غار کے اندر اور باہر کا منتظر رکھوں — بلکہ یہاں ہونے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ بھی سن سکوں — بس یہی احتیاط میرے کام آگئی اور میں نے دہانہ سے واپس آنے سے پہلے احتیاطاً چکنگ کی اور

پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کا سارا منتظر۔ تمہاری نگار کے دہانے کی طرف آمد اور پھر تم سب کے درمیان ہونے والی گفتگو کی فلم مجھ تک پہنچ گئی۔ — اس طرح مجھے سارے حالات کا علم ہو گیا۔ درنہ واقعی میں واپسی کے بعد پے ہوئے پھل کی طرح تمہاری جھوٹی میں آگتا۔ — عمران نے دراصل میرے ذائقی بیگ کی تفصیلی تلاشی نہیں لی۔ درنہ شاید اسے اس سرشم کا بھی علم ہو جاتا۔ — کاربین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنا لوگا سالا ہے کان سے" — ؟ عمران نے پوچھا۔  
"دس کلو سے زیادہ ہے اور اتنا لوگا سا بلیک تھنڈر کے لئے کافی ہے" کاربین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صرٹ کاربین اے — میں نے تمہیں اس لئے احمد کہا تھا کہ تم نے زولوں گیس کان میں فائر کر کے بظاہر تو لوگا سا کو اوپن کرایا تھا لیکن تمہیں اور اس داکڑا از پھر کو شاید یہ معلوم نہ تھا کہ زولوں گیس کے اثرات اس لوگا سا پر بھی انتہائی منفی پڑتے ہیں۔ اس کا مخصوص عضو ہیں کی بنا پر بلیک تھنڈر اس سے بیچارہ نانا چاہتی تھی وہ زولوں گیس سے ضائع ہو چکا ہے اب یہ ایک ٹائم پھر سے زیادہ کوتی وقعت نہیں رکھتا۔ — اس لئے تم نے اپنی حماقت سے خود اپنے ہاتھوں سے اپنا مشن تباہ کر دیا" — کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"کرنل فریدی! — آپ نے خواخواہ اسے بنا دیا — یہ لوگا س بلیک تھنڈر تو ہمیں جاتا، پھر اس کی کارکردگی سامنے آتی۔ اب تو یہ اسے بچانے سے پہلے ٹھیک کرنے لگا۔ باکھل اس طرح جس طرح ہم نے زمرد پر

چڑھی ہوئی زولوں گیس کی تہہ ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا" — عمران کی غصیلی آواز سنائی دی۔ اس کا لمحہ بمارہ تھا کہ اسے کرنل فریدی کا کاربین پر یہ اکٹاف کرنا سخت ناگوار گزرا ہو۔  
"تم خواخواہ ناراض ہو رہے ہو علی عمران! — اگر اسے لوگا سا عزیز ہے تو ہمیں اپنی زندگیاں اس لوگا سا سے زیادہ عزیز ہیں — اب یا تو یہ ضائع شدہ لوگا سا اپنے ہیڈ کو اڑ رہ پہنچاتے گا۔ — یا پھر لوگا سا کو درست کرنے کے لئے ہمارے ساتھ سواؤ کرے گا" — کرنل فریدی کے ہونٹ بچنچتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ بہت خوب! — تم دونوں نے واقعی مجھے احمد سمجھ لیا ہے کہ اس طرح میں کہ مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ — مجھے کاربین کو — تمہارا خیال ہے کہ میں اس طرح تمہاری باتوں میں اگر تمہیں چھوڑ دوں گا" — کاربین نے طنزیہ انداز میں تھقہ لگاتے ہوئے کہا۔ لیکن کرنل فریدی نے اس کی آواز کا کھوکھلاپن محسوس کر لایا تھا۔ "کرنل صاحب! — میں نے اسی لئے اسے پہلے ہی کہا تھا کہ اس کا ہم تو سکارپین ہونا چاہتے ہیں کیونکہ ہم نے ہی اس سے بحدر دی کی اور یہ ہمیں ہی ڈنک مارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ — اب تو آپ کو میری بات کا یقین آگیا ہے" — عمران نے طنزیہ لمحے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے علی عمران! — کہ تم مجھے کیا باور کرانا چاہتے ہو۔ میں اس وقت ہی تمہارے بات سمجھ گیا تھا — تم یہی کہا چاہتے ہو کہ تمہیں میری ڈائری پڑھ کر یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہم وہاں زولوں گیس استعمال کر کے زمرد کو ضائع کر کے لوگا سا حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود تم نے

دہاں آگئے ہم پر اچانک حملہ کرنے کی بھلے ہمیں ہمارا انتظار کرتے رہے تاکہ ہم اطمینان سے لوگا سا حاصل کر سکیں — لیکن اگر تم دہاں آجائے تو شاید تم اتنے سالنگ بھی نہ لے سکتے جتنے تم اب تک اس مغلوب چین کی حالت میں لے چکے ہو۔ — کارہین نے بواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس! — اب ختم کریں اس فضول گفتگو کو — شام تیری سے قریب آتی جا رہی ہے اور تم نے والپس بھی جانے — انہیں میں تو ہم پھنس جائیں گے“ — کارہین کے ساتھ گھرے راجرنے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ”تو تمہارا خیال ہے کہ میں اب تک وقت صدائے کرمارا ہوں — یہ بات نہیں۔ انہیں ہوش میں لانے اور پھر ان سے یہ ساری باتیں کرنے کا ایک مقصد تھا — میں مختلف انداز میں ان کے لمحے اور گفتگو شنما چاہتا تھا تاکہ راستے میں جب ڈالنیمیر کاں کسی اڑے سے آئے تو میں ان کے لمحے میں بات کر کے اُسے کوئی سکوں“ — کارہین نے سخت لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ — مجھ بس آپ تو خود کہہ رہے تھے کہ ہیلی کا پڑکا ڈالنیمیر بیکار کر دیا ہے“ — راجرنے چونک کہ کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ میں ایسی مشینزی کا ماہر ہوں — میں نے اُسے اس انداز میں بیکار کیا ہے کہ میں کسی بھی وقت اُسے ٹھیک بھی کر سکتا ہوں۔ ہیلی کا پڑکا ڈالنیمیر اگر میں مستقل طور پر خراب کر دیتا تو پھر ظاہر ہے اڑے سے کال کا جواب نہ دے سکتا۔ — اوہ میں فوجی اصول جانتا ہوں، میں فوراً گھیر لیا جاؤ۔ — بہر حال اب کافی باتیں ہو گئی ہیں اس نے مشین گن مجھے دکھاؤ۔ اب میں ان کی چیخیں کُن لوں۔ شاید مجھے راستے میں چیخنے مارنی

ہی پڑھائے“ — کارہین نے مکراتے ہوئے کہا اور راجرنے کاندھے سے لکھی ہوئی مشین گن اتار کر کارہین کی طرف پڑھادی۔ یہ مشین گن انہوں نے یہیں موجود اپنے چیسلے سے نکالی جتی۔

”چیخیں تو تمہاری سننے والی ہوں گی کارہین! — جب بلیک تھنڈر کو پتہ چلے گا کہ لوگا صفائع ہو چکا ہے۔ — کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”تم محبوٹ بول رہے ہو کرنل فریدی! — لوگا صفائع نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر آر افہر ان معذنیات کا دنیا میں سب سے بڑا ماہر تھا۔ — اس بار کارہین نے تیز اور جھجھکلائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”اگر تمہیں ایقین نہیں آ رہا تو خود ایک تجربہ کر کے دیکھو لو۔ — لوگا صاف کا ایک مقصد تھا — میں مختلف انداز میں ان کے لمحے اور گفتگو شنما چاہتا تھا تاکہ راستے میں جب ڈالنیمیر کاں کسی اڑے سے آئے تو میں ان کے لمحے میں بات کر کے اُسے کوئی سکوں“ — کارہین نے سخت لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ — مجھ بس آپ تو خود کہہ رہے تھے کہ ہیلی کا پڑکا ڈالنیمیر بیکار کر دیا ہے“ — راجرنے چونک کہ کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ میں ایسی مشینزی کا ماہر ہوں — میں نے اُسے اس انداز میں بیکار کیا ہے کہ میں کسی بھی وقت اُسے ٹھیک بھی کر سکتا ہوں۔ ہیلی کا پڑکا ڈالنیمیر اگر میں مستقل طور پر خراب کر دیتا تو پھر ظاہر ہے اڑے سے کال کا جواب نہ دے سکتا۔ — اوہ میں فوجی اصول جانتا ہوں، میں فوراً گھیر لیا جاؤ۔ — بہر حال اب کافی باتیں ہو گئی ہیں اس نے مشین گن مجھے دکھاؤ۔ اب میں ان کی چیخیں کُن لوں۔ شاید مجھے راستے میں چیخنے مارنی

”اوہ۔ — اوہ — تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ — مجھے یاد آ گیا کہ ڈاکٹر آر افہر نے بھی ایک بار ایسی بات کی تھی۔ — ٹھیک ہے۔ میں ابھی تجربہ کر لیتا ہوں۔

اس میں کوئی ہرج نہیں ہے ۔ ٹوٹنی بے ۔ ایک ملکرٹ انکال کر سامنے دیوار کے ساتھ رکھو ۔ ۔ کاربین نے سر بلاتے ہوئے انتہائی سجنیدہ لہجے میں اپنے ایک اور ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا جس کے ہاتھ میں سُرخ رنگ کا بیگ موجود تھا۔

”لیں باس“ ۔ اس آدمی نے کہا اور بیگ کھولنے لگا۔ کرنل فریدی کی آنکھیں چکا اٹھیں۔ وہ دل ہی دل میں عمران کی ذہانت کو داد دینے لگا۔ کرنل فریدی نے حالانکہ کاربین کو احمد بنادر اپنے آپ کو آزاد کرانے کی پلانگ اس انداز میں نہ کی تھی۔ لیکن عمران نے واقعی انتہائی خوبصورت انداز میں اُس سے ہولڈ کرتے ہوئے کاربین کو ایک نئی راستے پر ڈال دیا تھا۔ بہرحال انجام دی ہونا تھا جو کرنل فریدی نے سوچا تھا۔ اس لئے وہ ذہنی طور پر چونکا ہو گیا۔

اس دوران لوگا سا کے ایک بڑے ملکرٹے کو ان کے مقابل دیوار کی جڑ میں رکھ دیا گیا تھا اور پھر کاربین نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رُنج لوگا سا کے اس ملکرٹے کی طرف کر کے ٹریکھر دبادیا۔ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں تو اتر سے لوگا سا سے ٹکرائی ہوئیں دیوار کی جڑ میں عاگریں جب کاربین نے مشین گن روکی تو دوسرے لمبے دہ بے اختریار اچھل پڑا کیونکہ لوگا سا کا وہ ملکرٹا زرفل میں تبدیل ہو کر بچھر چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی یکمخت دیوالوں کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے غار گونج اٹھی۔ کرنل فریدی نے بھلی کی سی تیزی سے ٹانگیں سمیٹیں اور دوسرے لمبے دہ مشین گن پکڑے گھومتے ہوئے کاربین کے جسم سے پوری قوت سے جا ملکرایا اور کاربین چھکا ہوا اچھل کر سامنے والی دیوار سے جا لگا۔ اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا

گری تھی۔ کرنل فریدی خود بھی فرش پر گرا تھا۔ لیکن پھر وہ کسی کھلتے ہوئے پرنسپ کی طرح اچھل کر کھڑا ہوا۔ مگر کاربین بھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں دیوار سے ٹکرایا کر بیچے گرتے ہی یکمخت اچھلا اور پھر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا غار کے دہانے سے باہر جا گرا تھا۔ ادھر بال میں کیٹپن جمیہ، عمران، اس کے ساتھی کاربین کے ساتھیوں سے ٹکرایچکے تھے۔

کرنل فریدی نے بھی کاربین کے پیچھے ہی غار کے دہانے کی طرف دوڑ لگائی لیکن اسی لمبے باہر سے ایک بڑا سا پھر اڑتا ہوا سیدھا کرنل فریدی کے یعنی سے ٹکرایا اور دوڑتے ہوئے کرنل فریدی کا جسم پھر کی اس ضرب سے نہ صرف بے اختیار گھوم گیا بلکہ وہ دو تین قدم غار کی اندر ونی طرف دوڑتا گیا۔ اور پھر سبھل کر تیزی سے گھوٹا اور ایک بار پھر غار کے دہانے کی طرف دوڑ پڑا۔ غار کے دہانے سے باہر نکلنے ہی اس نے ایک سائیڈ پر موجود ہیلی کا پڑھ کو فضایاں بلند ہوتے دیکھا تو اس کا پائیڈان پکڑنے کے لئے اس نے اونچی اونچی چھلانگ لگائی لیکن اچھا خاصا جھپ پ لینے کے باوجود پائیڈان صرف چند اپنچھ اس کے بلند ہاتھوں سے اوپنچارہ گیا اور کرنل فریدی نے اختیار آگئے کی طرف دوڑتا چلا گیا جبکہ ہیلی کا پڑھ انتہائی تیز رفتاری سے فضا میں بلند ہوتا ہوا گھوم کر اس غار والی پہاڑی کی سائیڈ سے دوسری طرف نکل گیا۔

کاربین نکل جانے میں کامیاب ہو چکا تھا بالکل اسی طرح جس طرح چکنی مچھلی گرفت سے چھل جاتی ہے۔ کرنل فریدی ہونٹ بھیچنچے جب والیں غار میں پہنچا تو کاربین کے سب ساتھی ڈھیر ہو چکے تھے۔

”وہ نکل گیا۔ اگر آپ سامنے نہ آ جاتے تو میں اُسے ڈھیر کر سکتا تھا۔“ عمران نے جو اس دوران شاید باہر آنے کی وجہ سے غار کے دہانے تک

پہنچ چکا تھا کرنل فریدی کو واپس آئے دیکھ کر رکتے ہوئے چونک کر کہا۔

"تمہیں پہلے اُسے گولی مارنی چاہیے تھی" — کرنل فریدی نے ہونٹ بھٹختے ہوئے کہا۔

"اس کی مشین گن کا رنج دوسرا طرف تھا لیکن اس کے ایک ساتھی کے ہاتھ میں مشین پہلی طرف تھا اور اس کا رنج ہماری طرف تھا اس لئے پہلے مجھے اُسے گرا پڑا۔ اس دوران آپ سامنے آگئے اور مجھے ہاتھ روکنا پڑا اور اس ہاتھ روکنے کی وجہ سے کاربین کے ایک ساتھی کو موقع مل گیا اور اس نے لات مار کر میرے ہاتھ سے روپا لور بھال دیا" — عمران نے واپس پلٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ بھیک ہے۔ اب میں سچوں شن سمجھ گیا ہوں۔ بہر حال تم نے واقعی تباہی ذہانت سے کام لیتے ہوئے کاربین کو مجبور کر دیا کہ وہ لوگا سا پرمیشین گن کا فائز کھول دے۔ تمہارے ذہن میں یہ آئیڈیا اس آرٹیٹا کی بوتل کی وجہ سے آیا ہو گا۔" کرنل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے کرنل صاحب! — اب کاربین کے بعد آپ نے ذہانت کی گدی سنبھال لی ہے — ہماری باری شجائے کب آئے گی" — عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کا کاربین کے محل جانے سے خراب ہو جائے والا مود اب بھال ہو چکا تھا۔

"وہ کاربین کا تو کچھ کرنا ہے — یا ایسے ہی پائیں کرتے رہیں گے" — جو لیا نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

"وہ اب ہاتھ نہیں آ سکتا میں جو لیا اے کیونکہ اڈے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آپ کا ہیلی کا پڑھتے اور ایسے فوجی اڈوں سے بات کرنے کے لئے خصوصی ڈرائیور کی ضرورت ہوتی ہے جو اس ہیلی کا پڑھیں تو ہو گا، یہاں نہیں ہو گا

ویسے بھی جب کہ ہم ٹرانسپر کال کر کے اڈے والوں کو اطلاع دیں وہ کسی بھی سرحدی شہر کے قریب اتر کر آسانی سے مکمل جلتے گا۔ بہر حال یہی غنیمت ہے کہ اس کا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ باقی رہا اس کا پکڑنا۔ تو ایسا کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ میرا تو خیال ہتا کہ اس سے سو دے بازی کروں گا، لیکن عمران نے لوگا سا پر فائرنگ کسلوا کر آرٹیٹاری پیدا کردا ہے اس طرح ہمارے سبے ہیں جسم حرکت میں آگئے کیونکہ آرٹیٹا مخلوق بھی باہر وداور معدنی پتھروں سے ہی تیار ہوتے ہیں۔

عمران کی بجائے کرنل فرمدی نے جواب دیا۔

”اب تین جو ہیں سے پیدا ہار پچ کرنی پڑے گی۔ وہ منافع میں ہے گی۔“  
عمران نے منہ خاتمے ہوئے کہا۔

”فکر نہ کر د۔ قریب ہی میری جیپ موجود ہے تم وہ لے لیہا۔ میں جیپ کے ٹرانسپر سے کال کر کے دوسرا جیپ منگوں تو نہ گا۔“ کرنل فرمدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اس لوگا سا کا کیا ہو گا۔“ ڈاچانک کیپن جمیں نے کرنل فرمدی سے فحاطہ ہو کر کہا اس نے اس دوران لوگا سا والا سرخ بیگ اٹھا لیا تھا۔

”ہونا کیا ہے۔ بیگ تمہارا اور لوگا سا ہمارا۔ شاپنگ کے لئے کام آئے گا۔“  
البتہ پرانا محاورہ جدید ہو جلتے گا۔ اب تک تو وہ لکھوڑی اور لال نگام والا قدیم محاورہ چلا آ رہا ہے اب لگام کی بجا تے بیگ کی جدت پیدا ہو جائے گی۔“  
عمران نے ٹھیک معصوم سے لہجے میں کہا اور کرنل فرمدی نے اختیار قہقہہ مار کر پش پڑا۔

ختم شد